روزنامہ
رانچی
سہارا ایکسپریس
SAHARA EXPRESS,RANCHI

Urdu Daily Published From
Ranchi,Patna & Delhi

No-1 SE

RNI.NO.JHURD/2012/45029 Vol:13 Issue:176 02.08.2024 TUESDAY Re.01 Page:08

جلد نمبر:13 شمارہ:176 منگل ۲ جولائی ۲۰۲۴ مطابق ۲۵ ذی الحجہ ۱۴۴۵ھ صفحات:08

SCHOLARSHIP UPTO 100%
8010-786-787 Helpline
RoseMine EDUCATIONAL & CHARITABLE TRUST We Have A Dream to Educate You... RMECT ESTD.-2005
REGD. BY : INDIAN TRUST ACT. 1882 (GOVT. OF INDIA)
روز مائن
रोजमाईन
www.rosemine.in
rosemineggroup@gmail.com
/rosemineofficial
आपके 100% तक कॉलेज फीस की जिम्मेदारी ट्रस्ट की है। हमारे मिशन 'संकल्प' में शामिल हों।
MEDICAL
BDS - 5 Year
PHARM.D - 6 Year
• 1 Lakhs Per Year 50% Scholarship
• 4 Lakhs Fifty Thousand for Full Course Without Hostel Fee
PARA-MEDICAL
• 1000% Scholarship सिर्फ रहने और Exam Fees 80000 से 86000 Per Year
B.SC NURSING
B.SCC OTT
ALL BRANCH
AWAIS AMBER
NATIONAL CAREER COUNSELOR CEO & FOUNDER SOCIAL ACTIVIST, ROSEMINE EDUCATIONAL TRUST
REG. OFF. (PATNA) : OPP. NEW PASSPORT OFFICE, ASHIANA DIGHA ROAD, NEAR KOTAK MAHINDRA BANK & ATM BUILDING, PATNA, (BIHAR) 9204-786-787

مودی نے خوف پھیلایا، کانگریس کے پاس ابھے مدرا: راہل گاندھی

نئی دہلی، 01 جولائی (یواین آئی) لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر بننے کے بعد کانگریس لیڈر راہل گاندھی نے پیر کو ایوان میں اپنی پہلی تقریر میں قومی جمہوری اتحاد (این ڈی اے) حکومت پر سخت حملہ کرتے ہوئے کہا کہ وزیراعظم نریندر مودی ملک کے ہر طبقے اور فرد کو خوفزدہ کرتے ہیں جبکہ کانگریس کی علامت بھگوان شیو، ملک میں سچائی، عدم تشدد اور بے خوفی پھیلا رہی ہے۔صدر کے گاندھی نے ڈیڑھ گھنٹے سے زیادہ کی تقریر میں بھارتیہ جنتا پارٹی پر روزگاری، مہنگائی، اگنی ویر، کسانوں کی تحریک وغیرہ مسائل پر کی بھی تنقید کی۔مسٹر گاندھی کی تقریر کے دوران وزیراعظم کو دو بار اور وزیر دفاع راجناتھ سنگھ اور زراعت اور دیہی ترقی کے وزیر اس دوران کانگریس پارلیمانی پارٹی کی لیڈر محترمہ سونیا گاندھی اور ناظرین گیلری میں بیٹھی تھیں۔انہوں نے بھگوان شنکر، گرونانک ہاتھوں کی تصویریں دکھائیں اور بھارتیہ جنتا پارٹی پر تشدد اور نفرت بھی ایوان کے غصے کا سامنا کرنا پڑا۔جب انہوں نے کہا کہ خود کو کے اس بیان کے بعد وزیراعظم نریندر مودی خود کھڑے ہوئے اور کہنا سنگین موضوع ☒ ہے۔حکمران جماعت کے لوگوں نے قواعد کا

اسلام، گرونانک، مہاتما بدھ، مہاویر کی ابھے مدرا ہے جو خطاب پر بحث میں اپوزیشن کی قیادت کرتے ہوئے مسٹر شدید حملے کیے اور ایجنسیوں کے غلط استعمال، بے حکومت کو گھیرے میں لیا اور خود لوک سبھا کے اسپیکر اوم برلا مداخلت کرنی پڑی، جب کہ وزیر داخلہ امت شاہ کو تین بار شیوراج سنگھ چوہان کو ایک ایک بار مداخلت کرنی پڑی۔ کانگریس جنرل سکریٹری پرینکا گاندھی بھی لوک سبھا کی دیو، مہاتما بدھ، مہاویر، اسلام میں عبادت کرنے والے پھیلانے کا الزام لگایا، لیکن ایک بیان سے خود مسٹر گاندھی کو ہندو کہنے والے تشدد اور نفرت پھیلا رہے ہیں۔مسٹر گاندھی کہا کہ پورے ہندو سماج کو پر تشدد اور نفرت پھیلانے والا حوالہ دیتے ہوئے مسٹر گاندھی سے کہا کہ انہوں نے پورے ہندو سماج کو پر تشدد کہا ہے اس لئے انہیں پورے ملک سے معافی مانگنی چاہئے۔ایوان میں حکمراں جماعت اور اپوزیشن کے درمیان کئی منٹ تک جاری رہنے والے تنازعہ کے بعد مسٹر گاندھی نے اپنا بیان بدلتے ہوئے کہا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے ارکان ہندو ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں، لیکن ہندو متشدد نہیں ہوتا جبکہ یہ نفرت پھیلاتے ہیں اور تشدد کو فروغ دیتے ہیں۔صدر کے خطاب پر شکریہ کی تحریک پر بحث میں حصہ لیتے ہوئے مسٹر گاندھی نے کہا کہ بی جے پی نے حکمت عملی کے طور پر آئین اور ملک کے نظام پر حملہ کرنا شروع کیا ہے۔حکومتی طاقت کا استعمال کرتے ہوئے اقلیتوں اور اپوزیشن ارکان پر حملے ہورہے ہیں اور انہیں جیل بھیجا جارہا ہے۔انہوں نے کہا کہ میں خود مودی حکومت کے اس حملے کا شکار ہوا ہوں۔ مجھے دو سال کے لیے جیل بھیجنے کا حکم ملا، مجھے پارلیمنٹ کی رکنیت سے نااہل قرار دیا گیا، میرا گھر چھین لیا گیا اور جب ایسے حملے ہوتے ہیں تو پوری اپوزیشن آئین مخالف سوچ کے خلاف اکٹھی ہوجاتی ہے۔اپوزیشن لیڈر کے ان حملوں پر حکمراں پارٹی نے ہنگامہ کھڑا کر دیا اور بھارت ماتا کی جئے کے نعرے لگانے شروع کردیے، جس پر مسٹر گاندھی نے کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد جئے آئین کہہ کر جواب دیا۔مسٹر گاندھی نے ایوان میں بھگوان شیو کی تصویر دکھائی، لیکن جب اسپیکر نے انہیں روکا تو انہوں نے پوچھا کہ کیا بھگوان شیو کی تصویر نہیں دکھائی جاسکتی۔بھگوان شیو ابھے مدرا میں ہوتے ہیں۔گرونانک جی ابھے مدرا میں ہوتے ہیں۔ابھے مدرا میں بھگوان مہاویر کی تصویر بھی دکھائی۔انہوں نے کہا کہ تمام عظیم انسانوں نے عدم تشدد کی بات کی، خوف کو ختم کرنے کی بات کی اور کہا کہ مت ڈرو، ڈراو مت۔ابھے مدرا کا مطلب ہے ڈرو نہیں۔انہوں نے کہا کہ جب دوسری تصویریں دکھائی جاتی ہیں تو بھگوان شیو کی تصویر دکھانے میں کیا حرج ہے؟ شیو شکتی ہے اور ترشول شکتی کی علامت ہے اور شیوجی کا ترشول عدم تشدد کی علامت ہے لیکن جو خود کے ہندو ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں وہ تشدد کرتے ہیں اور نفرت پھیلاتے ہیں۔عدم تشدد ہماری علامت ہے۔اس پر حکمران جماعت کے ارکان کھڑے ہوگئے اور ہنگامہ آرائی شروع کردی۔مسٹر گاندھی نے کہا،''تیر دل پر جا کر لگا ہے، اس لیے وہ چیخ رہے ہیں۔''مسٹر مودی نے اس پر مداخلت کرتے ہوئے کہا کہ اپوزیشن لیڈر کا پورے ہندو سماج پر تشدد کرنے کا الزام ایک سنگین موضوع ہے۔مسٹر گاندھی نے واضح کیا کہ صرف بی جے پی اور راشٹریہ سویم سیوک سنگھ ہی پورا ہندو سماج نہیں ہے۔مرکزی وزیر بھوپیندر یادو نے کہا کہ پورے ہندو سماج کو پر تشدد نہیں کہا جاسکتا۔وزیر داخلہ امت شاہ نے کہا کہ اپوزیشن لیڈر تشدد کی بات کرتے ہیں اور آئینی عہدہ پر فائز شخص کا تشدد کو کسی مذہب سے جوڑنا غلط ہے۔انہوں نے ایمرجنسی اور

اپوزیشن نے لوک سبھا میں این ای ای ٹی پر بحث کا مطالبہ کیا

نئی دہلی، یکم جولائی (یواین آئی) کانگریس نے این ای ای ٹی میں مبینہ بے ضابطگیوں پر ایک دن کی بحث کا مطالبہ کیا، لیکن لوک سبھا اسپیکر کی طرف سے کوئی یقین دہانی نہ ملنے کے بعد اپوزیشن اراکین ایوان سے واک آوٹ کر گئے لوک سبھا میں صدر کے خطاب پر شکریہ کی تحریک پر بحث شروع ہونے سے پہلے لوک سبھا کے اسپیکر اوم برلا نے مائیک بند کرنے کے الزامات پر برہمی کا اظہار کیا اور کہا کہ یہ الزام ہے کہ باہر جانے کے بعد مائیک بند کردیا جاتا ہے۔۔ یہ درست نہیں ہے۔تمام پارٹیوں کے ایم پی ایز کرسی پر بیٹھتے ہیں اور سب جانتے ہیں کہ مائیک صرف انہی کا آن ہوتا ہے جن کا نام اس کرسی سے بولنے کے لیے پکارا جاتا ہے۔اسپیکر کی کرسی کے پاس مائیک بند کرنے کا اختیار نہیں، اس لیے یہ الزام لگانا درست نہیں۔اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی نے این ای ای ٹی پر الگ دن کی بحث کا مطالبہ کیا۔انہوں نے کہا کہ وہ چاہتے ہیں کہ ایک دن ایوان میں این ای ای ٹی پر الگ سے بحث کی جائے۔دو کروڑ نوجوانوں کو نقصان پہنچا۔پچھلے سات سالوں میں 70 بار پیپرز لیک ہوئے ہیں۔یہ پارلیمنٹ پورے ملک کو پیغام دیتی ہے، اس لیے ہم پارلیمنٹ سے ملک کے طلبہ کو یہ پیغام دینا چاہتے ہیں کہ اس پارلیمنٹ کے لیے این ای ای ٹی کا مسئلہ اہم ہے۔راہل گاندھی کو جواب دیتے ہوئے وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے کہا کہ پورا ایوان جانتا ہے کہ ایوان کی کارروائی اصولوں اور طریقہ کار کی بنیاد پر چلتی ہے۔قواعد وضوابط کے علاوہ پارلیمنٹ کی کچھ روایات بھی ہیں جن کی بنیاد پر ایوان کی کارروائی چلتی ہے۔انہوں نے کہا کہ اپنے طویل پارلیمانی کیریئر میں آج تک نہیں دیکھا کہ ایوان میں صدر کے خطاب پر شکریہ کی تحریک پر بحث شروع ہوئی ہو، اس وقت کسی اور موضوع پر بات ہوئی ہو، اس لیے وہ سب سے درخواست کرنا چاہتے ہیں۔اپوزیشن کے ساتھی بھی آپ جس موضوع پر بات کرنا چاہتے ہیں، آپ کر سکتے ہیں لیکن صدر کے خطاب پر شکریہ کی تحریک پارلیمنٹ میں منظور ہونے کے بعد۔اس کے بعد مسٹر گاندھی نے کہا کہ وہ راج ناتھ سنگھ سے متفق ہیں، اس لیے شکریہ کی تحریک پر بحث کے بعد ایک دن کے لیے این ای ای ٹی پر بحث ہونی چاہیے۔جب اسپیکر سے اس مطالبے پر راہل گاندھی کو کوئی یقین دہانی نہیں ملی تو اپوزیشن ارکان نے ہنگامہ شروع کردیا۔جب این ای ای ٹی پر بحث کا مطالبہ نہیں مانا گیا تو اپوزیشن ارکان واک آوٹ کر گئے۔قبل ازیں لوک سبھا نے ہندوستانی کرکٹ ٹیم کو ٹی۔ٹوئنٹی کرکٹ ورلڈ کپ جیتنے پر مبارکباد دی۔ایوان نے ٹیم انڈیا کے تمام کھلاڑیوں اور کپتان روہت شرما کو مبارکباد دی اور مستقبل کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔

تین قوانین جمہوریت اور آئین کو قتل کرنے والے: سی پی آئی۔ایم ایل

دربھنگہ، 01 جولائی (یواین آئی) کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا (سی پی آئی-مارکسسٹ لینن) کی ملک گیر کال پر پیر کو یہاں تین نئے فوجداری ضابطوں، انڈین جسٹس کوڈ، انڈین سول ڈیفنس کوڈ اور ہندوستانی ثبوت ایکٹ قانون کے خلاف ایک احتجاجی مارچ نکالا گیا۔دربھنگہ کے لہریا سرائے پولو گراونڈ سے لہریا سرائے ٹاور تک مارچ میں پارٹی کے حامی تینوں کالے قوانین کو واپس لینے، لوک سبھا میں دوبارہ بحث کرا کر اسے منسوخ کرنے، مودی حکومت کو ہوش میں آنے، جمہوریت اور آئین کا قتل بند کرنے وغیرہ کا مطالبہ کررہے تھے۔پولو گراونڈ میں منعقدہ میٹنگ سے خطاب کرتے ہوئے ایم ایل اے لیڈروں نے کہا کہ بنیادی شہری آزادیوں جیسے کہ آزادی اظہار، اسمبلی کی آزادی، انجمن کی آزادی، مظاہرے کی آزادی اور دیگر شہری حقوق کے لیے بہت سی سخت دفعات بنائی گئی ہیں۔پولیس کو گرفتاری کے دفاع کی تعمیل کیے بغیر افراد کو حراست میں لینے کا قانونی اختیار دے دیا گیا ہے۔لیڈروں نے کہا کہ ہتھکڑیاں لگانے کو قانونی حیثیت دی گئی ہے، جبکہ پولیس کو فرسٹ انفارمیشن رپورٹ (ایف آئی آر) درج کرنے میں صوابدید دی گئی ہے۔ پولیس حراست کی مدت کو موجودہ 15 دن سے بڑھا کر 60 یا 90 دن کردیا گیا ہے جس سے ملزم کو ڈرانے، ہراسانی اور خطرے کا سامنا کرنا پڑے گا۔موب لنچنگ کے حوالے سے انڈین جوڈیشل کوڈ میں ادھورے اقدامات کیے گئے ہیں۔اس میں اس طرح کی کارروائیوں کو واضح طور پر کہیں بغیر مجرم قرار دیا گیا، اور مذہب کو تشدد کی وجہ کے طور پر شامل نہیں کیا گیا ہے۔ سی پی آئی۔ایم ایل کے لیڈروں نے کہا کہ چوتھی وجہ ان دفعات کے حوالے سے خدشات ہیں جو من مانی اور غیر انسانی سزائیں فراہم کرتے ہیں۔ہتھکڑیاں لگانے کے علاوہ قید تنہائی جیسی غیر انسانی سزا کو قانونی حیثیت دی گئی ہے۔فوجداری مقدمات (4.3 کروڑ مقدمات زیر التواء) کے ایک بہت بڑے بیک لاگ کے درمیان ان تینوں قوانین کو نافذ کرنے سے دو متوازی قانونی نظام قائم ہوں گے، جس سے پہلے سے زیادہ بوجھ والے عدالتی نظام پر مزید اضافی دباؤ پڑے گا۔ سی پی آئی (ایم ایل) کے قائدین نے مطالبہ کیا کہ تینوں کالے قوانین پر پارلیمنٹ میں دوبارہ بحث ہونی چاہئے اور بحث کے بعد انہیں منسوخ کرنے کی تجویز پاس کی جانی چاہئے۔بصورت دیگر تحریک مزید تیز کی جائے گی۔

کیجریوال نے سی بی آئی کے ذریعے اپنی گرفتاری کو دہلی ہائی کورٹ میں چیلنج کیا

نئی دہلی، یکم جولائی (یواین آئی) ایکسائز پالیسی 2021-22 (جسے تنازعہ کے بعد منسوخ کردیا گیا تھا) کے مبینہ گھوٹالے کے ملزم دہلی کے وزیر اعلی اروند کیجریوال نے مرکزی تفتیشی بیورو (سی بی آئی) کی طرف سے دیے گئے گرفتاری کے نوٹس پر خصوصی عدالت کے حکم کے ساتھ ساتھ گرفتاری کو جواز فراہم کرنے والے ریمارکس کے خلاف دہلی ہائی کورٹ سے رجوع کیا ہے ملزم مسٹر کیجریوال، جو انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) کے مقدمے میں مارچ سے تہاڑ جیل

میں عدالتی حراست میں بند تھے، کو سی بی آئی نے 26 جون کو باضابطہ طور پر گرفتار کیا تھا۔اسی دن سی بی آئی کی درخواست پر خصوصی عدالت نے انہیں تین دن کے لیے اس مرکزی تفتیشی ایجنسی کی تحویل میں بھیج دیا تھا۔حراست کی مدت ختم ہونے کے بعد خصوصی عدالت نے ہفتہ 29 جون کو سی بی آئی کی درخواست پر انہیں 12 جولائی تک عدالتی حراست میں بھیج دیا۔راوز ایونیو میں واقع خصوصی تعطیلاتی جج سنینا شرما نے یہ حکم اس وقت دیا جب سی بی آئی نے مسٹر کیجریوال کی حراست میں توسیع نہ کرنے اور انہیں 14 دن کے لئے عدالتی حراست میں بھیجنے کی درخواست کی تھی۔سی بی آئی کی طرف سے یہ دلیل دی گئی کہ کیجریوال ایک بااثر سیاست دان ہیں۔اگر انہیں حرست میں نہیں رکھا گیا تو وہ ثبوت کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرسکتے ہیں اور گواہوں پر اثر انداز ہوسکتے ہیں۔راوز ایونیو میں واقع خصوصی عدالت کے تعطیلاتی جج امیتابھ راوت نے 26 جون کو مسٹر کیجریوال کو تین دن کی سی بی آئی حراست میں بھیجنے کا حکم دیا تھا۔جب حراست کی مدت 29 جون کو ختم ہوئی تو سی بی آئی نے انہیں دوبارہ عدالت میں پیش کیا۔وزیر اعلی کیجریوال، جو ایکسائز پالیسی سے متعلق مبینہ منی لانڈرنگ کیس میں 21 مارچ کو انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) کے ذریعہ گرفتاری کے بعد تہاڑ جیل میں عدالتی حراست میں تھے، کو سی بی آئی نے 26 جون کو گرفتار کیا تھا۔

ہندوستان اور پاکستان نے ایک دوسرے کی جیلوں میں بند شہری قیدیوں کی فہرست کا تبادلہ کیا

نئی دہلی، یکم جولائی (یواین آئی) ہندوستان اور پاکستان نے پیر کے روز نئی دہلی اور اسلام آباد میں بیک وقت سفارتی ذرائع کے ذریعے ایک دوسرے کی جیلوں میں موجود شہری قیدیوں اور ماہی گیروں کی فہرستوں کا تبادلہ کیا۔ایک بیان میں کہا گیا ہے کہ سفارتی رسائی کے دوطرفہ معاہدے 2008 کی دفعات کے تحت ہر سال یکم جنوری اور یکم جولائی کو ایسی فہرستوں کا تبادلہ کیا جاتا ہے۔جاری کردہ بیان کے مطابق ہندوستان نے اپنی تحویل میں موجود ایسے 366 شہری قیدیوں اور 86 ماہی گیروں کے نام بتائے ہیں، جو پاکستانی ہیں یا ان کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے کہ وہ پاکستانی ہیں۔اسی طرح، پاکستان نے اپنی تحویل میں موجود ایسے 43 شہری قیدیوں اور 211 ماہی گیروں کے نام ظاہر کیے ہیں، جو ہندوستانی ہیں یا ان کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے کہ وہ ہندوستانی ہیں۔حکومت ہند نے شہری قیدیوں، ماہی گیروں اور ان کی کشتیوں کے ساتھ ہی پاکستان کی تحویل سے لاپتہ ہندوستانی دفاعی اہلکاروں کی جلد رہائی اور وطن واپسی کا مطالبہ کیا ہے۔پاکستان سے کہا گیا ہے کہ وہ 185 ہندوستانی ماہی گیروں اور غیر عسکری قیدیوں کی رہائی اور وطن واپسی کی کارروائی تیز کرے، جنہوں نے اپنی سزا پوری کرلی ہے۔اس کے علاوہ، پاکستان سے کہا گیا ہے کہ وہ پاکستان کی تحویل میں موجود 47 شہری قیدیوں اور ماہی گیروں کو فوری طور پر سفارتی رسائی فراہم کرے، جن کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے کہ وہ ہندوستانی ہیں اور انہیں اب تک سفارتی رسائی فراہم نہیں کی گئی ہے۔پاکستان سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ تمام ہندوستانی اور مبینہ ہندوستانی شہری قیدیوں اور ماہی گیروں کے تحفظ، سلامتی اور بہبود کو یقینی بنائے۔ہندوستان دوسرے ملک میں اپنے شہری قیدیوں اور ماہی گیروں سے متعلق تمام انسانی امور بشمول، ترجیحی بنیادوں پر ان کے مسائل حل کرنے کے لیے پرعزم ہے۔اس تناظر میں، ہندوستان نے پاکستان پر زور دیا ہے کہ وہ ہندوستان کی تحویل میں موجود 75 مبینہ پاکستانی شہری قیدیوں اور ماہی گیروں کی قومیت کی تصدیق کے عمل کو تیز کرے، جن کی وطن واپسی پاکستان سے قومیت کی تصدیق نہ ہونے کی وجہ سے زیر التواء ہے۔

اشتہار... اشتہار... اشتہار... اشتہار... اشتہار... اشتہار... اشتہار... اشتہار... اشتہار
Ph.: 2303206
खज़ाना ज्वेलर्स
ONLY 22 CT BIS 91.6 (100% हॉलमार्क गहना) ہول مارک زیورات
MD. AZAM Mob. 9431013786
MD. WARIS Mob. 9955150722
NO BRANCH Mob. 9939588144
سونے اور چاندی کے گارنٹی شدہ زیورات
خزانہ جوئیلرس
Khazana JEWELLERS
प्रो० मो० साबिर मो० यासीन
अंजुमन इस्लामिया हॉल के सामने निकट पटना मार्केट, मुरादपुर, पटना-4
انجمن اسلامیہ ہال کے سامنے، پٹنہ مارکیٹ کے بغل میں

سونے اور چاندی کے عمدہ زیورات کیلئے تشریف لائیں، کوالیٹی اور وزن کی گارنٹی
RAJDHANI JEWELLERS
راجدھانی جوئیلرس
Deals In: 916,22 ct. Gold & Sliver, Ornaments
SABZIBAGH,PATNA-04 8789385409,9798231131

موجودہ مسلم لیڈران کے پاس نہ وژن ہے نہ مشن: نظر عالم

مسلمان نئی اور بے لوث قیادت کا ساتھ دیں: بیداری کارواں

پٹنہ: آل انڈیا مسلم بیداری کارواں کے قومی صدر نظر عالم نے پارلیامنٹ اور اسمبلیوں میں روز بروز گھٹتی مسلم نمائندگی اور انتخاب میں مسلمانوں اور ان کے مسائل کو سیاسی جماعتوں کے ذریعہ نظرانداز کئے جانے پر سخت تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ دراصل یہ مسلمانوں کے خودغرض سیاسی رہنماؤں کی مفاد پرستی کا نتیجہ ہے۔ مختلف سیاسی جماعتوں سے وابستہ جتنے بھی مسلم لیڈران ہیں انہوں نے اپنی اپنی پارٹیوں کو مسلم مسائل سے آگاہ کرنے اور انہیں ان کے حقوق دلانے کے بارے میں کبھی سوچا ہی نہیں بلکہ اس کے برعکس اپنی پارٹیوں کے نمائندہ بن کر پارٹیوں کے لئے ووٹ حاصل کرنے اور اپنا ذاتی مفاد پورا کرنے میں لگے رہے۔ ان کے اندر نہ مسلمانوں کے مسائل کا ادراک ہے اور نہ ہی ان کے حل کرنے کی خواہش اور جذبہ ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ دھیرے دھیرے خود ان کی پارٹیوں میں بھی ان کی اہمیت نہیں رہ گئی ہے۔ جناب نظر عالم نے کہا ہے کہ ان مسلم لیڈروں کا نہ کوئی مشن ہے اور نہ کوئی وژن ہے۔ انہوں نے مسلمانوں کے نام پر صرف خود کو اور اپنے خاندان کو فائدہ پہنچانے کا کام کیا ہے۔ یہ جب تک اقتدار میں رہتے ہیں اپنی پارٹی اور اپنے نیتا کو قوم کا مسیحا قرار دیتے رہتے ہیں، نہ انہیں قوم کے مسائل کی فکر ہوتی ہے اور نہ ہی قوم سے ان کا رابطہ ہوتا ہے، لیکن جیسے ہی اپنی پارٹیوں میں الگ تھلگ کردئے جاتے ہیں یا ٹکٹ سے محروم ہوجاتے ہیں تو انہیں مسلمان یاد آنے لگتے ہیں۔ ہر مسلم رہنما

انتخابات کے موقع پر اپنی قوم کو گمراہ کرتا ہے اور قوم جب اپنا سب کچھ نچھاور کردیتی ہے تو اپنے مفاد کی خاطر مسلمانوں کا نام لینے سے بھی گریز کرتا ہے۔ وہ لوگ جو انتخابات میں خود کو قوم کا نمائندہ بتا کر بڑے بڑے وعدے کرتے ہیں اور قوم ان کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لئے اپنا سب کچھ نچھاور کردیتی ہے یہاں تک کہ وہ پولیس مظالم کا شکار ہوتی اور جیلوں میں بھردی جاتی ہے لیکن کوئی ان کی خیریت دریافت کرنا بھی گوارہ نہیں کرتا۔ مسلم بیداری کارواں کے صدر نے کہا کہ اب تک کی تاریخ بتاتی ہے کہ خود ان رہنماؤں نے ہی مسلمانوں کو

سیاسی اچھوت بنانے میں اہم کردار ادا کیا ہے اور سیاست پر اپنی اور اپنے خاندان کی گرفت مضبوط رکھنے کے لئے نئی قیادت کو ابھرنے نہیں دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ خود تو ڈوبے ہی ساتھ ہی ساتھ قوم کو بھی سیاسی قیادت سے محروم کردیا، جن نوجوانوں میں سیاسی شعور کے ساتھ آگے بڑھنے کا جذبہ دیکھا اسے ہر طرح سے پیچھے دھکیلنے کی کوشش کی۔ یہی وجہ ہے کہ قوم میں سیاسی قیادت کے نام پر یا تو وہ خود بچے ہوئے ہیں یا ان کی نکمی اولادیں۔ نظر عالم نے کہا کہ اب وقت آگیا ہے کہ مسلم سماج ان اپاہجوں اور مفاد کے پجاریوں کو رد کرے اور اپنے اندر سے مثبت فکر رکھنے والے بے لوث نوجوانوں کو آگے بڑھائے تاکہ وہ جس پارٹی میں بھی رہیں اپنے قوم کی سچی نمائندگی کریں اور پارٹیاں بھی انہیں نظرانداز نہیں کرپائیں ورنہ وہ دن دور نہیں جب مسلمان سیاست سے پوری طرح بے دخل کردئے جائیں گے۔ آج بھی مسلم نام کے جتنے چہرے اقتدار سے وابستہ ہیں، یا ماضی میں اقتدار میں رہے ہیں ان کے طرز عمل سے صاف پتہ چلتا ہے کہ انہیں صرف اپنا مفاد عزیز ہے اور جب بھی مسلمانوں کے ساتھ کوئی بڑا معاملہ ہوتا ہے وہ اس سے خود کو الگ تھلگ کرلیتے ہیں۔ اس لئے یہ وقت کی ضرورت ہے کہ قوم اس بوجھ کو اپنی گردن سے اتار پھینکے اور نئی لیکن بے لوث قیادت کو ابھرنے کا موقع دے۔

ڈاکٹرس ڈے پر نوازے گئے ڈاکٹر عقیل صدیقی اور ڈاکٹر عنایت پالوی

مقتدر و اہم شخصیات نے مبارکباد دی اور نیک خواہشات کا اظہار کیا

پٹنہ (پریس ریلیز) مولانا آزاد پارا میڈیکل ٹریننگ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ پٹنہ کے کوآرڈینیٹر ڈاکٹر عقیل صدیقی اور پرنسپل ڈاکٹر عنایت پالوی کو آج ڈی وائی پاٹل اسکول جگن پورہ میں دربھنگہ کے سابق ایس ایس پی وکاس وبھو ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولس اے ٹی ایس بہار کے ہاتھوں اعزاز سے سرفراز کیا گیا۔ اس موقع پر مہمان خصوصی کے طور پر مسز یونیورس شیپارا سنگھ بھی موجود تھی۔ ڈاکٹر عقیل صدیقی کو ایوارڈ ملنے پر مبارکباد اور نیک خواہشات پیش کرنے والوں میں بہار کے سابق چیف سکریٹری عامر سبحانی، جسٹس میہر کمار جھا، ایڈیشنل جنرل آف پولس نیئر خان، سنیئر آئی ایس نیئر اقبال، بہار پبلک سروس کمیشن کے سابق چیئرمین امتیاز احمد کریمی، بہار فائنانشل کارپوریشن کے سابق چیئرمین معزالدین، بہار سنی وقف بورڈ کے چیئرمین الحاج ارشاداللہ، قومی تنظیم کے چیف ایڈیٹر ایس ایم اشرف فرید، ایڈیٹر طارق فرید، بہار اردو اکادمی کے سابق سکریٹری شہزاد انصاری، بہار یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسیز پٹنہ کے وائس چانسلر ڈاکٹر ایس این سنہا، مہاویر پارا میڈیکل پٹنہ کے پرنسپل ڈاکٹر طارق اختر، سائنس پارا میڈیکل کالج پٹنہ کے پرنسپل ڈاکٹر کنہیا سنگھ، دربھنگہ کے لیگل پروبیشن آفیسر ڈاکٹر نثار احمد، صحافی سیماب اختر، بہار اردو اکادمی کے سابق سکریٹری مشتاق احمد نوری، بہار اقلیتی کمیشن کے سابق چیئرمین ڈاکٹر یونس حکیم، مدرسہ بورڈ کے سابق چیئرمین سلیم پرویز، ملت کالج کے سابق پرنسپل ڈاکٹر چودھری محمود عالم، ڈپٹی ایس پی نشانت سنگھ اور ڈاکٹر گلفشاں جبیں شامل ہیں۔

عبدالقیوم انصاری میں وہ قوت تھی کہ انہوں نے ٹونیشن تھیوڑی کی مخالفت کی: انجم آرا

عبدالقیوم انصاری سبھی ذات برادری کے رہنما ہیں انہیں بھارت رتن سے نوازا جائے: عبدالسلام انصاری

پٹنہ، یکم جولائی، بابائے قوم و عظیم مجاہد آزادی عبدالقیوم انصاری کی آج 119 ویں یوم پیدائش کے موقع پر بہار اسٹیٹ مدرسہ ایجوکیشن بورڈ پٹنہ کے سکریٹری و ڈپٹی ڈائریکٹر سکینڈری ایجوکیشن بہار جناب عبدالسلام انصاری کی صدارت میں ایک سیمینار کا انعقاد بورڈ کے دفتر ودیاپتی مارگ پٹنہ کے سیمینار ہال میں منعقد ہوا جس کی نظامت قومی اساتذہ تنظیم بہار کے ریاستی کنوینر و آزاد صحافی محمد رفیع نے کی۔ اس موقع پر سیمنار سے خطاب کرتے ہوئے مہمان خصوصی، جدیو کی ریاستی محترمہ ترجمان انجم آرا نے کہا کہ جب میں سیاست میں آئی تب سب سے پہلے جو کتاب میرے ہاتھ لگی وہ بابائے قوم و مجاہد آزادی عبدالقیوم انصاری کے بارے میں تھی، میں نے اسے پڑھا اور تب سے وہ میرے ذہن میں بس گئے۔ انجم آرا نے کہا کہ عبدالقیوم انصاری میں وہ قوت تھی کہ انہوں نے ٹونیشن تھیوڑی کا زوردار مخالفت کیا اور جنا کو چیلنج کردیا کہ آپ انڈیا آجائیں میں استقبال کروں گا۔ وہ کہتی ہیں کہ جب تک ذہنی آزادی حاصل نہیں ہوگی تب تک ہم عبدالقیوم انصاری کے خوابوں کی تعبیر نہیں کرسکتے۔ صدارتی خطبات میں جناب عبدالسلام انصاری نے کہا کہ جناب عبدالقیوم انصاری تقسیم ہند کے سب سے بڑے مخالف تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر ٹونیشن تھیوڑی پوری طرح ناکام ہوجاتا تو ہمارا ملک ہندوستان امریکہ اور روس سے آج آگے ہوتا۔ عبدالقیوم انصاری نے مولانا آزاد کی طرح ہی قوم و ملت کی خدمات کو انظام دیا۔ وہ صرف ایک ذات نہیں بلکہ سب کے رہنما تھے۔ جناب انصاری نے انجم آرا سے کہا کہ وہ سرکار سے پیروی کرے، میں اس مجلس کے ذریعہ حکومت ہند سے یہ مانگ کرتا ہوں کہ عبدالقیوم انصاری کی خدمات کے مدنظر انہیں بھارت رتن سے نوازا جائے۔ بہار پبلک سروس کمیشن کے سابق چیئرمین جناب امتیاز احمد کریمی نے کہا کہ عبدالقیوم انصاری نے کم عمری میں انگریزوں کا اسکول چھوڑ کر اپنا اسکول قائم کیا اور اسی میں تعلیم حاصل کی۔ انہوں نے کہا کہ عبدالقیوم انصاری کو سچی خراج عقیدت ہوگی کہ ہر گھر میں تعلیم ہو، ہر گھر میں گریجویٹ ہوتا کہ آج ہم نوکری میں 5-7 فیصدی ہیں بڑھ کر 20 فیصدی ہوجائے۔ میں ان کی خدمات کے مدنظر انہیں سلام عرض کرتا ہوں؟ خلوص و محبت وہ کے مجسمہ تھے۔ گورنمنٹ اردو لائبیریری پٹنہ کے چیئرمین جناب ارشد فیروز نے کہا کہ عبدالقیوم انصاری کے کارناموں نے انہیں تاریخ کے پنوں میں محفوظ کردیا۔ وہ ہر سال یوم نبی مناتے تھے

تاکہ نبی صلی اللہ کی شخصیت سے عوام الناس کو واقف کرائے، وہ چاہتے تھے کہ لوگ سادہ اور خوشحال زندگی گزارے۔ انہوں نے اردو کی بھی بے لوث خدمات انظام دئے۔ اردو ایکشن کمیٹی بہار کے صدر و مدیر اعلی روزنامہ قومی تنظیم ایس اشرف فرید نے نئی بات کہہ دی کہ عبدالقیوم انصاری کی خدمات کے مدنظر حکومت ہند نے سال 2005 میں ایک ڈاک ٹکٹ جاری کیا تھا، انہوں نے حاضرین کو نصیحت کیا کہ عبدالقیوم انصاری کو سچی خراج عقیدت ہوگی کہ ہم ان کے پیغام ایک بنو، نیک بنو، ایکتا میں طاقت ہے کو عام کریں۔ وہ ہندوستان کے مسلم رہنماؤں میں صف اول کے رہنما تھے۔ ان کی شخصیت قابل تقلید ہے۔ بہار اسٹیٹ مدرسہ ایجوکیشن بورڈ پٹنہ کے ایکزامینیشن کنٹرولر ڈاکٹر محمد نور اسلام صاحب نے کہا کہ عبدالقیوم انصاری عبقری شخصیت تھے وہ بیک وقت مفکر، مصلح قوم، قومیت کا جذبہ، مساوات اور غریب نادار، کمزور طبقوں کے علمبردار تھے۔ ان کے اندر سیاسی شعور ابتدائی دور سے تھی۔ جناب عبدالسلام انصاری اس پروگرام کے روح رواں ہیں، انہیں دل کی گہرائی سے مبارکباد پیش کرتا ہوں، ان کے اندر عبدالقیوم انصاری کا عکس نمایا طور پر جلوہ افروز ہے۔ اردو ایکشن کمیٹی بہار کے سکریٹری ڈاکٹر انوار الھدیٰ نے مجاہد آزادی عبدالقیوم انصاری کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ان کی کاوشوں کا جیتا جاگتا شاہکار بی ایم سی مکتب ہے۔ ان کو بڑی سے بڑی مجلس بھی فرض ادا کرنے سے نہیں روکتی۔ جذباتی ہوکر ڈاکٹر ھدای نے کہا کہ اردو اکیڈمی و مجلس مشاورت کمیٹی تشکیل کئی سالوں سے غیر تشکیل شدہ ہیں اسے جلد سے جلد تشکیل دیا جانا چاہئے اور اردو ڈائریکٹریٹ سے میں یہ مانگ کرتا ہوں کہ وہ عبدالقیوم انصاری کی شخصیت پر مجلہ شائع کرے۔ مہمان اعجازی اردو ایکشن کمیٹی حاجی پور کے صدر محمد عظیم الدین انصاری نے عبدالقیوم انصاری کے ہر شعبہ میں کئے گئے کام کو مثالی قرار دیا۔ عبدالقیم انصاری کے پوتا تنویر احمد انصاری نے کہا کہ 1946 کے پہلے انتخاب میں مومن کانفرنس نے چھ سیٹیں جیتیں اور پہلی وزارت میں شامل ہوئے۔ اس موقع پر نظامت کے فرائض انظام دے رہے محمد رفیع نے کہا کہ عظیم مجاہد آزادی عبدالقیوم انصاری کی خدمات زندگی کے کئی شعبوں میں رہی ہے، ان کی شخصیت نئی نصل کے لئے مشعل راہ ہے، جہاں ایک جانب وہ عظیم مجاہد آزادی تھے وہیں ان کی صحافتی، ادبی، قومی و ملی خدمات بھی قابل قدر، قابل ذکر ہے۔ خصوصی طور پر انہوں نے پسماندہ طبقات کی تعلیمی، سماجی و سیاسی بیداری کے لئے جو خدمات انجام دئے ہیں وہ ان کی شخصیت کا سب سے خوبصورت پہلو ہے۔ لیکن اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ اب صرف پسماندہ مسلمان ہی انہیں اپنا آئیڈیل تصور کریں بلکہ ملک کا ہر طبقہ خواہ وہ ہندو ہو کہ مسلمان، پسماندہ ہو یا غیر پسماندہ سب کہ لئے عبدالقیوم انصاری رحمۃ اللہ علیہ آئیڈیل ہیں۔ ان کی شخصیت کو کسی دائرہ میں قید و بند نہیں کیا جانا چاہی۔ ان کی شخصیت سے سبق حاصل کرنا چاہئے اور سماج کے پسماندہ طبقات کی ترقی کے لئے، انہیں اول صف میں کھڑا کرنے کے لئے بیدار کیا جانا چاہئے۔ ہر شخص جو خدمت کا جذبہ رکھتا ہے وہ کمزور و پسماندہ طبقات کے لئے ہی کام کرتے ہیں خواہ وہ کسی بھی ذات برادری سے تعلق رکھتے ہوں۔ پروفیسر فیروز احمد نے کہا کہ عبدالقیوم انصاری نے بلاتفریق سبھی ذات برادری و مذاہب کے لئے کام کیا۔ پروگرام کا اختتام ڈاکٹر محمد نور اسلام کے اظہار تشکر سے ہوا۔ پروگرام میں رضوان الاسلام، رضوان احمد، شمیم اختر، شہیل احمد عرف منا انصاری، رفیع الھدیٰ عرف پپو بھائی، دلشاد مستقیم، پرویز عالم، محمد شہباز، محمد اظہر الدین انصاری حاجی پور، مسرور عالم، رقیہ خاتون و محمد خورشید وغیرہ شامل ہیں۔ پروگرام کا آغاز رضوان احمد کے تلاوت قرآن شریف سے ہوا اور سید ریحان الرسول نے نبی صلی اللہ کی شان میں نعتیہ کلام پیش کیا۔ اس موقع پر عبدالقیوم انصاری دانشور فورم بہار کی جانب سے اردو زبان کی گراں قدر خدمات و پسماندہ طبقات کو بیدار کرنے کے اعتراف میں عبدالقیوم انصاری ایوارڈ سے سرفراز کیا گیا۔

محمد عظیم الدین انصاری عبدالقیوم انصاری ایوارڈ سے ہوئے سرفراز

پٹنہ، یکم جولائی، بہار اسٹیٹ مدرسہ ایجوکیشن بورڈ پٹنہ کے سیمینار ہال میں مجاہد آزادی عبدالقیوم انصاری کے یوم پیدائش کے موقع پر ایک سیمینار کا انعقاد ہوا جس میں اردو ایکشن کمیٹی حاجی پور کے صدر محمد عظیم الدین انصاری کو اردو زبان کی گراں قدر خدمات اور پسماندہ طبقات کو بیدار کرنے کے اعتراف میں عبدالقیوم انصاری ایوارڈ سے سرفراز کیا گیا۔ یہ ایوارڈ عبدالقیوم انصاری دانشور فورم بہار کی جانب سے دیا گیا۔ ایوارڈ فورم کے صدر و بہار اسٹیٹ مدرسہ ایجوکیشن بورڈ پٹنہ کے سکریٹری عبدالسلام انصاری، ترجمان جدیو انجم آرا، چیئرمین گورنمنٹ اردو لائبیریری پٹنہ جناب ارشد فیروز و بہار پبلک سروس کمیشن کے سابق چیئرمین جناب امتیاز احمد کریمی، اردو ایکشن کمیٹی بہار کے صدر و مدیر اعلی روزنامہ قومی تنظیم ایس ایم اشرف فرید وغیرہ نے مجموعی طور پر دیا۔ جناب محمد عظیم الدین انصاری ایک صحافی، خادم اردو، قوم و ملت کے سچے ہمدرد کے ساتھ ہی تعلیمی اردو بیداری مہم کے علمبردار ہیں۔ جناب عظیم الدین انصاری مشہور عالم دین و خادم قوم و ملت مولانا محی الدین رحمۃ اللہ کے صاحب زادے ہیں۔ اس موقع پر بہار اسٹیٹ مدرسہ ایجوکیشن بورڈ پٹنہ کے ایکزامینیشن کنٹرولر ڈاکٹر محمد نور اسلام، اردو ایکشن کمیٹی بہار کے سکریٹری ڈاکٹر انوار الھدیٰ، قومی اساتذہ تنظیم بہار کے ریاستی کنوینر و آزاد صحافی محمد رفیع، پروفیسر فیروز احمد، تنویر احمد انصاری، ایڈوکیٹ ایم این سمیع اللہ، رضوان الاسلام، رفیع الھدیٰ، محمد اظہر الدین حاجی پور اور رقیہ خاتون وغیرہ شامل ہیں۔

اگم کنواں تھانہ میں نئے قوانین کی دی گئی جانکاری

تھانہ انچارج نے یکم جولائی سے نافذ 3 نئے قوانین کے بارے میں دی جانکاری

پٹنہ، یکم جولائی: آج یکم جولائی 2024 سے ملک میں تین نئے فوجداری قوانین کے نفاذ کے بعد عام لوگوں کو قوانین سے واقف کرانے کے لیے تھانہ سطح پر میٹنگ کا انعقاد کیا گیا۔ اگم کنواں تھانہ میں تھانہ انچارج سنتوش کمار سنگھ کی صدارت میں منعقدہ میٹنگ میں نافذ شدہ انڈین سول ڈیفنس کوڈ اور انڈین ایویڈینس ایکٹ کے ساتھ سیکشنز میں کی گئی تبدیلیوں کے بارے میں جانکاری دی گئی۔ موقع پر موجود امن کمیٹی کے اراکین اور عام شہریوں کو ملک میں لاگو ہوئے نئے قانون سے واقف کرایا گیا ہے۔ تھانہ صدر نے بتایا کہ کس دفعہ کے تحت کون سا مقدمہ درج ہوگا۔ میٹنگ میں راجکشور سنگھ، ایس این شیام، ہیرا سنگھ، کونسلر کے نمائندے سنوج کمار، گیان چند رائے سمیت درجنوں ارکان موجود تھے۔ اس کے علاوہ چوک تھانہ میں تھانہ صدر ششی کمار رانا کی صدارت میں منعقدہ میٹنگ میں ڈی ایس پی ڈاکٹر گورو کمار نے قانون میں ہوئی تبدیلی کی جانکاری موجود اراکین کو دی۔ مال سلامی، خواجہ کلاں، سلطان گنج، بہادر پور، مہدی گنج، بھائی پاس تھانوں میں بھی تھانہ صدور کی صدارت میں میٹنگ ہوئی۔ اس میں موجود امن کمیٹی کے اراکین اور عام شہریوں کو ملک میں لاگو ہوئے نئے قانون سے واقف کرایا گیا ہے۔ واضح ہو کہ انڈین جسٹس کوڈ، انڈین سول ڈیفنس کوڈ اور انڈین ایویڈینس ایکٹ کو آج یعنی یکم جولائی 2024 سے پورے ملک میں نافذ کردیا گیا ہے۔

تعلیمی ادارے کھمبیوں کی طرح بڑھ رہے ہیں کیا یہ ہندوستانی تعلیمی اداروں کے تصور پر کاری ضرب ہے؟

* پرشوتم سنگھ ورما قومی صدر پسماندہ لوگوں کی ترقی کی خدمت انسٹی ٹیوٹ

ایک وقت تھا جب ہمارا ملک ہندوستان اور اس کی ثقافت کو دنیا کی روحانی سرگرمیوں کا مرکز سمجھا جاتا تھا، ہندوستانی عرفان نے دنیا کے لوگوں کو ایک ایسی سمت اور حالت فراہم کی تھی جس پر چلتے ہوئے آج ان کا شمار دنیا کے صف اول کے ممالک میں ہوتا ہے۔ اور اپنے قائم کردہ عقائد اور روایات سے ہٹ کر، ہم اپنی ثقافت اور صدیوں پرانے قائم ورثے کو داغدار کررہے ہیں، اس کی ذمہ داری چند نام نہاد ابھرتے ہوئے ماہرین تعلیم پر عائد ہوتی ہے جو پیسہ کمانے کی اندھی دوڑ میں شامل ہیں۔ ان کے ذریعہ قائم کردہ تعلیمی ادارے یہ مانیں گے کہ ہمارے نئے معاشرے کو نئے انداز کے تعلیمی نظام کی وجہ سے صدیوں سے قائم ہماری ہندوستانی ثقافت تیزی سے ختم ہوتی جارہی ہے۔ آج کے پڑھے لکھے نوجوانوں کا تقریباً 30-40 سال پہلے کے پڑھے لکھے طبقے سے موازنہ کرنے سے آپ کو ان کے سماجی علم اور سماجی فکر کا صحیح اندازہ ہوجائے گا۔ آپ خود بخود فرق دیکھنا شروع کردیں گے۔ آج کے معاشرے میں دولت کے حصول کی دوڑ میں خود کو اپنا پہچاننے کا کوئی مطلب نہیں جس کی وجہ سے آج ایک دوسرے سے گہرے رشتے نظر نہیں آتے۔ باہمی بھائی چارے اور سماجی فکر کو مضبوط کرنے کی سوچ قدیم ہندوستانی سماج میں موجود تھی جو آج کہیں نظر نہیں آتی۔ کیا آج کی تعلیمی پالیسی خود سماجی تشویش کے اس بدلے ہوئے ماحول کی راہ میں رکاوٹ

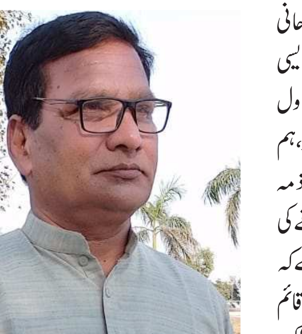

ہے؟ کون جانتا ہے کہ کتنے لوگ سرکاری اسکولوں میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد سماجی کاموں اور سماجی ہم آہنگی اور بھائی چارے کے لیے کام کرتے رہتے ہیں اور کون جانے کتنے ایسے لوگ ہیں جو ان سرکاری اسکولوں سے تعلیم حاصل کرکے ملک کے بڑے عہدوں پر پہنچ کر ہندوستان کو دنیا میں مشہور کرتے ہیں۔ اس سال دنیا نے مجھے نئی شان اور نئی شناخت دی۔ سماجی ہم آہنگی کو برقرار رکھا۔ تو کیا اس کا سہرا ان اساتذہ کو جاتا ہے جن سے ان لوگوں نے تعلیم حاصل کی؟ اب سوچنے کی بات یہ ہے کہ کیا ایسے اساتذہ کی کمی ہے یا تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ کی ذہنیت بدل گئی ہے، اس کا ذمہ دار کس کو ٹھہرایا جائے؟ اگر آپ گہرائی سے سوچیں تو پتہ چلے گا کہ آج بھی اساتذہ اپنے طلبہ کو اچھی تعلیم دینا چاہتے ہیں اور طلبہ میں بھی اچھی تعلیم حاصل کرنے کی خواہش ہوتی ہے۔ اب آپ کے ذہن میں یہ خیال ضرور آرہا ہوگا کہ جب اساتذہ اچھی تعلیم دینا چاہتے ہیں اور طلبہ بھی اچھی تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہیں تو اس میں رکاوٹ کیا ہے؟ اب یہاں سمجھنے کی ضرورت یہ ہے کہ اس کا ذمہ دار کس کو ٹھہرایا جائے۔ اس کے لیے کھمبیوں کی طرح پروان چڑھنے والے پرائیویٹ سکول/کالج/تعلیمی ادارے کے ساتھ ساتھ موجودہ تعلیمی نظام خود ذمہ دار ہے جہاں پیسہ کمانے کی دوڑ میں وہ تعلیم نہیں دی جارہی جو ہونی چاہیے تھی اور سرکاری سکولوں میں جس کی وجہ سے آج معاشرے میں سماجی ہم آہنگی، بھائی چارے اور بھائی چارے کے جذبات تیزی سے ختم ہورہے ہیں اور ہمارا معاشرہ پیسہ کمانے کی دوڑ میں بڑھتا جارہا ہے جس کی وجہ سے معاشرتی برائیاں اور سماجی نفرت کے جذبات پروان چڑھ رہے ہیں۔ معاشرے ہیں۔ آج ہمارے ملک اور ریاست کی حکومتوں کے ساتھ ساتھ معاشرے کے دانشوروں اور سماجی مفکروں کی بھی ضرورت ہے کہ وہ اچھی تعلیم کے لیے سرکاری اسکولوں کی حوصلہ افزائی کریں۔ معاشرے کے ایک ذمہ دار شہری ہونے کے ناطے ہم نے اپنے خیالات کے اظہار کی اپنی اخلاقی ذمہ داری ادا کرنے کی کوشش کی ہے۔

میٹنگ کے دوران ہرناوٹ کے ایم ایل اے اور سابق وزیر ہرینارائن سنگھ کی طبیعت بگڑ گئی

بہار شریف (محمد آفتاب) بہار شریف کلکٹریٹ میں منعقدہ ڈیزاسٹر کمیٹی کی میٹنگ میں شرکت کے لیے آئے ہوئے ہرنوٹ کے ایم ایل اے اور سابق وزیر ہرینارائن سنگھ کی طبیعت اچانک خراب ہوگئی اور انہیں فوری طور پر بہار شریف صدر اسپتال میں داخل کرایا گیا جہاں ان کا علاج جاری ہے۔ ان کے ساتھ میٹنگ میں حصہ لینے آئے جے ڈی یو کے ضلع جنرل سکریٹری اروند کمار نے بتایا کہ جیسے ہی وہ میٹنگ کے لیے آڈیٹوریم گئے، ان کی طبیعت خراب ہوگئی۔ نالندہ کے ڈی ایم ششانک سبانکر، جوان کی خیریت دریافت کرنے اسپتال پہنچے، نے بتایا کہ میٹنگ کے لیے جاتے ہوئے انہیں اچانک چکر آنے لگا۔ اس کے بعد ایمبولینس کو بلایا گیا اور اسے صدر اسپتال میں داخل کرایا گیا۔ ڈاکٹر نے ابھی اسے مستحکم قرار دیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ وہ پہلے ہی پٹنہ کے میدانتا اسپتال میں زیر علاج تھے، اس لیے اب انہیں بہتر علاج کے لیے وہاں بھیجا جارہا ہے۔ اس نے چکر آنے اور گیس کی شکایت کی۔ فی الحال ایم ایل اے ہری نارائن سنگھ کی صحت مستحکم ہے۔

جے ڈی یو کے پروگرام میں بار گرلز نے زوردار رقص کیا، پروگرام کا اہتمام جے ڈی یو لیڈر نے کیا تھا

بہار شریف (محمد آفتاب) نالندہ: جے ڈی یو کے ضلع کمرشل اینڈ انڈسٹری سیل کے ضلع صدر وجے کانت نے اتوار کو راجگیر کے ایک ہوٹل میں ایم پی کوشلندر کمار کی جیت اور راجیہ سبھا ممبر پارلیمنٹ سنجے جھا کی بطور صدر تقرری کا جشن منانے کے لیے ایک پروگرام کا انعقاد کیا۔ اس پروگرام میں بار کی لڑکیوں کو بھی بلایا گیا تھا جس کی ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہورہی ہے، جس میں واضح طور پر دیکھا جاسکتا ہے کہ کس طرح فحش گانے چلائے جارہے ہیں۔ لڑکیاں ڈانس کررہی ہیں اور وہاں موجود لوگ اس سے لطف اندوز ہورہے ہیں، نہ تو راجگیر انتظامیہ سے اجازت لی گئی اور نہ ہی لڑکیوں کے ڈانس کی اجازت لی گئی، جب کہ پروفیشنل اینڈ انڈسٹری سیل کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے بھی اس کی کوشش کی۔ صدر وجے کانت سے بات کی گئی تو انہوں نے فون نہیں اٹھایا۔ ماضی میں بھی بزنس سیل کے ضلعی صدر کا آڈیو اور ویڈیو وائرل ہوا ہے جس کی تحقیقات ریاستی حکام کی طرف سے کی جارہی ہیں۔

ڈاکٹر ڈے کے موقع پر پالیکا ونائک اسپتال میں خون عطیہ کیمپ کا انعقاد وزیر صحت منگل پانڈے نے پروگرام کا افتتاح کیا

پٹنہ (پریس ریلیز) سوموار کو ڈاکٹر ڈے کے موقع پر پٹنہ کے پالیکا ونائک اسپتال میں روٹری کلب آف پٹنہ آرینس کے تعاون سے خون کا عطیہ کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں بہار کے تقریباً 85 ڈاکٹروں اور طبی کارکنوں نے خون کا عطیہ دیا۔ خون کے عطیہ کیمپ کا افتتاح بہار کے وزیر صحت منگل پانڈے نے کیا۔ بی جے پی میڈیکل سیل کے ریاستی کنوینر اور پالیکا ونائک اسپتال کے ڈائریکٹر ڈاکٹر بی جھا مرنال نے انہیں پاگ دوپٹہ اور پھولوں کا گچھا دے کر ان کا اعزاز کیا۔ اس موقع پر بہار کے وزیر صحت منگل پانڈے نے پالیکا ونائک اسپتال، روٹری کلب پٹنہ آرینس کی اس تقریب کے انعقاد کے لیے تعریف کی۔ خطاب کرتے ہوئے انہوں نے معاشرے میں ڈاکٹروں کے کردار کو سراہا۔ انہوں نے کہا کہ صحت اور ڈاکٹروں کے بغیر بہتر معاشرے کا تصور نہیں کیا جاسکتا۔ آپ سب اس سمت میں آگے بڑھ رہے ہیں اور خون کا عطیہ دینے کے لیے آگے آنا ایک متاثر کن اور قابل ستائش قدم ہے۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ خون کا عطیہ دینے سے جسم پر کوئی منفی اثر نہیں پڑتا بلکہ اس سے جسم میں نئی توانائی داخل ہوتی ہے اور وہ توانا رہتا ہے۔ خون کا عطیہ کرنا نیکی کا کام ہے۔ اس لیے سب کو خون کا عطیہ دینا چاہیے۔ اس موقع پر خون کا عطیہ دیتے ہوئے بہار بی جے پی میڈیکل سیل کے کنوینر ڈاکٹر بی جھا مرنل نے کہا کہ جدیدیت کے اس دور میں بھی خون کا کوئی متبادل نہیں ہے۔ ایسے میں خون کا عطیہ کسی کی جان بچا سکتا ہے۔ ہر باشعور شہری کو خون کا عطیہ دینا چاہیے۔ اس سے کمزوری نہیں ہوتی بلکہ خون کا عطیہ جسم میں خون بننے کا عمل تیز کرتا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ خون کا عطیہ دل کی صحت کو بہتر بناتا ہے اور دل کی بیماریوں اور فالج کے خطرے کو کم کرتا ہے۔ خون میں آئرن کی زیادہ مقدار ہارٹ اٹیک کا خطرہ بڑھا سکتی ہے۔ خون کا باقاعدگی سے عطیہ کرنے سے آئرن کی اضافی مقدار کو کنٹرول کیا جاتا ہے۔ جو دل کی صحت کے لیے اچھا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ بعض اوقات مریضوں کے جسم میں خون کی مقدار اتنی کم ہوجاتی ہے کہ انہیں کسی اور سے خون لینا پڑتا ہے۔ ایسے ہنگامی حالات میں لوگوں کو خون کی فراہمی کے لیے خون کا عطیہ دینے کے لیے آگے آنا چاہیے۔ اس سے ضرورت مندوں کی مدد ہوگی۔ پٹنہ ایمس، آئی جی ایم ایس، ای ایس آئی ہسپتال بہٹا، پی ایم سی ایچ اور این ایم سی ایچ کے ساتھ بہار کے بہت سے ڈاکٹروں اور اہلکاروں نے اس پروگرام میں حصہ لیا۔

الحراء شریف کالونی میں سہ روزہ ٹیچرس ورکشاپ کا شاندار انعقاد

دنیا وآخرت کے حسنات کا حصول تعلیم کا مقصد: پروفیسر محمد فیض مانو۔ انسان سے انسانیت کی طرف سفر کرانے کا نام اقدار ہے: راشد نیر

پٹنہ، یکم جولائی (پریس ریلیز)۔ الحراء پبلک اسکول، شریف کالونی کے ڈائرکٹر جناب محمد انور نے اخباری بیان جاری کر کے اطلاع دی ہے کہ گزشتہ 27 تا 29 جون 2024 الحراء پبلک اسکول، شریف کالونی میں بورڈ آف اسلامک ایجوکیشن بہار کے اشتراک سے سہ روزہ ٹیچرس ورکشاپ کا بحسن وخوبی انعقاد ہوا، جس میں الحراء شاہ گنج، الحراء پھلواری شریف، گلشن حراء نیوعظیم آباد کالونی کے معلم ومعلمات نے شرکت کی اور ورکشاپ سے استفادہ کیا۔ پہلے دن کے ورکشاپ کا آغاز حافظ خورشید عالم کی تلاوت پاک سے ہوا۔ بعدۂ ڈائرکٹر موصوف نے اپنی افتتاحی گفتگو میں ورکشاپ کی اہمیت وافادیت پر مختصر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ ورکشاپ ہماری زندگی میں نئی توانائی اور عزم پیدا کرتا ہے اور ہم درس وتدریس کو مزید بہتر بنا سکیں اور اپنے آپ کو آج کے تکنیکی آلات سے مزین کرتے ہوئے درس وتدریس کو اپڈیٹ کر سکیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ ورکشاپ ہماری تدریسی عمل کو مؤثر بنانے میں اہم اور نمایاں رول ادا کرتا ہے۔ ورکشاپ کے پہلے دن اسکول میں انگریزی بول چال کا ماحول کیسے پیدا کیا جائے تا کہ بچے بلا جھجھک انگریزی بول اور لکھ سکیں اس پر محترم سلمان غنی، پرنسپل شاذیہ عالم اور زینب فاطمہ کے علاوہ غیور احمد صاحب نے آسان اور دلچسپ طریقے اور تدابیر بتائیں اور کہا کہ انگریزی جو بین الاقوامی زبان ہے اس کو بولنے اور لکھنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم اپنے اندرونی پس ہمتی اور جھجھک کو دور کر کے فراٹے کے ساتھ انگلش بولنے کی کوشش کریں۔ اس کے بعد جناب سرفراز عالم اور حافظ خورشید عالم نے ماڈل کلاس لیا۔ جناب حافظ رحمت اللہ کی تلاوت قرآن سے دوسرے دن کے ورکشاپ کا آغاز ہوا۔ اس کے بعد اساتذہ کے مابین ایک دلچسپ کوئز کا بھی انعقاد ہوا۔ ورکشاپ کے تیسرے دن کا آغاز حافظ دستگیر ندوی کی تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ اس کے بعد ڈسکشن ''بچوں میں سیکھنے کی چاہت کیسے پیدا ہو؟ ماحول سازی اور تقاضے'' کے عنوان پر سیر حاصل گفتگو کرتے ہوئے جناب ڈاکٹر انتخاب عالم فلاحی شمسی اکیڈمک کورآرڈینیٹر بورڈ آف اسلامک ایجوکیشن بہار نے کہا کہ آج معلومات کے مواقع، سائل اور سہولیات کی بہتات ہے۔ معلومات کی منتقلی ہی صرف اساتذہ کا کام نہیں بلکہ منصوبہ بند طریقے سے ان کے اقدار کو مزید بہتر بنانا ہماری اولین ذمہ داری بھی ہے۔ بچوں کے حصول تعلیم میں متبادل وسائل وسہولیات مہیا کرائیں ان میں تعلیمی عدم دلچسپی کے تین محرکات والدین، بچے اور ماحول ہیں۔ ان تینوں کے مشترکہ لائحہ عمل سے ہی بچوں کی صلاحیتیں اور اعلیٰ اخلاقی قدریں پروان چڑھتی ہیں۔ ڈسکشن میں یہ بات بھی آئی کہ طلبہ، اساتذہ اور گارجین حضرات مشترکہ طور پر اعلیٰ خواب دیکھیں اور اس کی تعبیر کے لیے حتی الامکان کوشش کریں۔ اساتذہ سکھانے کے بہتر طریقے اپنائیں تو بچوں میں دلچسپی پیدا ہوگی۔ تمام مضامین کو طلبہ کی عملی زندگی سے جوڑ کر بتائیں۔ ''بچوں میں اقدار کی تعلیم اہمیت اور تقاضے'' کے عنوان پر اسکول کے سرپرست جناب راشد نیر نے اپنی پر مغز گفتگو میں کہا کہ انسان سے انسانیت کی طرف سفر کرانے کا نام اقدار ہے۔ ہم جس چیز کو اہمیت دیتے ہیں اس کی قدر کرتے ہیں اور اس کے حصول میں اپنی پوری توانائی جھونک دیتے ہیں اور محنت کی کمائی کو خرچ کرنے سے دریغ نہیں کرتے۔ پھر اپنے حسین خوابوں کی تعبیر تلاش کرنے میں سرگرم عمل رہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اعلیٰ قدروں سے آراستہ انسان قلبی سکون پاتا ہے۔ گھرانا اور معاشرہ امن کا گہوارہ بن جاتا ہے۔ حقوق شناسی اور اس کی ادائیگی آسان تر ہوجاتی ہے۔ جناب راشد نیر نے ''اسکول میں بہتر تعلیمی ماحول - رکاوٹیں اور مسائل'' کے حل میں اپنی گفتگو جاری رکھتے ہوئے کہا کہ بچے اپنے گھریلو ماحول سے فکری وذہنی طور پر غیر شعوری طور سے متاثر ہو کر اسکول آتے ہیں۔ جس کی وجہ کر بہتر تعلیمی ماحول میں خاطر خواہ استفادے سے دور رہ جاتے ہیں۔ اساتذہ اپنا ذہنی بوجھ اتار کر کلاس میں جائیں اور اپنے طلبہ کے بوجھ کو ہلکا کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں یہ سب سے بڑی عبادت ہے اور Effective Teaching ---- مختلف تدابیر، عملی دشواریاں اور حل'' کے عنوان پر جناب پروفیسر محمد فیض پرنسپل MANUU دربھنگہ بہار نے بڑے پر لطف انداز میں مفید اور کارآمد گفتگو کی۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان واحد ملک ہے جہاں تعلیم کا مقصد واضح نہیں ہے۔ دراصل تعلیم کا مقصد بچوں کی امنگوں اور صلاحیتوں کی آبیاری اور دنیا وآخرت کے حسنات کا حصول ہے۔ انہوں نے مختلف مثالوں اور اپنے تجربے کی روشنی میں بڑے ہی دلچسپ انداز میں بتایا کہ ہر طالب علم میں قدرت نے کوئی نہ کوئی خوبی مخفی رکھی ہے۔ ہمیں اساتذہ کی اولین ذمہ داری ہے کہ ہم ان کی پوشیدہ صلاحیتوں کو پروان چڑھائیں اور ان میں کوئی کسر باقی نہ رکھیں۔ انہوں نے کہا کہ قوم کے بچوں کی ترقی کے لیے انہیں جی جان سے پڑھائیں اور وسائل وسہولیات کی کمی اور تنخواہ کی قلت کو فرائض کی ادائیگی میں حائل نہ ہونے دیں۔ ڈاکٹر ارشاد حسین ڈائرکٹر بورڈ آف اسلامک ایجوکیشن بہار نے اپنی گفتگو میں کہا کہ ہم بچوں کو خاص طور سے ریاضی اور سائنس کی تعلیم کو نہایت دلچسپ اور عملی طور پر پڑھائیں اور آج کے جدید آلات کا بھرپور استعمال کریں تا کہ بچوں کی دلچسپی برقرار رہے اور ان کا مستقبل تابناک ہو سکے۔ جناب ڈاکٹر نذیر احمد ڈائرکٹر الحراء پبلک اسکول، شاہ گنج کے اظہار تشکر پر سہ روزہ ٹیچرس ورکشاپ بحسن وخوبی اختتام پذیر ہو

اپنے بچوں اور بچیوں کا ایکسلینٹ دینیات اکیڈمی سمری بختیار پور میں داخلہ کرائیں

سمری بختیار پور۔ (ایس این بی) سہرسہ ضلع کے کے سمری بختیار پور مالگدام روڈ ایکسلینٹ اکیڈمی

عربک اینڈ انگلش میڈیم کے ڈائریکٹر شیخ ریحان الرشیدی نے بتایا کہ ہم پچھلے کئی سالوں سے تعلیمی سدھار اور تعلیم کے اندر زمانے کے اعتبار سے نئی نئی چیزیں کس طریقے سے اس میں داخل کیے جائیں اور ایکسلینٹ اکیڈمی ہر ایک کی کیسے ضرورت بنے ایکسلینٹ دینیات اکیڈمی جہاں اسلامی تعلیمات پر بہت زیادہ زور دیا جاتا ہے وہیں عصری تعلیم پر بھی خاصی توجہ دی جاتی ہے میرا مقصد ہے کہ اپنے بچوں اور بچیوں کو احساس کمتری سے نکال کر باشعور اور ذی استعداد بنانا ہمارے ادارے میں بہت ہی تجربہ کار اساتذہ ہیں ہم آپ لوگوں سے اپیل کرتے ہیں کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنے بچے اور بچیوں کا داخلہ کرا کر خدمت کا موقع فراہم کریں ایکسلینٹ دینیات اکیڈمی دینی وعصری تعلیم کا سنگم ہے مزید معلومات کے لئے رابطہ کریں۔

7098888786

تیز رفتار کار کی ٹکر سے آٹو ڈرائیور جاں بحق بیٹی کی شادی ایک ہفتے بعد ہونی تھی

پٹنہ سٹی (محمد فیض)

ایک تیز رفتار کار نے آٹو کو ٹکر ماردی۔ جس میں ایک شخص جاں بحق ہوگیا۔ جبکہ دو افراد زخمی بتائے جاتے ہیں۔ حادثے کے بعد مقامی لوگوں نے قومی شاہراہ کے دونوں راستوں کو بلاک کر دیا اور معاوضے کا مطالبہ کرتے ہوئے سڑک پر ہی آگ لگا دی۔

واقعہ کی اطلاع ملتے ہی پولیس نے موقع پر پہنچ کر صورتحال پر قابو پالیا۔ یہ واقعہ نیشنل ہائی وے پر دیدار گنج تھانہ علاقے کے شکول پور کے قریب پیش آیا، جہاں ایک تیز رفتار کار نے آٹو کو زور سے ٹکر ماردی۔ اس واقعہ میں آٹو ڈرائیور کی موقع پر ہی موت ہوگئی۔ واقعے کے بعد کار بے قابو ہو کر سڑک کے نیچے گڑھے میں جا کر الٹ گئی۔ جس کی وجہ سے کار میں

سوار دو خواتین بری طرح زخمی ہو گئیں۔ جنہیں نیشنل ہائی وے پٹرولنگ پارٹی کی ایمبولینس میں علاج کے لیے اسپتال بھیجا گیا ہے۔ بیٹی کی شادی اسی مہینے تھی۔ مہلوک ڈرائیور کی شناخت شکول پور کے رہنے والے سبھاش سنگھ یادو کے طور پر کی گئی ہے۔ گاؤں والوں نے بتایا کہ ان کی بیٹی کی شادی رواں ماہ 9 جولائی کو ہونی تھی۔ پورا خاندان شادی کی تیاریوں میں مصروف تھا۔ اس دوران حادثے میں سبھاش کی موت ہوگئی۔ یہاں واقعہ کے بعد گاؤں والوں نے آگ لگا کر قومی شاہراہ کی دونوں لین کو مکمل طور پر بلاک کر دیا۔ اطلاع ملتے ہی پولیس موقع پر پہنچی اور کافی تگ ودو کے بعد لوگوں کو منا کر حالات پر قابو پایا۔

وزیر صحت نے NMCH میں ڈاکٹروں کو اعزاز دیا

پٹنہ (محمد فیض)

پٹنہ سٹی کے وزیر صحت منگل پانڈے نے روٹری پٹنہ سٹی سمراٹ کی طرف سے NMCH میں منعقدہ اعزازی تقریب میں ڈاکٹروں کو اعزاز سے نوازا۔ اسپتال پہنچنے والے وزیر کا پرنسپل ڈاکٹر پروفیسر اوشا کماری اور سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر ونود کمار سنگھ نے یادگاری، گلدستہ اور کارسیٹ دے کر استقبال کیا۔ اس پروگرام کی صدارت کلب کے صدر دیوراج بلبھ نے کی اور آپریٹنگ چیئرمین سنجیو کمار یادو اور سنجیو سنہا ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر سروج کمار، وبائی امراض کے ماہر ڈاکٹر مکل کمار، ڈاکٹر پردیپ کرک اور ڈاکٹر اجے کمار سنہا نے اپنے خیالات پیش کئے۔ اس تقریب میں رام کمار، دنیش بھدانی، ابھشیک پیٹرک، راجیو کمار، رورا کیش بہاری مشرا، انوپ کمار، بی این کپور، تریبھون پرساد، روچیتا نوادیہ، گووند چودھری، نیرج کیسری اور دیگر موجود تھے۔ شکریہ کا ووٹ سکریٹری دیویش نیوا ڈیا نے پیش کیا جس میں آئی ڈپارٹمنٹ میں نیشنل میڈیکل آرگنائزیشن کے NMCH یونٹ کے ذریعہ منعقدہ پروگرام میں وزیر نے ڈاکٹروں اور طلباء کو اعزاز سے نوازا۔ کوویڈ کی مدت پر روشنی ڈالتے ہوئے، وزیر نے کہا کہ این ایم سی ایچ کو ریاست کا پہلا کوویڈ سرشار اسپتال بنایا گیا تھا۔ اس وقت ڈاکٹروں اور ہیلتھ ورکرز نے جس طرح کام کیا وہ قابل تعریف ہے اس پروگرام میں 35 ڈاکٹروں کو اعزاز سے نوازا گیا۔ جن ڈاکٹروں کو اعزاز سے نوازا گیا ان میں پرنسپل ڈاکٹر پروفیسر اوشا کماری، سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر ونود کمار سنگھ، ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر سروج کمار، ڈاکٹر پروفیسر الکا سنگھ، ڈاکٹر اجے کمار سنہا، ڈاکٹر مکل کمار سنگھ، ڈاکٹر زیڈ شامل ہیں۔ آزاد، ڈاکٹر پی ڈی ورما، ڈاکٹر پروفیسر ممتا سنگھ، ڈاکٹر پروفیسر رنجیت کمار سنگھ، ڈاکٹر

ستیندر شرما، ڈاکٹر سنتوش کمار سنگھ، ڈاکٹر راجیو رنجن، ڈاکٹر راما وتار، ڈاکٹر ستیش چندر، ڈاکٹر۔ انیتا، ڈاکٹر وجے شنکر، ڈاکٹر پرکاش چندر جھا، ڈاکٹر راجیش تیواری، ڈاکٹر شلپی، ڈاکٹر سچن، ڈاکٹر ابھیشیک کے علاوہ ڈاکٹر اوجیسوتا، ڈاکٹر دیپیش، ڈاکٹر سی ایس پانڈے، ڈاکٹر اتل کمار آنند، ڈاکٹر جیوتی، ڈاکٹر ممتا سنگھ، ڈاکٹر رنجیت کمار سنگھ، ڈاکٹر شلپی گولوارا سمیت کئی لوگ شامل تھے۔ روٹری پٹنہ سٹی کی جانب سے بیلو گنج کے گریراج آتسو پیلس میں ڈاکٹرس اور چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ ڈے پر 50 ڈاکٹروں اور دس سی اے کو اعزاز سے نوازا گیا۔ جن ڈاکٹروں کو اعزاز سے نوازا گیا ان میں ڈاکٹر اجے پرکاش، ڈاکٹر شاہ ادویت کرشنا، ڈاکٹر ایس کے پنساری، ڈاکٹر سچن کمار، ڈاکٹر بی ایم پرساد اور دیگر ڈاکٹر، وشواجیت کمار ان سی اے، دیپک کمار اور چیئرمین اشونی راج عرف شامل تھے۔ پنکو مہتا اور آپریٹنگ سکریٹری امیت چندر رائے۔ اس موقع پر کلب کے چیئرمین راجیش بلبھ عرف منا یادو، بی ایم پرساد، پنکج کشور سنگھ، روی شنکر پریت، اننت اروڑہ، گوروساہ، روپ نارائن مہتا، وجے یادو، کرشنا یادو، اروند مہتا، نوین سنہا، سنجے سنہا، ول پرکاش، وجے رانا وغیرہ موجود تھے۔ تقریب میں کمار، کیوی سینی، امیت آنند اور دیگر موجود تھے۔

SSC کے ذریعہ سبھی ریاستوں میں 17727 عہدوں کیلئے فارم 24 جولائی تک

خواہش مند اہل امیدوار ضرور فارم بھریں: امتیاز احمد کریمی

پٹنہ (پریس ریلیز) اسٹاف سلیکشن کمیشن (SSC) نے پوری ریاست میں آڈیٹر، اکاؤنٹنٹ، جونیئر اکاؤنٹنٹ، سینئر سیکریٹریٹ، اپر ڈویژن کلرک، ٹیکس اسسٹنٹ اور سب انسپکٹر کے عہدوں کے CGL (کمبائنڈ گریجویٹ لیول) کی بحالی کے لئے اشتہار شائع کی ہیں۔ مذکورہ عہدوں پر بحالی کی کل تعداد 727,17 ہے۔ ان عہدوں کے لئے درخواست دینے والے خواہش مند امیدوار کسی منظور شدہ یونیورسٹی سے بیچلر ڈگری رکھتے ہوں۔ امیدواروں کے عمر کی حد 18-30 سال مقرر ہے۔ ان عہدوں کے لئے فارم بھرنے کا عمل 24 جون سے جاری ہے اور آخری تاریخ 24 جولائی 2024 مقرر ہے۔ یہ جانکاری بہار پبلک سروس کمیشن کے سابق چیئرمین امتیاز احمد کریمی نے اہلیت رکھنے والے امیدواروں کے مفاد میں دی ہیں۔ جناب کریمی نے کہا کہ اہلیت رکھنے والے خواہش مند امیدوار سرکاری ویب سائٹ ssc.gov.in پر جا کر آن لائن فارم بھر سکتے ہیں ساتھ ہی اس سلسلے میں مزید تفصیلی جانکاری حاصل کر سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ان عہدوں کے تنخواہ کا پیمانہ 100,56/- روپے سے 500,77,1/- روپے ماہانہ ہے۔ جناب کریمی نے کہا کہ اہلیت رکھنے والے خواہش مند امیدوار ضرور فارم بھریں۔ دل وجان سے محنت کریں۔ محنت سے کامیابی ملتی ہے۔ انشاء اللہ آپ ضرور کامیاب ہوں گے۔ دعائیں اور نیک تمنائیں آپ کے ساتھ ہیں۔

ساکیت بہار چتر گپت پوجا کمیٹی کا چتر گپت مندر میں اجلاس

پٹنہ سٹی (محمد فیض)

شری چتر گپت پوجا کمیٹی ساکیت بہار کی ایگزیکٹو میٹنگ پٹنہ شہر کے دیوان محلہ میں واقع آدی چتر گپت مندر کے احاطے میں ڈاکٹر سشیل کمار ورما کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ میٹنگ میں سابق ایم پی آر کے سنہا، آل انڈیا ہندو مہا سبھا کے قومی صدر چکر پانی جی مہاراج اور سنگت پنگت کے کنوینر اروند

کمار سنہا نے اپنے خیالات پیش کئے۔ میٹنگ میں نائب صدر دلیپ کمار، جنرل سکریٹری آدتیہ کمار، سکریٹری سنجیو کمار، جوائنٹ سکریٹری وجے کمار سریواستو، سنتوش سریواستو، خزانچی سنیل سنہا، مہیلا منچ کی صدر ابھا سریواستو، ڈاکٹر نرملا سکسینہ، سورن لتا، نوتن سنہا، جنرل سکریٹری اور دیگر موجود تھے۔ کرن سنہا، ارچنا ورما، سویٹی سنہا، رنجنا ورما، شیکھا سنہا، منجو ورما، سوربھی سریواستو، ونود کمار، لالہ کمل سنہا، اکیندر سریواستو، ابھاس کمار، پوجا سنہا، منوکمنا سنہا، پائل سنہا اور دیگر شامل تھے۔ شکریہ کا ووٹ ڈاکٹر نرملا سکسینہ نے دیا۔

آئی سی آئی سی آئی لومبارڈ بہار میں انشورنس کے تحت بیداری اور رابطہ بڑھانے کی مہم کا کر رہا ہے قیادت

پٹنہ (پریس ریلیز) آئی سی آئی سی آئی لومبارڈ جنرل انشورنس کمپنی، ہندوستان کی سرکردہ نجی جنرل انشورنس کمپنی نے بہار میں بیمہ کے بارے میں بیداری اور رابطہ کو بڑھانے میں اہم پیش رفت کی ہے۔ نان لائف انشورنس سیگمنٹ میں ریاست کے سرکردہ بیمہ دہندہ کے طور پر، ای سی ای سی آئی لومبارڈ نے ریاستی انشورنس اسکیم کو چلانے اور ایک مضبوط بیمہ ماحولیاتی نظام کی تعمیر کے لیے اہم اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ تعاون کرنے میں ایک فعال کردار ادا کیا ہے۔ ریاستی بیمہ اسکیم سے اپنی وابستگی کو جاری رکھتے ہوئے، سنجیو منتری، ایم ڈی اور سی ای او، آئی سی آئی سی آئی لومبارڈ اور آلوک اگروال، ایگزیکٹو ڈائریکٹر، آئی سی آئی سی آئی لومبارڈ نے ریاست بہار کے چیف سکریٹری برجیش مہروترا سے ملاقات کی۔ اس موقع پر آئی آر ڈی اے آر آئی کے افسران اور ریاست کے دیگر حکام اور مہمان بھی موجود تھے، اور انہوں نے بہار میں بیداری اور بیمہ تک رسائی بڑھانے میں کمپنی کے تعاون کی تصدیق کی۔ بہار اسٹیٹ انشورنس سوسائٹی کے ساتھ مل کر، ای سی ای سی آئی لومبارڈ اسٹیٹ انشورنس اسکیم چلا رہی ہے۔ یہ کمیٹی انشورنس بیداری اور مالی خواندگی کو فروغ دینے پر توجہ مرکوز کرتی ہے۔ آئی سی آئی سی آئی لومبارڈ نے بہار رورل لائیولی ہڈ پروموشن سوسائٹی (بی آر ایل پی ایس) کے ساتھ شراکت میں 356 بلاکس میں 000,19 جیویکا دیدیوں کے ساتھ بیمہ بیداری کو بڑھانے کے لیے 650 سے زیادہ ورکشاپس کا انعقاد کیا، جس سے ریاست کے 67 فیصد علاقے کو کور کرنے میں مدد ملی۔ سڑک کی حفاظت اور موٹر انشورنس کی رسائی کو مضبوط بنانے کے لیے، آئی سی آئی سی آئی لومبارڈ نے بہار ٹریفک پولیس کو ضروری سامان بشمول رین کوٹ، لاٹھی لائٹس، بیریکیڈس اور ٹریفک کونز فراہم کیا۔ مزید برآں، کمپنی نے روڈ سیفٹی ریلیاں نکالی ہیں اور 000,16 سے زیادہ ہیلمٹ تقسیم کیے ہیں۔

عشرہ کی مجلس محرم کو ہوگی

پٹنہ سٹی (محمد فیض)

عشرہ مجلس کا آغاز 7 یا 8 جولائی کو پہلی محرم کو مہندیالی خان صاحب کے امام باڑہ واقع جھجکلاں سندھی دلان میں ہوگا۔ کنوینر سید حسن علی نے کہا کہ نو روز تک مجلس کا اہتمام کیا جائے گا۔ اس میں جلال پور سے تشریف لائے مولانا ڈاکٹر نیئر ذوالقرنین صاحب کا تذکرہ ہوگا۔ سوزخانی ظفر اور مرثیہ اقبال حیدر پڑھیں گے۔ محرم الحرام کے آغاز سے قبل حضرت امام حسینؓ اور ان کے 72 انصار کے یوم شہادت سے قبل 6 یا 7 جولائی کو شیعہ برادری کی جانب سے ایاز غام کا جلوس نکالا جائے گا۔ چمدوریا میں واقع باب اُلہیچ امام باڑہ کے سکریٹری شاہ جہار امام جینی اور سربراہ امام نے بتایا کہ جلوس کا اہتمام دست سجادیہ کرتا ہے۔

فخر قوم وملت عبدالقیوم انصاری عظیم سیاسی اور قومی رہنما تھے: مومن کانفرنس

پٹنہ (پریس ریلیز): فخر قوم وملت عبدالقیوم انصاری قومی اتحاد، سیکولرزم اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی کے علمبردار تھے۔ تحریک آزادی میں سرگرم حصہ لیا اور مسلم لیگ کی تقسیم ہند اور علیحدہ مسلم ملک کے قیام سے متعلق نظریہ کی سخت مخالفت کی، وہ بچپن ہی سے انگریز حکومت مخالف تحریکوں میں سرگرم حصہ لیتے رہے، جس کی وجہ سے انہیں ۱۶ رسال کی عمر میں جیل جانا پڑا۔ یہی نہیں، بلکہ وہ انگریز حکومت کے ذریعہ چلائے جارہے اسکول میں تعلیم حاصل کرنے کے مخالف تھے، جس کی وجہ سے انہوں نے اسکول سے علیحدگی اختیار کرلی اور خود نیشنل اسکول قائم کردیا۔ اس میں وہ بچے تعلیم حاصل کرنے لگے جو تحریک عدم تعاون میں حصہ لے رہے تھے، یہ برطانوی حکومت کو ناگوار گذرا اور گرفتار کر کے جیل بھیج دیا۔ اس طرح فخر قوم وملت عبدالقیوم انصاری سچے، جانباز سرگرم مجاہد آزادی، عظیم سیاسی اور قومی رہنما تھے۔ مذکورہ خیالات کا اظہار آل انڈیا مومن کانفرنس کے قومی نائب صدر مولانا ڈاکٹر ابوالکلام قاسمی شمسی اور بہار اسٹیٹ مومن کانفرنس کے صدر محمد شہاب الدین انصاری سابق ایم ایل اے نے مشترکہ پریس ریلیز میں کیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ فخر قوم وملت عبدالقیوم انصاری کی پیدائش یکم جولائی ۱۹۰۵ء کو بہار کے

ڈہری آن سون میں ہوئی۔ ابتدائی تعلیم سہسرام اور ڈہری آن سون ہائی اسکول سے حاصل کرنے کے بعد آگے کی تعلیم مختلف اداروں میں حاصل کی۔ وہ ہندوستان کی تحریک آزادی میں سرگرم کردار ادا کر رہے تھے، اس لئے تعلیم میں رخنہ پیدا ہوا۔ انہوں نے مزید کہا کہ فخر قوم وملت عبدالقیوم انصاری انگریز حکومت کے ذریعہ گرفتار کر کے جیل بھیجے جانے کے باوجود ان کا حوصلہ پست نہیں ہوا، بلکہ وہ آگے بھی حکومت مخالف سرگرمیوں میں بڑھ کر حصہ لیتے رہے۔ انہوں نے مسلمانوں کی فلاح وبہبود اور تعلیمی صورت حال کو بہتر بنانے میں خوب حصہ لیا۔ انہوں نے تحریک آزادی میں سرگرم حصہ لیا، اور ۱۶ رسال کی عمر میں جیل گئے۔ ۱۹۲۰ء میں تحریک عدم تعاون سے متعلق کلکتہ میں ہوئے کانگریس کے خاص اجلاس میں وہ سب سے کم عمر کے ڈیلیگیٹ کی حیثیت سے شریک ہوئے۔ انہوں نے ۱۹۲۸ء میں کلکتہ میں صرف انگریزوں پر مشتمل سائمن کمیشن کی آمد کے دوران اس کے خلاف طلبہ کے زوردار احتجاج میں حصہ لیا۔ انہوں نے مسلم لیگ کی مسموم فرقہ وارانہ پالیسیوں اور ہندوستان کی تقسیم اور پاکستان کے قیام کے اس مطالبہ کی زبردست مخالفت کی۔ انہوں نے جداگانہ حق رائے دہی کی بنیاد پر ہوئے ۱۹۴۶ء میں صوبائی اسمبلی انتخابات کے موقع پر مومن پارٹی کی تشکیل کی اور مسلم لیگ کے خلاف امیدواروں کو میدان میں اتارا، ان میں سے مومن پارٹی کے چھ امیدوار مسلم لیگ کے خلاف کامیاب ہوئے۔ وہ اچھے شاعر، اردو تحریک کے سرگرم رکن اور مسلمانوں کی تعلیمی ترقی کے علمبردار تھے۔ مسلم سماج کی تعلیمی ترقی اور اردو زبان کے فروغ کے لئے انہوں نے حکومت سے بی ایم سی اردو مکتب قائم کرایا، جو موجودہ وقت میں اردو مکتب کے نام سے جاری ہے۔ فخر وقوم وملت عبدالقیوم انصاری کا انتقال ۱۸ رجنوری ۱۹۷۳ء کو ہوا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

راجدھانی پٹنہ میں تین روزہ فیزیو پروگرام کا انعقاد

پٹنہ، یکم جون: بیلی روڈ واقع ہوٹل اے وی آر میں تین دنوں کا کائرو پریکٹک (Chiropractic) اور آسٹیوپیتھی (Osteopathy) ورکشاپ بحسن وخوبی اختتام پذیر ہوا۔ گورنمنٹ طبی کالج کے شعبہ علاج بالتدبیر کے شعبہ صدر ڈاکٹر مظفر الاسلام نے اس سلسلے کی جانکاری دیتے ہوئے بتایا کہ 28 جون سے لے کر 30 جون تک ہونے والے اس پروگرام کا انعقاد ڈاکٹر فہد نسیم (مولانا سجاد میموریل اسپتال کے کلینکل انچارج) اور ڈاکٹر ثانیہ خورشید اور ڈاکٹر فردوس (ڈائریکٹر لائف لائن فیزیو، راجا بازار) نے کرایا تھا۔ جس میں مہمان خصوصی کے طور پر ہندستان کے مشہور فیزیوتھراپسٹ ڈاکٹر نارکیش انوروگم (پنجاب یونیورسٹی کے ایکس ڈین اور ایکس ہیڈ فیکلٹی آف میڈیسن) نے شرکت کی۔ ڈاکٹر نارکیش نے انسان کے جسم میں ہونے والی مختلف بیماریوں کا کائروپریکٹک اور آسٹیوتھریپی کے ذریعہ علاج بتایا۔ مختلف بیماریوں جیسے جوڑوں کا درد، سر درد، چکر، عورتوں سے جڑی مختلف بیماریاں جیسے حیض میں پریشانی، خواتین بانجھ پن، ریڑھ کی ہڈی سے جڑی پریشانیوں کا علاج بہت ہی آسان طریقے اور کم وقت میں کرنے کی ترکیب بتائی۔

اس ورکشاپ میں شہر کے مختلف جگہوں کے فیزیوز موجود رہے جنہوں نے اس ورکشاپ میں بہت کچھ سیکھا اور اپنے علم وہنر میں اضافہ کیا۔ اس ورکشاپ کے آرگنائزر ڈاکٹر فہد نسیم اور ڈاکٹر ثانیہ خورشید نے مزید اس طرح کے اور ورکشاپ کرانے کی بات کہی، جس سے لوگوں کو اس سے مزید فائدہ پہنچ سکے اور لوگ ایسے علاج کے ذریعہ مزید اور دوا کھانے سے بچ سکے۔ انہوں نے آگے یہ بھی بتایا کہ ایسے ورکشاپ کرانے کا مقصد یہ ہے کہ پٹنہ، بہار کے فیزیوتھراپسٹ کو اس فیلڈ میں آرہی نئی نئی تکنیک اور ہو رہے ریسرچ کا پتہ چل سکے۔

ریئلمی نے 8999 روپے قیمت میں ریئلمی سی 63 لانچ کیا

پٹنہ۔ (پریس ریلیز) ریئلمی ہندوستانی نوجوانوں میں سب سے مقبول اسمارٹ فون برانڈ، نے اپنی چیمپئن سیریز، ریئلمی سی 63 میں جدید ترین اسمارٹ فون متعارف کرایا۔ ریئلمی سی 63 ایک بجٹ کے موافق اسمارٹ فون ہے جو اپنے سیگمنٹ میں واحد ویگن چمڑے کے ڈیزائن کے ساتھ اسٹائل اور پائیداری پیش کرتا ہے۔ ریئلمی سی 63 میں 45 واٹ کا تیز چارجر ہے

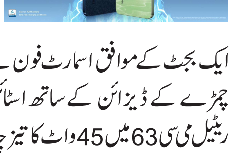

انڈین سول ڈیفنس کوڈ نافذ ہوگیا، میٹنگ میں دی گئی معلومات

پٹنہ سٹی (محمد فیض)

ملک میں تین نئے فوجداری قوانین کے نفاذ کے بعد عام لوگوں کو قوانین سے واقف کرانے کے لیے پولیس اسٹیشن کی سطح پر میٹنگ کا انعقاد کیا گیا۔ اگمکو ان پولیس اسٹیشن میں پولیس اسٹیشن انچارج سنتوش کمار سنگھ کی صدارت میں منعقدہ میٹنگ میں نافذ شدہ انڈین سول ڈیفنس کوڈ اور انڈین ایویڈینس ایکٹ کے ساتھ سیکشنز میں کی گئی تبدیلیوں کے بارے میں جانکاری دی گئی۔ چوک پولیس اسٹیشن میں پولیس اسٹیشن آفیسر ششی کمار رانا کی صدارت میں منعقدہ میٹنگ میں راجکشور سنگھ، ایس این شیام، ہیرا سنگھ، کونسلر کے نمائندے سنوج کمار، گیان چند رائے سمیت درجنوں ارکان موجود تھے۔ کمار نے قانون کے بارے میں تبادلہ خیال کیا، اس تبدیلی کے بارے میں موجود اراکین کو آگاہ کیا گیا۔ ملسلامی، جھجکلاں، سلطان گنج، عالم گنج، بہادر پور، مہدی گنج اور بائی پاس تھانوں کے تھانہ انچارجوں کی صدارت میں میٹنگیں بھی ہوئیں۔ اس میں موجود امن کمیٹی کے ارکان اور عام شہریوں کو ملک میں نافذ ہونے والے نئے قانون کے بارے میں آگاہ کیا گیا۔ تھانے کے افسران نے بتایا کہ کس دفعہ کے تحت مقدمہ درج کیا جائے گا۔ اس بارے میں لوگوں کو آگاہ کر دیا گیا ہے۔ سلطان گنج میں منعقدہ میٹنگ میں کونسلر جیوتی رنجن داس عرف بیجو لال داس، آرزو بیگم، گنوش کمار، رمیش راجک، موفیصل، نادر قیصر، موارشاد، موتی رام اور منصور عالم اور دیگر موجود تھے۔

تقسیم انعامات برائے عیدالاضحیٰ ہولی ڈے ہوم ورک

تحریر: صبغت اللہ رحمت اللہ سلفی

مؤرخہ 30 جون 2024ء بروز اتوار جامعۃ الفرقان الاسلامیہ، حاجی پور، کٹیہار کی خوبصورت، شاندار اور پرشکوہ مسجد میں تقسیم انعامات برائے عیدالاضحیٰ ہولی ڈے ہوم ورک کے نام سے رئیس جامعہ: ڈاکٹر رحمت اللہ محمد موسیٰ السّلفی/ حفظہ اللہ کی زیر صدارت میں ایک ایسی پررونق مجلس منعقد ہوئی، جو تقریباً عصر بعد سے مغرب سے تک نہایت ہی تزک واحتشام کے ساتھ چلتی رہی۔ پروگرام کا آغاز معہد القرآن الکریم کے ہونہار طالب علم منت اللہ نے قرآن پاک کی چند آیات کریمہ کی تلاوت سے کی بعد ازاں ناظم پروگرام شیخ شاہ جہاں السّلفی نے پروگرام کے مقاصد کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ ہر سال کی طرح رواں سال بھی عیدالاضحیٰ کی تعطیل کے موقع پر سارے بچوں کو ہولی ڈے ہوم ورک دیا گیا تھا تا کہ دوران تعطیل بچوں کا تعلیم سے ربط ہو اور مراجعہ بھی ہو، الحمدللہ ادارہ کھلنے کے بعد گارجین میٹنگ کر کے ہولی ڈے ہوم ورک چیک کیا گیا اور کافی استفسار کے بعد جامعہ اور معہد کے بچوں میں تین ممتاز بچوں کا نام انتخاب کیا گیا جنہوں نے بتا✕ ہوئے تمام اداب کا خیال رکھتے ہوئے اپنے کام کو مکمل کیا، بارک اللہ فیھم۔ تقسیم انعامات کے سلسلے کو آگے بڑھاتے ہوئے ناظم پروگرام نے یکے بعد دیگرے ممتاز طلبہ کے درمیان رئیس جامعہ و پرنسپل جامعہ اور موجود معزز اساتذہ کرام کے ہاتھوں گرانقدر انعامات (گولڈ میڈل، چیمپین کپ، کیک، اور کیش) سے نوازا گیا اور باقی تمام بچوں کو تشجیعی انعام بھی دیا گیا، پھر جامعہ کے اساتذہ کرام کے تاثراتی کلمات اور پند ونصائح کا سلسلہ شروع ہوا، سب سے پہلے جامعہ کے پرنسپل فضیلۃ الشیخ نجم الھدیٰ التیمی/ حفظہ اللہ تشریف لائے اور طلبہ کے حق میں مفید کلمات رکھتے ہوئے حصول علم کے مقاصد واہداف کی طرف بھی اشارہ کیے اور ہر میدان میں خلوص وللّٰہیت اختیار کرنے کی تلقین کیے، اور اس جیسے پروگرام دیکھ کر کہا کہ میں نے اپنی زندگی میں اس نوعیت کا پروگرام نہیں دیکھا، بعد ازاں رئیس جامعہ فضیلۃ الدکتور رحمت اللہ محمد موسیٰ السّلفی/ حفظہ اللہ نے جامعہ ومعہد کے اُصول وضوابط اور نہایت قیمتی پند ونصائح سے نوازا اور ممتاز طلبہ کو مبارک باد دی اور باقی تمام طلبہ کی حوصلہ افزائی کی اور اساتذہ کی مخلصانہ کاوشوں کا ذکر خیر فرماتے ہوئے تمام اساتذہ کو تعلیمی امور کے ساتھ ساتھ دیگر امور میں بھی دھیان دینے اور اپنی ذمہ داری کو بحسن وخوبی انجام دینے کی گزارش کی، غرض کہ مختصر وقت میں رئیس جامعہ نے اتنی ساری بیش بہا باتیں بیان فرمائیں، گویا انہوں نے سمندر کو کوزے میں بند کر دیا۔ آخر میں شعبہ حفظ کے طالب علم فیروز عالم کی دعائیہ کلمات کے ساتھ تقسیم انعامات کا انوکھا پروگرام بحسن خوبی اختتام تک پہنچا، فللہ الحمد۔ اللہ سے دعا ہے کہ اللہ اس ادارے کو دن دگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے آمین۔

روزنامہ سہارا ایکسپریس رانچی
SAHARA EXPRESS,RANCHI

ایران کے صدارتی انتخاب میں کسی امیدوار کو واضح برتری نہ مل سکی، الیکشن کا دوسرا راؤنڈ 5 جولائی کو ہوگا

ایران کے صدارتی انتخاب میں سخت گیر امیدوار سعید جلیلی اور ان کے اصلاح پسند حریف مسعود پزشکیان میں سے کسی کو بھی واضح برتری حاصل نہیں ہوئی، جس کے بعد یہ الیکشن دوسرے مرحلے میں داخل ہوگیا ہے۔ایران کے صدارتی انتخاب میں کسی بھی امیدوار کو کامیاب ہونے کے لیے 50 فیصد ووٹ حاصل کرنا ضروری ہوتے ہیں لیکن نتائج کے مطابق دونوں امیدواروں کو 40 فیصد ووٹ حاصل ہوئے ہیں تاہم مسعود پزشکیان کو معمولی سی برتری حاصل ہے۔ایران کی وزرات داخلہ نے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ صدارتی انتخاب کا دوسرا راؤنڈ اب 5 جولائی کو ہوگا۔ایران کے سابق صدر ابراہیم رئیسی 19 مئی کو ایک ہیلی کاپٹر حادثے میں ہلاک ہوئے تھے۔ اس ہیلی کاپٹر میں ان کے ساتھ وزیرِ خارجہ سمیت سات مزید حکومتی شخصیات اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھی تھیں۔ایران کے سرکاری میڈیا کے مطابق سیستان و بلوچستان میں ووٹ کے ڈبے منتقل کرنے والی ایک گاڑی پر حملے کے سبب دو سکیورٹی اہلکار ہلاک ہوئے ہیں۔ایران میں رجسٹرڈ ووٹرز کی تعداد چھ کروڑ 10 لاکھ ہے لیکن اس بار ووٹر ٹرن آؤٹ ماضی کے مقابلے میں کم رہنے کی پیشگوئی کی گئی۔یاد رہے کہ رواں سال مارچ میں ہونے والے پارلیمانی اور 2021 میں ہونے والے صدارتی انتخابات میں بھی ووٹر ٹرن آؤٹ کم رہا تھا۔ایران کے رہبر اعلیٰ آیت اللہ علی خامنہ نے صدارتی انتخاب میں لوگوں سے اپیل کی تھی کہ وہ ووٹ ڈالیں۔سابق سرجن اور وزیرِ صحت مسعود پزشکیان نے وعدہ کیا تھا کہ وہ ملکی معاملات کو مختلف طریقے سے چلائیں گے۔انھوں نے کہا تھا کہ ایرانی اخلاقی پولیس کی کارروائیاں 'غیر اخلاقی' ہیں۔ایران میں سنہ 2022 میں مہسا امینی نامی 22 سالہ خاتون کی اخلاقی پولیس کی حراست میں ہونے والی موت کے بعد بڑے احتجاجی مظاہرے دیکھنے میں آئے تھے۔انسانی حقوق کے لیے کام کرنے والی تنظیموں کے مطابق ان مظاہروں کے خلاف کیے جانے والے کریک ڈاؤن کے دوران بھی سینکڑوں افراد ہلاک ہوئے تھے اور ہزاروں افراد کو گرفتار کیا گیا تھا۔سعید جلیلی ماضی میں سپریم نیشنل سکیورٹی کونسل کے جنرل سکریٹری رہ چکے ہیں اور اس کے علاوہ وہ جوہری مذاکرات میں ایرانی حکومت کی نمائندگی بھی کر چکے ہیں۔کہا جاتا ہے کہ وہ ایرانی رہبرِ اعلیٰ آیت اللہ علی خامنہ ای کے پسندیدہ صدارتی امیدوار ہیں۔ دنیا کے پانچ بڑے ممالک کے ساتھ ہونے والے جوہری مذاکرات کے دوران مسعود جلیلی نے متعدد بار معاملات کو پیچیدہ کرنے کی کوشش کی تھی اور اس دوران ایران نے اپنے جوہری پروگرام کو آگے بڑھایا تھا۔بہت سارے لوگوں کا ماننا ہے کہ وہ ایک سخت گیر مذہبی رہنما ہیں جن کے پاس حکومت سنبھالنے کا کوئی تجربہ نہیں۔سعید جلیلی مشہد میں پیدا ہوئے تھے۔وہ صرف 21 برس کے تھے جب وہ ایران اور عراق کے درمیان جنگ کے دوران زخمی ہوئے تھے اور اپنی دائیں ٹانگ کھو بیٹھے تھے۔ان کا شمار ان سیاستدانوں میں ہوتا ہے جنھوں نے امام صادق یونیورسٹی سے تعلیم حاصل کی تھی، اس یونیورسٹی میں حزب اللہ کے رہنماؤں کو بھی تعلیم دی گئی تھی۔انھوں نے 2001 میں پولیٹیکل سائنس میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی تھی۔ سیاسی میدان میں ان کا نام پہلی مرتبہ اس وقت سُنا گیا تھا جب محمود احمدی نژاد ایرانی کے صدر منتخب ہوئے تھے۔اس وقت ان کا نام ان افراد میں شامل تھا جنھیں وزیرِ خارجہ بنانے کے لیے غور کیا جا رہا تھا۔تاہم بعد میں انھیں یورپ اور امریکہ کے امور کو دیکھنے کے لیے ملک کا نائب وزیرِ خارجہ مقرر کیا گیا تھا۔ان کے حامیوں کا کہنا ہے کہ انھوں نے جوہری مذاکرات کے دوران مغربی دباؤ کے خلاف مزاحمت کی اور ان کے مطالبات کے سامنے ہتھیار ڈالنے سے انکار کیا۔دوسری جانب مغربی سفیروں کا کہنا ہے کہ سعید جلیلی مذاکرات کے دوران لمبی لمبی تقریریں کرتے تھے اور اکثر ان تقریروں کا مذاکرات سے کوئی تعلق بھی نہیں ہوتا تھا۔جوہری مذاکرات کے دوران وہ اکثر غیر اعلانیہ دورے کرتے ہوئے، جہاز میں عام لوگوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے اور ملاقاتیں کرتے ہوئے نظر آتے تھے۔ ان کے حامیوں کا کہنا ہے کہ وہ سادگی پسند شخص ہیں۔یہ گروہ 2011 میں اس وقت بنا تھا جب قدامت پسند سیاستدان دو گروہوں میں تقسیم ہو گئے تھے۔تاہم بعد میں اس گروہ نے سعید جلیلی کے بجائے کامران بغیری کو اپنا صدارتی امیدوار نامزد کر دیا تھا۔بطور مذاکراتی ٹیم کے سربراہ گزارے ہوئے چھ برس سعید جلیلی کے لیے سب سے بڑی سیاسی کمزوری اس وقت ثابت ہوئے جن ان کے ایک مخالف نے ان پر الزام عائد کیا کہ جوہری مذاکرات کے دوران انھوں نے متعدد مواقع ضائع کیے۔سنہ 2013 میں ہونے والے صدارتی انتخاب میں سعید جلیلی تیسرے نمبر پر تھے اور انھیں مجموعی طور پر صرف 11 فیصد ووٹ ملے تھے۔اس صدارتی انتخاب میں حسن روحانی کامیاب ہوئے تھے۔

پیکر جرأت و بیبا کی مولانا عطاء الرحمن وجدیؔ

بتوں کا راج ہے اور بندہ خداہوں میں.........

ڈاکٹر سراج الدین ندوی۔چیرمین ملت اکیڈمی۔بجنور
9897334419

دوسروں کو جگانے والا ،ٹھہرے پانی کو آبشار بنانے والا،مظلوموں کا مسیحا،انصاف کا پیکر ،انقلاب کی آہٹ ،باطل کے سامنے آہنی چٹان یعنی مولانا عطاء الرحمان وجدی 88 سال کی عمر میں آج (29/جون 2024) صبح اپنے مولائے حقیقی سے جاملے۔میرے لیے ان کی وفات ایک بڑا سانحہ ہے، مجھے اپنے والدین کے دنیا سے چلنے جانے کے بعد جس یتیمی کا احساس ہوا تھا، وجدی صاحب کے اٹھ جانے کے بعد اس سے کہیں زیادہ ہو رہا ہے۔

میں جب جب قلم اٹھاؤں گا، مجھے ان کی یاد آئے گی کیونکہ انھوں نے ہی قلم پکڑنا سکھایا۔مضامین لکھنے سکھائے، نوک پلک درست کرنی سکھائی۔ میری عمر 21 سال کی تھی جب انھوں نے پندرہ روزہ ''تنقیحات'' جاری کیا۔ مجھے اس کی ادارت کی ذمہ داری سونپی، علمی اور صحافتی حلقے میں ایک مدیر کی حیثیت سے میرا تعارف کرایا۔ مضامین لکھنا، دوسروں کے مضامین کی تصحیح کرنا، پروف ریڈنگ کرنا، رسالہ کو مرتب کر کے پریس میں چھپوانا، اشتہارات حاصل کرنا، ایجنسیاں قائم کرنا، لوگوں سے تعاون حاصل کرنا یہ تمام صلاحیتیں آپ نے میرے اندر اجاگر کیں۔ مجھے ایک کامیاب انسان بنانے میں جو آپ کا رول رہا ہے، اسے جب میں یاد کروں گا، اپنے آنسوؤں پر قابو نہ پاسکوں گا۔

آپ میرے مربی تھے ،آپ انتہائی دل سوزی کے ساتھ تربیت فرماتے ،اپنے احباب کے انداز گفتگو تک پر نظر رکھتے۔میں آپ کے اس مربیانہ انداز کو اکثر یاد کرتا ہوں اور اپنی تقریروں اور تحریروں میں اس کا حوالہ دیتا ہوں۔جب ایک شب ایک موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے میں ایک رفیق پر برہم ہوگیا تھا۔ اگلے روز میں آپ کے ساتھ ایک اسکول کے افتتاح کے پروگرام میں گیا۔ واپسی پر تیز بارش ہو رہی تھی۔جب ہم اس موڑ پر پہنچے جہاں ہم دونوں کو ایک دوسرے راستہ پر جانا تھا اور میں سلام کرکے آپ سے رخصت ہونے لگا تو آپ نے مجھے روکا اور فرمایا:

''سراج صاحب! رات آپ نے جس بلند آواز میں بات کی میرے سامنے کسی رفیق نے کبھی اتنی بلند آواز میں بات نہیں کی ہے''

یہ کہہ کر آپ کی آنکھوں سے ٹپاٹپ آنسو بہنے لگے۔گویا دل کی تکلیف آنکھوں سے ٹپکنے لگی۔ میں نے نہ صرف زبان سے یہ کہا بلکہ دل میں طے کرلیا کہ آئندہ کبھی اپنے بڑے کے سامنے بلند آواز میں بات نہیں کروں گا۔

میں نے ایثار وقربانی کی جو مثالیں تاریخ میں پڑھی ہیں ان کی عملی مثال وجدی صاحب کی زندگی میں دیکھی ہے۔جب درسگاہ اسلامی سہارنپور ایک بار مالی بحران کا شکار ہوئی تو آپ نے مجلس انتظامی کی میٹنگ بلائی تا کہ اس بحران پر قابو پانے کی عملی راہ تلاش کی جائے۔میٹنگ کے دوران ایک رفیق نے تجویز رکھی کہ درسگاہ کو بند کردیا جائے۔آپ نے فرمایا:''جب تک میری بیوی کا زیور موجود ہے تب تک تو درسگاہ بند نہیں ہوگی''

آپ کی جرأت و بے با کی کا اعتراف سہارنپور کے ہر شخص کو ہے۔جب بابری مسجد کا معاملہ گرم تھا۔بابری مسجد ایکشن کمیٹی (جس میں جماعت بھی شامل تھی) نے فیصلہ کیا کہ زیادہ سے زیادہ مسلمان جامع مسجد دہلی پہنچیں اور احتجاج درج کرانے کے لیے گرفتاریاں دیں۔آپ نے سہارنپور کی جامع مسجد میں تقریر کی اور دہلی جانے کے لیے ایک ٹیم تشکیل دی۔جمعرات کی شام کو S.P کا بھیجا ہوا ایک داروغہ آپ کے پاس آیا اور بولا:

''وجدی صاحب! ہمارا مشورہ ہے کل آپ دہلی نہ جائیں اگر آپ دہلی جائیں گے تو آپ کو گرفتار کرلیا جائے گا۔''

آپ نے داروغہ سے کہا:

''دہلی جانا میرا کام ہے اور مجھے روکنا آپ کا کام ہے۔دیکھتے ہیں کون اپنے مقصد میں کامیاب ہوتا ہے؟''اس کے بعد کئی مقامات پر پولس متعین کردی گئی۔

وجدی صاحب رات ہی کو گلیوں سے ہوتے ہوئے شہر کے باہر آگئے اور دہلی جانے والی بس کو ہاتھ کے اشارہ سے روک کر اس میں سوار ہوئے اور دہلی پہنچ گئے۔اگلے دن داروغہ ملنے آیا تو آپ نے کہا:''بتائیے کون کامیاب رہا۔''

آپ جب ارادہ کرلیتے تو پھر آپ کو آپ کے ارادے سے باز رکھنے والی طاقت خدا کے سوا کوئی نہ تھی۔آپ سماج کے غنڈوں، انتظامیہ کے ذمہ داروں اور بدی کے ٹھیکیداروں سے کبھی نہیں ڈرے۔بقول ساحر لدھیانوی:

ہزار برق گرے، لاکھ آندھیاں اٹھیں
وہ پھول کھل کے رہیں گے جو کھلنے والے ہیں

ایک بار آپ کو معلوم ہوا کہ پولیس محلہ کی ایک بڑھیا کو پکڑ کر لے گئی ہے۔آپ فوراً تھانہ گئے اور اس بوڑھی عورت کو پولیس کسٹڈی سے چھڑا کر لائے۔

آپ فکری ونظری ہونے کے ساتھ عملی اور زمینی آدمی تھے۔شہر کا کوئی مسئلہ خصوصاً ملت اسلامیہ سے متعلق کوئی معاملہ ایسا نہیں ہوتا تھا کہ وہ آپ کی مشاورت اور شرکت کے بغیر حل کرلیا جائے خواہ اس کا تعلق عوام سے ہو یا انتظامیہ سے یا سیاسی پلیٹ فارم سے۔ جب آپ کے علم میں کوئی مسئلہ آتا تو آپ بن بلائے مقام واردات پر پہنچ جاتے اور اس مسئلہ کو حل کر کے ہی دم لیتے۔

آپ کو اللہ نے مسجد کی امامت سے لے کر دنیا کی امامت کے لئے پیدا کیا تھا۔کیوں کہ آپ کے اندر امامت کی ساری خوبیاں موجود تھیں۔آپ سچ کے علم بردار بھی تھے اور طرف دار بھی ،آپ بہادری اور شجاعت کا پیکر تھے اور آپ ظلم کے خلاف عدل کے قیام کی جدوجہد کے میر تھے۔علامہ اقبالؒ نے امامت کے لیے انھیں تین خوبیوں کا تذکرہ کیا ہے۔

سبق پھر پڑھ صداقت کا شجاعت کا عدالت کا
لیا جائے گا تجھ سے کام دنیا کی امامت کا
(اقبالؒ)

سب جانتے ہیں کہ ربیع الاول کے مہینے میں کلیر شریف میں مدتوں سے پیر صابر کلیری صاحب کا عرس بڑی دھوم دھام سے منایا جاتا ہے۔آپ کو معلوم ہوا کہ وہاں طوائف نے بھی اپنے اڈے قائم کرلیے ہیں تو آپ بے چین ہو گئے۔ ایک طرف آپ نے عدالت سے اس کے خلاف اسٹے (Stay) لے لیا کہ طوائف کے اڈوں سے صابر کلیری صاحب کے مزار کی بے حرمتی ہوتی ہے۔ دوسری طرف عوام سے اپیل کی کہ فعل شنیع کے خلاف احتجاج کیا جائے۔آپ روزانہ خود دفتر سے فارغ ہو کر کلیر کے لیے روانہ ہوجاتے میں بھی آپ کے ساتھ ہوتا۔ہم لوگ عشاء سے قبل وہاں پہنچ جاتے۔مضافات واطراف سے بھی بہت سارے لوگ آجاتے۔راتوں کو ہم وہاں احتجاجی جلوس نکالتے۔اسٹے کی کاپیاں ہمارے ہاتھوں میں ہوتیں۔آخر کار مزار کے احاطہ کو طوائف سے پاک کردیا گیا۔

ایک روز کلیر سے واپسی ہو رہی تھی ہم ٹرین سے اتر کر اسٹیشن کے خارجی گیٹ (Exit) کی طرف جارہے تھے کہ ٹی ٹی ایک باریش بزرگ کو پریشان کررہا تھا۔ وجدی صاحب نیکی کمانے کے ایسے موقعوں کی تلاش میں رہتے تھے۔فوراً وہاں گئے اور ٹی ٹی سے پوچھا:

''کیا معاملہ ہے؟ ان بزرگ کو کیوں پریشان کررہے ہو؟''

ٹی ٹی نے جواب دیا:

''یہ بوڑھا اس بچہ کی عمر 12 سال بتارہا ہے اور اس کا آدھا ٹکٹ لیے ہوئے ہے۔اگر بچہ 12 سال سے کم ہو تو آدھا ٹکٹ لگتا ہے اگر پورا بارہ سال کا ہو تو پورا ٹکٹ لینا چاہیے۔''

بزرگ نے وجدی صاحب سے کہا:

''میں نے گیارہ بارہ سال عمر بتائی تھی۔ مجھے لوگوں نے بتایا تھا کہ اس کا آدھا ٹکٹ چل جائے گا۔''

وجدی صاحب نے نہایت نرمی سے ٹی ٹی کو سمجھایا کہ دیکھو یہ ان پڑھ دیہاتی آدمی ہے۔اس بے چارے نے ٹکٹ تو لیا ہے بے ٹکٹ تو نہیں ہے، عمر کے سلسلہ میں مغالطہ ہوگیا ہے۔جان بوجھ کر اس نے قانون شکنی نہیں کی ہے، اس کو جانے دو، یہ اتنا بڑا جرم نہیں ہے جسے نظر انداز نہ کیا جاسکے مگر ٹی ٹی نہ مانا تب وجدی صاحب طیش میں آئے اور انگریزی میں اسے ڈانٹ پلائی۔اس کے بعد ٹی ٹی نے معافی مانگی۔

میں اس بات کا گواہ ہوں کہ شہر کی ہر تنظیم اور جماعت کا ذمہ دار آپ سے ملاقات اور مشورہ کے لیے حاضر ہوتا۔مجاہد آزادی اور نامور شاعر ظہور احمد ظہور اگرچہ کانگریسی تھے اور بعد میں جنتا پارٹی کی تشکیل میں اہم رول ادا کرنے والوں میں شامل تھے وہ سیاسی اختلافات کے باوجود بہت سے امور ومعاملات میں آپ سے مشورہ کرتے اور آپ کی بڑی قدر کرتے تھے۔سہارن پور کی مشہور سماجی وسیاسی شخصیات انشاء اللہ خاں اور مسرور خاں تو آپ کے بڑے عقیدت مند تھے۔کمیونسٹ پارٹی کے بھلّا جی کو میں نے بارہا آپ کے گھر سے نکلتے دیکھا۔

آپ کو قرآن سے بڑا شغف تھا۔روزآنہ تلاوت اور قرآن کا مطالعہ آپ کا ایسا معمول تھا جسے بڑی سے بڑی مصروفیت بھی متاثر نہ ہونے دیتی تھی۔قرآن پڑھتے ہوئے یا قرآن کا درس دیتے ہوئے عذاب آخرت کی آیات یا نبیوں کے کردار ساز قصص کے بہت سے گوشوں کو بیان کرتے ہوئے آپ پر رقت طاری ہوجاتی۔آواز بھی رندھیا جاتی۔سامعین بھی نم دیدہ ہوجاتے۔رسول اللہ ﷺ اور صحابۂ کرام سے آپ کو بے پناہ محبت تھی۔موقعہ بہ موقعہ سیرت نبوی، سیرت صحابہ کے واقعات سناتے۔فرط محبت میں آنکھوں سے آنسو جاری ہوجاتے۔

آپ امانت و دیانت کا پیکر تھے۔لوگ اپنی امانتیں آپ کے پاس رکھتے تھے۔سہارنپور شہر میں جمعیۃ العلماء کا ایک مسلم فنڈ تھا۔یہ وہ دور تھا جب جمعیۃ العلماء، جماعت اسلامی سے دوری بنائے ہوئے تھی مگر وجدی صاحب کی دیانت وامانت اور صلاحیت و بلند کرداری کے پیش نظر شہر کی جمعیۃ نے آپ کو اس کا منیجر بنائے رکھا تھا۔

فیاضی اور سخاوت میں بھی وجدی صاحب غیر معمولی انسان تھے، وہ جہاں ضرورت مندوں کی خبر گیری کرتے اور ان کی ضرورتیں پوری کرتے وہیں وہ اپنے دوستوں اور ساتھیوں کا بھی بے حد خیال رکھتے۔ مجھے اپنی زندگی میں دو ایسی شخصیتوں کو قریب سے دیکھنے اور ان سے تربیت حاصل کرنے کی سعادت حاصل ہوئی، جو اپنی ماہانہ تنخواہ کا آدھے سے زیادہ حصہ اپنے دوستوں، رفقاء اور شاگردوں پر خرچ کرتے تھے۔ ایک مولانا عطاء الرحمن وجدی اور دوسرے مولانا انیس احمد اعظمی۔ روزانہ عصر بعد وجدی صاحب ہم چار پانچ کارکنوں کو ہوٹل میں چائے وائے پلاتے اور ہم میں سے کسی کو پیسے نہیں دینے دیتے۔ایک بار ہم (شاہد میاں زبیری، جلال عمر اور احقر) نے طے کیا کہ ہوٹل والے کو پہلے ہی پیسے دے دیں گے مگر چائے سے فراغت کے بعد مولانا محترم نے ہوٹل والے سے وہ پیسے واپس کرادیے۔ ظاہر ہے مولانا کے حکم کے سامنے ہوٹل والا ہماری بات نہیں مان سکتا تھا۔ اسی طرح عشاء بعد جب ہم لوگ دفتر جماعت میں جمع ہوتے تو مولانا کبھی چائے، کبھی شربت اور کبھی کوئی کھانے کی چیز منگاتے۔ایک بار ہم دوستوں نے حساب لگایا تو اس نتیجہ پر پہنچے کہ مولانا تقریباً آدھی تنخواہ تحریکی افراد پر خرچ کردیتے ہیں۔

آپ کی یہ صفت ایک طرف احباب سے آپ کی محبت کی دلیل ہے وہیں دوسری طرف مال سے آپ کی بے اعتنائی کو ظاہر کرتی ہے۔ایک مومن دنیا سے محبت نہیں کرتا، وہ اپنا مال گن گن کر نہیں رکھتا، اسے دنیا کی طلب نہیں ہوتی، وہ تو دنیا کا استعمال ضرورت بھر کرتا ہے، اس کے پیش نظر ہر وقت آخرت رہتی ہے، وہ بقول رسول اکرم ﷺ دوزخ کی آگ سے بچنا چاہتا ہے چاہے کھجور کا ایک ٹکڑا دے کر ہی کیوں نہ بچ جائے۔

مولانا وجدی صاحب کی ایک نمایاں خصوصیت یہ تھی کہ وہ اپنے رفقاء سے ٹوٹ کر محبت کرتے تھے اور ہر رفیق یہ سمجھتا تھا کہ مولانا مجھ سے سب سے زیادہ محبت کرتے ہیں۔ بقول شاعر:

یہ دل بہت اداس ہے جب سے خبر ہوئی
ملتے ہیں وہ خلوص سے ہر آدمی کے ساتھ

مجھے انہوں نے جو شفقت اور محبت دی اس کی کوئی مثال دوسری شخصیت میں نہیں ملتی یہی وجہ ہے کہ میں بھی ان سے ایسی محبت کرتا تھا اور کرتا ہوں جو عقیدت کی تعریف میں آتی ہے۔ میں گھریلو اور ذاتی مسائل میں بھی ان سے مشورہ لیتا اور ان کے مشوروں پر عمل کرتا اور اس کے بہتر نتائج و ثمرات ظاہر ہوتے۔مولانا مجھ سے کس قدر محبت کرتے تھے اس کی بس ایک مثال پیش کرتا ہوں۔

ایمرجنسی کے بعد جب مولانا کی رہائی الہ آباد جیل سے عمل میں آئی تو وجدی صاحب براہ راست سہارن پور نہ جا کر الہ آباد پسنجر سے سیدھے میرے گاؤں آئے اور پھر مجھے اپنے ساتھ لے کر سہارنپور گئے۔حالاں کہ ان کے اکلوتے بھائی قیصر صاحب سہارنپور سے انہیں لینے کے لیے الہ آباد روانہ ہو چکے تھے۔ جب ہم لوگ سیالدہ ایکسپریس سے سہارنپور اسٹیشن پر اترے تو وہاں اہل شہر کا ایک بڑا مجمع موجود تھا۔مولانا نے مجھ سے کہا کہ آپ آرام کیجئے یہ لوگ مجھے چھوڑیں گے نہیں (یعنی پورے شہر میں جلوس نکالیں گے)۔چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ میں نے اپنے دوست کے گھر آرام کیا اور مولانا آدھی رات کے بعد گھر پہنچے۔ اس وقت پورے شہر میں خوشی اور جوش کا جو عالم تھا اسے بیان نہیں کیا جاسکتا۔

مجھے اس زریں سلسلہ کا ایک اہم واقعہ یاد آرہا ہے۔شروع میں وجدی صاحب کو ڈسٹرکٹ جیل میں رکھا گیا تھا۔مولانا کی جب کورٹ میں پیشی ہوتی تو ہم لوگ پہلے ہی سے کورٹ میں پہنچ جاتے اور آخر تک موجود رہتے۔مولانا کا مقدمہ ایک ہندو وکیل لڑ رہا تھا۔(اس وقت میرے ذہن میں وکیل کا نام نہیں آرہا ہے) ایک بار وکیل نے وجدی صاحب سے کہا کہ آپ کورٹ میں صرف ایک دفعہ یہ کہہ دیں کہ میں جماعت کا رکن نہیں ہوں۔آپ کی رہائی میری ذمہ داری ہے۔وجدی صاحب نے کہا:

''میں جھوٹ نہیں بول سکتا'' وکیل نے کہا:

''مولانا جماعت اسلامی پر اس وقت حکومت کی جانب سے پابندی ہے اور جماعت کا اس وقت وجود ہی نہیں تو اس کی رکنیت کا کیا سوال ہے اس لیے یہ جھوٹ نہیں ہوگا۔''

وجدی صاحب نے کہا:

''جماعت موجود ہے تبھی تو حکومت نے اسے ممنوع قرار دیا ہے اگر وہ معدوم ہوتی تو اس پر پابندی کیا معنیٰ''

وکیل نے جب کئی بار لجاجت سے گزارش کی تو وجدی صاحب خاموش ہوگئے اور وکیل سے بحث کرنا مناسب نہ سمجھا۔ وکیل نے وجدی صاحب کی خاموشی کو اثبات سمجھا۔اگلی پیشی پر جب وجدی صاحب سے پوچھا گیا کہ کیا آپ اب بھی جماعت کے رکن ہیں تو وجدی صاحب نے نہایت جرأت سے کہا:۔

''جی ہاں! میں جماعت کا رکن تھا، اب بھی ہوں اور آئندہ بھی رہوں گا''

یہ الفاظ سنتے ہی وکیل کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور اس نے جج سے کہا کہ میں نے اپنی زندگی میں اتنا سچا آدمی نہیں دیکھا۔ وکیل نے مقدمہ لڑا، وجدی صاحب کی ضمانت بھی ہوئی اور وکیل نے ایک پیسہ بھی اجرت میں لینا قبول نہیں کیا۔ بعد میں وجدی صاحب کو میسا کے تحت گرفتار کر کے انہیں الہ آباد جیل بھیج دیا گیا۔

مولانا ایک اچھے مقرر اور خطیب تھے۔آپ ہر ہفتہ موثر درس قرآن دیتے۔تقریر کرتے تو موجودہ حالات پر موثر اور عملی گفتگو کرتے۔دوران تقریر تاریخی تلمیحات و کنایات سے اپنی گفتگو کو مدلل کرتے۔

آپ صاحب اسلوب قلمکار تھے۔جس موضوع پر قلم اٹھاتے اس کا حق ادا کردیتے۔آپ کا قلم تنقید و تنقیح میں نہایت تیز رو تھا۔صاحبان اقتدار کی زیادتیوں اور افراط و تفریط کے خلاف خوب لکھتے تھے۔

آپ کی تصانیف میں ''غروب آفتاب'' پہلی باقاعدہ تصنیف ہے جو آپ اپنے مرشد سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ کے انتقال پر تحریر فرمائی۔اس کے علاوہ ''مولانا مودودیؒ کے افکار و تاثرات''،''مسلمانوں کے ساتھ امتیازی سلوک'' اور ''نقوش زنداں'' ان کی جرات مندانہ تحریروں کی گواہ ہیں۔

''ہفت روزہ بیباک'' جس کے مدیر مولانا زکریا اسعدیؒ تھے نے آپ کو صحافت سے متعارف کرایا۔1966 میں آپ نے اپنی برادری کے مسائل پیش کرنے اور حل کرنے کے لیے ''پندرہ روزہ الیوم'' شروع کیا۔1975 میں پندرہ روزہ تنقیحات کا اجراء کیا۔اس کی ادارت کی ذمہ داری مجھے سونپی۔ایمرجنسی کے بعد آپ نے اسے ماہانہ کی شکل میں دوبارہ جاری کیا۔2007 میں آپ نے ''وحدت جدید'' کے نام سے ماہنامہ جاری کیا جس کے آپ تادم مرگ ایڈیٹر، پرنٹر اور پبلشر رہے۔

آپ نے بابری مسجد انہدام کے بعد ''مجلس تحفظ شعائر اسلام'' قائم کی۔اس کے بعد آپ نے ''وحدت اسلامی'' کے نام سے تنظیم بنائی۔جس سے ہزاروں افراد وابستہ ہیں۔اسی تنظیم کا ترجمان ''ماہنامہ وحدت اسلامی'' ہے۔

آپ اچھے اور زود گو شاعر تھے۔میں خود شاہد ہوں کہ مولانا نے قلم اٹھایا اور ایک ہی نشست میں پوری غزل کہہ ڈالی۔مولانا کی شاعری سچائی و بیبا کی کا مظہر تھی۔انھوں نے غزل کو بھی نہایت تقدس، پاکیزگی اور بلند مقصدیت عطا کی۔میں نے سہارنپور کی کئی ادبی نشستوں میں شرکت کی اور دیکھا کہ شرکاء نے سب سے زیادہ وجدی صاحب کی شاعری کو پسند کیا اور انھیں داد و تحسین سے نوازا۔مولانا کے چند اشعار جواب تک میرے ذہن میں محفوظ ہیں یہاں نقل کردینا مناسب سمجھتا ہوں۔ایمرجنسی کے دوران جب آپ اسیر زنداں تھے تب بھی آپ نے کئی غزلیں کہیں مگر آپ کا شعری سرمایہ محفوظ نہیں رہا۔

صحبت نے برہمن کی سبق کیا سکھا دیا
جو کچھ پڑھا تھا شیخ نے سب کچھ بھلا دیا
اسی خطا کے سبب مورد سزا ہوں میں
بتوں کا راج ہے اور بندۂ خدا ہوں میں

آپ کا ایک قطعہ بہت مشہور ہوا:

سوئی ہوئی دنیا کو بیدار کیا ہم نے
فطرت کے ارادوں کا اظہار کیا ہم نے
باطل کی خدائی سے انکار کیا ہم نے
یہ جرم اگر ہے تو سو بار کیا ہم نے

مولانا عطاء الرحمان وجدی 1936 میں سہارن پور میں پیدا ہوئے۔دہرہ دون، مسوری اور سہارن پور میں تعلیم حاصل کی۔بیک وقت اردو، ہندی، اور انگریزی لکھتے اور بولتے تھے۔عربی زبان سے بھی شغف تھا اور تحریک اسلامی میں شمولیت کے بعد اس کو سیکھنے کے لیے عربی زبان وادب کی کئی کتابیں پڑھیں۔چونکہ ہر انسان ایک مدت خاص کے لیے ہی دنیا میں رہ سکتا ہے، جس نے ماں کی گود دیکھی ہے اسے آغوش قبر بھی دیکھنی ہے۔موت کسی کو نہیں چھوڑتی۔کائنات کے اسی مسلمہ قانون کے تحت اس مرد مجاہد نے بھی طویل علالت کے بعد دہرہ دون کے میکس ہاسپٹل میں آج (29/جون 2024 کی صبح) دنیا کو خیر آباد کہہ دیا اور اس رب کی رحمت کا مستحق ٹھہرا جس کے نام کی سربلندی کے لیے اپنی زندگی کا ایک ایک پل اور اپنے مال کی ایک ایک رتی صرف کردی۔جس کے لیے شدائد و محن برداشت کیے۔آج جب اس کی روح ملائے اعلیٰ کی جانب گئی ہوگی تو فرشتوں نے یہ کہتے ہوئے خیر مقدم کیا ہوگا۔:

اے نفس مطمئنہ! لوٹ چل اپنے رب کی طرف، اِس حال میں کہ تو اپنے رب سے راضی ہے اور تیرا رب تجھ سے راضی ہے۔

شامل ہوجا میرے بندوں میں۔اور داخل ہوجا میری جنت میں۔(الفجر 27 تا 30)

اسلام کا سیاسی نظام، خلافت، بادشاہت یا جمہوریت؟

ریاض فردوسی۔9968012976

کتاب اللہ میں سورہ الشوریٰ، آیات 36 سے لیکر 43 تک میں عام مومنین کی صفات بیان ہوئی ہے۔

مثلاً وہ اللہ پر یقین رکھتے ہیں، وہ بڑے گناہوں اور فواحش سے بچتے ہیں اور جب وہ غصہ ہوتے ہیں تو وہ معاف کردیتے ہیں، وہ نماز کا اہتمام کرتے ہیں، اور اللہ کے دئے ہوئے رزق میں سے خرچ کرتے ہیں، جب ان پر تعدی ہوتی ہے تو وہ انتقام لیتے ہیں، لیکن اگر وہ درگزر کرے اور صلح کرے تو اس کا اجر اللہ کے یہاں ہے وغیرہ وغیرہ۔

اسی سورہ میں مومنین کی صفات میں سے ایک صفت یہ بیان کی گئی ہے کہ نظم اجتماعی میں وہ آپس میں مشورہ کرتے ہیں (وامرھم شوریٰ بینھم)۔ یہ آیت اس بات پر مضبوط دلالت کرتی ہے کہ حکومت سازی عام مسلمانوں کے رائے سے ہونی چاہیے یا ایک مسلم ملک میں امیر المومنین کا انتخاب عام مسلمانوں کی رائے سے ہی ہونا چاہیے۔ خلافت کے نظام میں پہلی جو شرط ہے وہ ہے لوگوں کی شرکت، عوام کی تائید کے بغیر زبردستی دولت، شہرت اور منصب کا لالچ دے کر کوئی مسلمانوں کا حاکم نہیں بن سکتا اور نہ ہی کوئی مسلح گروہ بندوق کی نوک پر کسی قائم حکومت کو معزول کر کے خود اقتدار پر قابض ہوسکتی ہے۔ اس طرح اصول میں خلافت اور جمہوریت میں کوئی فرق نہیں ہے۔ خلافت راشدہ میں امیر المومنین کا انتخاب تاحیات تک قابل قبول تھا کیونکہ خلفائے راشدین عشرہ مبشرہ صحابی تھے سوائے سیدنا حسن ابن علی رضی اللہ عنہ کے، انکی حکومت (خلافت راشدین) عدل اور قسط پر مبنی تھی، لوگوں کا ان پر اعتماد تھا، ان سے کسی ناانصافی کی امید نہیں تھی، لیکن جدید دور میں اگر کوئی خلیفہ تاحیات منتخب ہوتا ہے تو اس میں جوکھم اور خطرہ ہے کیونکہ اگر خلیفہ نالائق اور نااہل ثابت ہوا تو عوام کو اس خلیفہ کو اس کے مرتے دم تک برداشت کرنا پڑیگا کیونکہ خلیفہ کو معزول کرنے کا مطلب بغاوت ہے اور خلافت میں باغیوں کی سزا قتل ہے۔ مثال کے طور پر افغانستان میں طالبان کی حکومت قائم تو ہوگئ لیکن اس حکومت نے لڑکیوں کے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کا حق چھین لیا۔ اب اگر اس مسلہ پر عورتیں حکومت کے خلاف مظاہرہ کرتی ہیں تو انہیں سزا دی جائے گی کیونکہ بادشاہت ہو یا جدید خلافت ہو عوام کو حق رائے آزادی نہیں دی جاتی۔ اسلامی تاریخ کا مطالعہ کرنے سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ خلافت بنوامیہ اور بنوعباس میں جب کبھی بھی خلیفہ کے خلاف لوگوں نے خروج کیا ان لوگوں کو سخت سزائیں دی گئی ہیں۔ دنیا کی کسی بھی ملک کی بادشاہت کی تاریخ کا مطالعہ کرلیں باغیوں کو سزا ہر دور میں دی گئی ہے۔ اس کے برعکس جمہوریت میں اگر حکمران جماعت (Ruling Party) عوام کے لئے بے سود اور مضر ثابت ہوتی ہے تو عوام کے پاس اس حکمران جماعت کو ووٹ کے ذریعہ برخواست کرنے کا اختیار حاصل ہوتا ہے۔ عوام حکومت کی غلط پالیسی کے خلاف مظاہرہ کرسکتی ہے، وہ ریلیاں بھی نکال سکتے ہیں۔ جمہوریت میں حکومت کے خلاف مظاہرہ کرنے پر لوگوں کا قتل نہیں کیا جاتا ہے۔

جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ حکومت کی تشکیل اصحاب الرائے اور منتخب شدہ لوگوں کی رائے سے ہونی چاہیے ان کا موقف بھی درست نہیں ہے۔

آج ہمارے یہاں الیکشن کے ذریعہ حکومت سازی میں جن لوگوں کی رائے طلب کی جاتی ہے پہلے دیکھ لیں وہ کون کون لوگ ہیں: ڈاکٹر، سرجن، نرس، انجینئر، اساتذہ، پروفیسر، پرنسپل، چانسلر، مدرس، علماء، مؤذن، کالج اور یونیورسٹی کے طلباء، عدالتوں کے جج، وکیل، سرکاری ملازمین، غیر سرکاری ملازمین، فلم اسٹار، صنعت کار، کاونسلر، ملک کا صدر، وزیراعظم، چیف منسٹر، چیف سیکریٹری، مختلف محکمات کے ڈائریکٹر۔

یہ تمام اور دیگر لوگ انتخاب میں حصہ لیتے ہیں اور اور کسی کی حکومت بننی چاہیے اور کس کی نہیں بننی چاہیے، اس سے متعلق وہ اپنی رائے ایک ووٹ کے ذریعہ دیتے ہیں۔ یہ کیا احمق لوگ ہیں؟ اس کے علاوہ آج کے دور میں ایک عام آدمی بھی اپنی رائے سے حکومت تشکیل کرنے میں شریک ہوتا ہے۔ آج ایک اٹھارہ سال کے لڑکا کو بھی اتنی سیاسی عقل اور سوجھ بوجھ ہے کہ فرقہ پرست پارٹی کو ووٹ نہیں دینا چاہیے۔ اس طرح سے ایک مشہور اردو شاعر کی بھی یہ بات غلط ہے کہ جمہوریت میں ووٹ کی گنتی ہوتی ہے اس کا وزن نہیں ہوتا۔ ہر کس و ناکس کی ووٹ کی قیمت ایک ہوتی ہے۔ کیا ایک انجینئر اور کالج کے ایک طالبعلم کے ووٹ کی قیمت الگ الگ ہوگی۔ حکومت کی تشکیل کے لیے جو عوام ووٹ دیتے ہیں اس کے لیے عام صلاحیت (General Ability) اور عام فہم (Common Sense) کی ضرورت ہوتی ہے اس کے لیے کوئی Specific Ability یا زیادہ IQ کی ضرورت نہیں ہوتی ہے۔ حکومت سازی میں ایسا نہیں ہوتا کہ ایک ڈاکٹر کو زیادہ ذہنی قوت صرف کرنی پڑتی ہے اور ایک رکشہ والا کو کم۔ یہ کیونکر تسلیم کیا جاسکتا ہے کہ چند افراد ملک کثیر التعداد لوگوں پر ایک حکمران مسلط کردے۔ حکومت کی ضرورت ہم تمام لوگوں کو ہے، اس لیے ہمیں یہ حق ملنا چاہیے کہ ہم فیصلہ کریں کہ حکومت کس کی ہونی چاہیے، کس کی حکومت ملک اور ملک کے عوام کے حق میں بہتر ہے۔

جو لوگ جمہوریت کے خلاف وکالت کرتے ہیں وہ اس بنا پر کرتے ہیں کہ جمہوری نظام میں عوام کا فیصلہ چلتا ہے وہ غلطی پر ہیں کیونکہ جمہوریت میں عوام صرف حکومت تشکیل کرتی ہے اور باقی حکومت کا کام ماہرین کے مشورے سے ہوتا ہے مثلاً حکومت اگر تعلیم اور قانون کے شعبہ میں کوئی تبدیلی لانا چاہتی تو اس کے لیے حکومت عوام کے پاس نہیں جاتی ہے بلکہ ماہر تعلیم اور ماہر قانون کے مشورے اور سفارشات کو قبول کر کے اسے بل کے شکل میں ایوان بالا اور ایوان زیریں کے ذریعہ پاس کرواتی ہے۔ اس طرح ریاست کے مختلف امور میں حکومت متعلقہ اصحاب الرائے کے مشورے پر کام کرتی ہے۔ ایک مسلم جمہوری ملک میں جن معاملات میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے واضح احکامات موجود ہیں اس میں نہ تو ہاتھ لگایا جاتا ہے اور نہ ہی اس میں تغیر و تبدیل کیا جاتا ہے، اسے اس کی اصل حالت میں ہی نافذ کیا جاتا ہے۔ مثلاً قصاص اور حدود کے قوانین کو جیوں کا تیوں نافذ کیا جاتا ہے لیکن دیگر معاملات میں مثلاً ٹرافک کے متعلق کیا قانون ہونگے، زمین کے خرید و فروخت کے طریقے کیا ہوں گے ایسے تمام امور میں پارلیمنٹ عوامی نمائندگان کے اکثریت کے رائے سے قانون وضع کرتی ہے۔ اگر پارلیمنٹ سے پاس کیا گیا قانون کے خلاف کوئی عوامی مخالفت یا مظاہرہ ہوتا ہے، لوگ اس قانون کی غلطیاں اور خامیاں واضح کرتے ہیں تو اس قانون پر پارلیمنٹ نظر ثانی کرتی ہے اور پھر یا تو اصلاح کر کے اسے دوبارہ پاس کرتی ہے یا اسے منسوخ کردیتی ہے۔ یہی فرق مغربی جمہوریت اور اسلامی جمہوریت میں ہے۔

جن مغربی ممالک میں جمہوری نظام ہے وہ ممالک عیسائی ممالک ہیں اور عیسائی مذہب میں شریعت نہیں ہے اس لیے ان ممالک میں قانون سازی پارلیمنٹ کرتی ہے، دین اسلام میں شریعت ہے اس لیے اسلامی جمہوریہ میں جن امور میں اللہ تعالیٰ کے قوانین موجود ہیں وہ نافذ العمل ہیں۔ دیگر معاملات میں عوامی نمائندگان علم و عقل اور بصیرت سے قانون سازی کرتے ہیں۔

بعض لوگ جمہوری نظام اس لیے پسند نہیں کرتے کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ یہ اسلام کی تعلیم کے خلاف ہے جبکہ یہ بالکل غلط سوچ ہے۔

جمہوری نظام میں حکومت عارضی ہوتی ہے اور عوام کے مشورے پر منحصر ہوتی ہے، جبکہ غیر جمہوری نظام جیسے بادشاہت، آمریت یا شخصی حکومت میں حکمران مرتے دم تک حکومت کرتا ہے اور اپنی مرضی کے مطابق حکومت کرتا ہے۔

اسے عوام کا خوف نہی رہتا بلکہ عوام حکمران سے خائف رہتے ہیں، غیر جمہوری اسلامی نظام خود اسلام کے اصول امرھم شوریٰ بینھم کے خلاف ہے۔ یہ بات کس طرح سے تسلیم کی جاسکتی ہے کہ ایک ملک کی آبادی کروڑوں پر مشتمل ہو اور گنتی کے چند لوگ طاقت کے سہارے یہ دعویٰ کرے کہ حکومت کرنے کا حق صرف اسے حاصل ہے تو ملک کے بعد باقی لوگ جس میں اسکول کالج یونیورسٹی کے استاد ہوں، دینی مدارس کے مدرس ہوں، جج، وکلاء، ڈاکٹر، سائنٹسٹ، انجینیر اور دیگر بالغ عاقل سیاسی فہم رکھنے والے لوگوں کا کوئی حق نہ ہو، یہ تسلیم نہیں کیا جاسکتا ہے۔

خلافت راشدہ میں اقتدار کا انتقال پرامن طریقے سے ہوا اور خلافت کا انعقاد امرھم شوریٰ بینھم کے اصول کے تحت ہوا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مسلمانوں کے مشورہ کے بغیر کوئی خلافت نہیں اور یہ بھی فرمایا کہ جس نے مسلمانوں کے مشورے کے بغیر کسی سے بیعت کی

اس کی پیروی نہ کی جائے اور نہ اس کی جن لوگوں نے بیعت کی اس خوف سے کہ وہ قتل کئے جائیں گے۔

ایک بات یہ کہی جاتی ہے کہ امیر المومنین کے انتخاب کا حق شوریٰ کو ہونا چاہیے جیسے کہ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چھ لوگوں پر مشتمل ایک شوریٰ کی تشکیل فرمائی تھی اور اس کے ممبران کو اگلا امیر المومنین کے انتخاب کی ذمہ داری سونپی تھی۔ یعنی امیر المومنین کا انتخاب شوریٰ کریگی۔ اس شوریٰ میں سیدنا علی، سیدنا عثمان سیدنا عبدالرحمن بن عوف، سیدنا سعد بن ابی وقاص، سیدنا طلحہ اور سیدنا زبیر ابن عوام رضوان اللہ عنھم اجمعین شامل تھے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شوریٰ کی مثال جدید دور کے جمہوری نظام میں الیکشن میں جیت حاصل کی ہوئی Single Largest Party کی ہے۔

جس طرح اس پارٹی کے جیتے ہو× تمام عوامی نمائندگان اتفاق رائے سے اپنے وزیراعظم کا انتخاب کرتے ہیں، ٹھیک اسی طرح سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شوریٰ کے چھ ممبران ایک طرح سے تمام صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے نمائندگان تھے۔ ہمارا غالب گمان ہے اعلیٰ ترین سیرت و کردار کے حامل ان چھ ممبران کو باقی صحابہ کرام رضوان عنھم کی تائید و حمایت بلاشبہ حاصل رہی ہوگی۔ اس شوریٰ کو یہ ذمہ داری سونپی گئی تھی کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے جانشین کا انتخاب کریں۔ ہمیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی دور اندیشی پر فخر ہے کہ انہوں نے نظام شوریٰ کا جو نظم ایجاد کیا وہ دراصل آج کے جمہوری نظام میں ایوان نمائندگان (House of Representatives) کی حیثیت رکھتی ہے جو وزیراعظم یا وزیر اعلیٰ کا انتخاب کرتی ہے۔ آج بھی اسلامی مملکت میں کوئی مجلس شوریٰ قائم کرنا ہو تو اس کے افراد ایسے ہونے چاہیے جسے زیادہ سے زیادہ لوگوں کی حمایت حاصل ہو جسے ہم عوامی نمائندگان کہہ سکیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قایم کردہ جب شوریٰ کے لوگ خلیفہ کے انتخاب کے لیے بیٹھے تو سیدنا عبدالرحمن بن عوف نے فرمایا کہ سب سے پہلے ہر کوئی اپنی مرضی سے دوسرے کے حق میں خلافت کے منصب سے دستبردار ہوجائے، اس طرح سے چھ لوگوں میں سے تین لوگ بچ گئے اور وہ تین لوگ حضرت علی، حضرت عثمان اور حضرت عبدالرحمن بن عوف رضوان اللہ عنہم تھے، اور پھر عبدالرحمن بن عوف نے اپنا نام خلافت کے عہدہ سے واپس لے لیا اس کی مثال آج کے جمہوری نظام میں Nomination واپس لینے کے جیسی ہے۔

اس کے بعد دونوں صحابہ نے عبدالرحمن بن عوف کو یہ اختیار دیا کہ آپ جس کو چاہیں خلیفہ منتخب کرلیں۔ اس کے بعد وہ باہر گیے، لوگوں سے مشورہ کیا، انصار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے مشورہ کیا اور یہ سب کرنے کے بعد سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے حق میں فیصلہ کردیا۔

مسلم شریف کی ایک روایت ہے جس میں ایک دفعہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گیے اور انہوں نے کہا: لوگ کہتے ہیں کہ آپ کسی کو خلیفہ نہیں بنائیں گے، اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے دین کی حفاظت فرمائے گا اور اگر میں نے کسی کو خلیفہ نہیں بنایا تو رسول اللہ ﷺ نے کسی کو خلیفہ نہیں بنایا تھا، اور اگر میں نے کسی کو خلیفہ بنا دیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنا چکے ہیں، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا تو میں جان گیا تھا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے طریقہ کو چھوڑنے والے نہیں ہیں اور وہ کسی کو خلیفہ نہیں بنائیں گے۔ اس روایت سے یہ سبب معلوم ہوا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کیوں سنت صدیقی کو اختیار نہیں کیا۔ خلیفہ دویم کے آخری ایام تک بہت سارے صحابہ کرام وفات کرچکے تھے اور لوگ اس درجے کے نہیں رہے کہ وہ کسی کو خلیفہ منتخب کرتے اور بالعموم تمام لوگ اس کو قبول کرلیتے جس طرح سقیفہ میں تمام لوگوں نے

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا نام حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ذریعہ پیش کرنے پر کیا تھا اور کسی طرف سے مخالفت بھی نہیں ہوئی تھی۔

حضور ﷺ نے خلیفہ کے انتخاب کی ذمہ داری مسلمانوں کے فیصلہ پر چھوڑ دی البتہ آپ ﷺ نے یہ فیصلہ کردیا تھا کہ خلافت قریش میں ہی رہیگی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یعنی لوگ خلافت یا حکومت میں قریش کے تابع ہیں، مسلمان قریشی مسلمانوں کے تابع ہیں اور کافر قریشی کافروں کے تابع ہیں۔ عرب معاشرہ میں قبیلہ قریش تمام عرب قبائل کا سردار سمجھا جاتا تھا۔ لوگ مشرک ہوں یا مسلم سبھی سیاسی معاملات میں قریش کی قیادت یا امامت کو تسلیم کرتے تھے۔ لوگ اسی کے پیچھے چلتے تھے۔ قریش کی پوزیشن آج کے حساب سے الیکشن میں سب سے زیادہ سیٹیں جیتنے والی سیاسی جماعت کے جیسی تھی۔ اب جو بھی وزیراعظم ہوگا اسی جماعت کا ہوگا اور اگر کبھی اس وزیراعظم کا انتقال ہوگیا تو اگلا وزیراعظم بھی اسی جماعت کا ہوگا۔ ٹھیک اسی طرح عرب معاشرہ میں حضور ﷺ نے فیصلہ فرما دیا تھا کہ خلافت مہاجرین قریش کی جماعت میں ہی منتقل ہوتی رہیگی۔ ایک خلیفہ کے انتقال کے بعد اگلا خلیفہ قریش میں سے ہی ہوگا۔ جب تک لوگوں کا اعتماد قریش پر رہے گی خلافت اسی میں قائم رہیگی۔

قدیم زمانے میں جن ممالک میں بادشاہت رہی ہے تو جو قوم اقلیت میں ہوتی تھی وہ مستضعفین بھی ہوتی تھی اور انکے ساتھ ظلم و تشدد بھی ہوتا تھا۔ مثلاً پیغمبر موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں بنی اسرائیل مصر میں اقلیت میں تھی اور مستضعفین بھی تھی، لیکن دور جمہوریت میں اقلیت قوم مستضعفین نہیں ہوتی۔ اسے اکثریت والی قوم کے ساتھ برابر کا درجہ دیا جاتا ہے۔ اسے تمام حقوق ویسے ہی حاصل ہوتے ہیں جیسے اکثریت والی قوم کو حاصل ہوتے ہیں۔ اقلیت قوم کے فلاح و بہبود کے لیے الگ سے ایک شعبہ بھی قائم کیا جاتا ہے۔ انہیں تعلیم و نوکری میں ریزرویشن بھی دیا جاتا ہے۔ بعض اداروں میں ایسا بھی ہوتا ہے کہ اقلیت کا ایک فرد اس ادارہ کا سربراہ ہوتا ہے اور اکثریت قوم کے لوگ انکے ماتحت میں کام کرتے ہیں۔ اقلیت کو یہ سب رعایات صرف جمہوری حکومت میں ہی مل سکتی ہے۔ خلافت، بادشاہت اور جمہوریت کا اگر تقابلی جائزہ کیا جائے تو یہ بات بالکل واضح ہے کہ ان تینوں طرز حکومت میں جمہوریت خلافت کے قریب ہے۔ جمہوریت کے جو نقائص ہیں انکی اصلاح ہونی چاہیے۔

آخر میں!

اسلامی جمہوریت کی مثالیں!

امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ کی زرہ گم ہوگئی تھی۔ زرہ اس آہنی لباس کو کہا جاتا ہے جو جنگوں میں دشمنوں کی تلواروں کی ضرب سے بچنے کے لئے پہنا کرتے تھے۔ کچھ عرصے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہودی کے پاس وہ زرہ دیکھی۔

حضرت علی نے اس یہودی سے مطالبہ کیا کہ یہ میری زرہ ہے مجھے واپس کرو۔

اس پر اس نے کہا کہ زرہ تو میرے پاس ہے، آپ کا اس پر دعویٰ ہے تو ثابت کریں۔ (کیونکہ اصولی و قانونی طور پر چیز اس کی ملکیت سمجھی جاتی ہے جس کے پاس وہ چیز موجود ہو، مگر یہ کہ کوئی دلیل ایسی ہو جس سے معلوم ہو کہ چیز اس کی نہیں)۔

حضرت علی اس کو لے کر قاضی کے پاس چلے جاتے ہیں۔ اس وقت حضرت علی مسلمانوں کے امیر تھے۔ قاضی کے پاس جا کر آپ نے شکایت کی کہ یہ زرہ میری ہے، میں نے کسی کو بیچی نہیں، اور گمشدہ تھی، اب اس یہودی کے پاس سے نکلی ہے۔ قاضی نے یہودی کی طرف رخ کیا اور کہا کہ خلیفۂ مسلمین کا یہ دعویٰ ہے، اب تمہارا کیا خیال ہے۔

اس پر اس یہودی نے کہا کہ زرہ میری اپنی ہے، ممکن ہے کہ خلیفہ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہو۔ قاضی نے پھر حضرت علی کی طرف رخ کیا اور کہا کہ یہ شخص انکار کررہا ہے کہ زرہ آپ کی ہے، اب آپ پر ہے کہ آپ اپنے دعوی کے اثبات کے لئے گواہ پیش کریں۔ اس پر مولیٰ علی کرم اللہ وجہ اپنے بیٹے کو پیش کیا، لیکن قاضی نے بیٹے کی گواہی ماننے سے انکار کردیا۔

تب امیر المومنین امام المتقین مولیٰ علی کرم اللہ وجہ نے فرمایا کہ تم صحیح کہہ رہے ہو، اس صورتحال میں گھر سے الگ گواہ لانے کی ذمہ داری میری ہے لیکن میرے پاس گھر والوں کے علاوہ کوئی گواہ نہیں ہے۔

قاضی نے یہ سنا تو یہودی کو زرہ واپس کردی اور فیصلہ وقت کے امیر کے خلاف دیا۔ یہودی نے اپنی زرہ اٹھائی اور چل دیا لیکن کچھ قدم چل کر واپس پلٹا اور کہا: "یہ طرز حکومت عام لوگوں کی طرح نہیں ہے، یہ انبیاء کی حکومت کی مثل ہے، اور اس نے اسلام قبول کرلیا۔"

کامل ابن اثیر ج3، ص401 اور الغارات ج1 ص74 اور اخبار القضا، ج2، ص200 پر بھی موجود ہے۔

امیر المومنین امام المتقین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ مسجد میں منبر رسول ﷺ پر کھڑے خطبہ دے رہے تھے کہ ایک غریب شخص کھڑا ہوگیا اور کہا کہ اے عمر ہم تیرا خطبہ اس وقت تک نہیں سنیں گے جب تک یہ نہ بتاؤ گے کہ یہ جو تم نے کپڑا پہنا ہوا ہے وہ بیت المال سے لوگوں میں تقسیم ہونے والے اس حصے سے زیادہ ہے، جو دوسروں کو ملا تھا۔ تو عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ مجمع میں میرا بیٹا عبد اللہ موجود ہے، عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوگئے۔ عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ بیٹا بتاؤ کہ تیرا باپ یہ کپڑا کہاں سے لایا ہے ورنہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں قیامت تک اس منبر پر نہیں چڑھوں گا۔ سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ بابا کو جو کپڑا ملا تھا وہ بہت ہی کم تھا اس سے ان کا پورا کپڑا نہیں بن سکتا تھا، اور ان کے پاس جو پہننے کے لباس تھا وہ بہت خستہ حال ہو چکا تھا۔ اس لیے میں نے اپنا کپڑا اپنے والد کو دے دیا۔ ابن سعد فرماتے ہیں کہ ہم لوگ ایک دن امیر المومنین عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک کنیز گزری۔ بعض کہنے لگے یہ باندی حضرت عمر رضی عنہ کی ہے۔ لوگوں کے سوال کو سن کر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ امیر المومنین کو کیا حق ہے وہ اللہ کے مال میں سے باندی رکھے۔ میرے لیے صرف دو جوڑے کپڑے ایک گرمی کا اور دوسرا جاڑے کا اور اوسط درجے کا کھانا بیت المال سے لینا جائز ہے۔ باقی میری وہی حیثیت ہے جو ایک عام مسلمان کی ہے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن وعظ و نصیحت فرما رہے تھے کہ دوران تقریر ایک شخص نے اُٹھ کر بار ہا کہا: اے عمرؓ! اللہ سے ڈرو، لوگوں نے اُسے روکا، تو آپؓ نے فرمایا کہ 'اگر یہ لوگ آزادی کیساتھ اپنی بات نہ کہیں تو بے مصرف ہیں اور ہم نہ مانیں، تو ہم بے مصرف ہیں۔' سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے منبر پر کھڑے ہوکر فرمایا: لوگو! اگر میں دنیا کی طرف جھک جاؤں، تو کیا کروگے؟ یہ سنتے ہی ایک شخص نے اپنی تلوار نیام سے کھینچ لی اور کہا "تمہارا سر اُڑا دوں گا"، آپؓ نے بھی اس کی دلیری اور جرأت کو آزمانے کیلئے ڈانٹ کر کہا، تو امیر المومنین کی شان میں گستاخی کرتا ہے، تجھے پتہ نہیں کہ تو کس سے بات کررہا ہے؟ اُس شخص نے اسی جرأت و بہادری کیساتھ کہا 'ہاں، ہاں میں آپؓ سے مخاطب ہوں۔ یہ سن کر حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ 'رب قدوس کا شکر ہے کہ اس قوم میں ایسے لوگ موجود ہیں کہ اگر میں ٹیڑھا ہوجاؤں، تو وہ مجھے سیدھا کردیں گے۔

گلدستۂ دینیات" تعارف وتبصرہ

نام کتاب: گلدستۂ دینیات (5/حصے)

مصنف : مولانا محمد افضل حسین قاسمی

تبصرہ نگار: مفتی محمد سراج الہدیٰ ندوی ازہری

استاذ تفسیر وحدیث، دارالعلوم سبیل السلام، وجامعہ ریاض البنات، حیدرآباد

آپ نے یہ مقولہ تو سنا ہی ہوگا: "العلم فی الصغر کالنقش علی الحجر" بچپن کا پڑھا ہوا پتھر کی لکیر جیسا ہوتا ہے، جو مٹائے نہیں مٹتا، یہی وجہ ہے کہ اہلِ علم، نے اپنے اپنے زمانوں اور اپنی اپنی زبانوں میں ہمیشہ ایسی کتابیں لکھی ہیں، جو چھوٹے بچے اور بچیوں کے لیے مفید ہوں، اس میدان میں دینی تعلیم وتربیت کے لحاظ سے بھی کافی کام ہوا ہے، بچپن میں جن عقائد و ایمانیات اور اخلاقیات کی تعلیم دی جاتی ہے، بچوں کو جو کچھ سکھایا جاتا ہے، وہ ذہن و دماغ میں پیوست ہوجاتا ہے، حالات کے اتار چڑھاؤ کے باوجود بھی اس سے ہٹنا مشکل ہوتا ہے، اور ماضی کی وہی دھندلی تصاویر ذہن و دماغ کے اسکرین پر ابھر کر سامنے آجاتی ہیں؛ لہٰذا اپنے بچوں اور بچیوں کو صحیح تعلیم دینا، ان کے لیے اچھی کتابوں کا انتخاب کرنا، گھر اور گھر کے باہر اچھا ماحول فراہم کرنا، ہم سب کی ذمہ داری ہے، اس سلسلے میں بچوں کی درسیات کے عنوان سے، لائبریریوں میں مختلف کتابیں دستیاب ہیں، جو مکاتب و مدارس اور اسکولوں میں داخلِ نصاب ہیں، ہمارے سامنے اسی انداز کی ایک نئی کتاب "گلدستۂ دینیات" نام کی ابھی ابھی طبع ہوکر آئی ہے، جس کے کل 5/ حصے ہیں، جو مختصر بھی ہیں اور مفید بھی۔ "گلدستۂ دینیات" مکاتب و مدارس اور اسکولوں کے طلبہ وطالبات کے لیے لکھی گئی ایک خاص انداز کی کتاب ہے، جو ماضی کی بہت ساری کتابوں سے ممتاز ہے، یہ کتاب "گل" نہیں، "گلدستہ" ہے، یعنی اس کے اندر ایک ہی قسم کے پھول نہیں؛ بلکہ دینیات کے انواع و اقسام کے پھول ملیں گے، پانچ حصوں کی اس کتاب میں طلبہ وطالبات کی عمروں کا خیال رکھتے ہوئے مضامین مرتب کیے گئے ہیں، اس کتاب میں مرحلہ در مرحلہ مخارج حروف، تجوید کے ضروری قواعد، کلماتِ اسلام، ارکان اسلام، اسلامی بنیادی عقائد، منتخب قرآنی آیات، منتخب احادیث، منتخب دعائیں، قرآنی معلومات، سیرت النبی، اسلامی مہینوں کے نام، اسلامی حقوق، اسلامی احکام، اخلاقیات، جنت و جہنم، کفر و شرک، اصلاحی اشعار اور گنتی جیسے چالیس عناوین شامل ہیں، ہر حصے میں دس متنوع عناوین ہیں، مکررات کو حذف کردیا جائے، تو پانچ حصوں میں تقریباً کل تیس عناوین ہوں گے۔ اس کتاب کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ اس میں درج مضامین کو ماہانہ کورس کے تحت تقسیم کیا گیا ہے، مقدار بھی اتنی ہی رکھی گئی، جو آسانی سے مکمل ہوجائے، کتاب کی ترتیب میں طلبہ وطالبات کی نفسیات، عمر اور ان کے ذہن کا پورا خیال رکھا گیا ہے۔ اس کتاب (گلدستۂ دینیات) کے مصنف مولانا افضل حسین، قاسمی زید مجدہم ہیں، جو اپنی کم عمری کے باوجود تعلیم وتربیت کے میدان میں اچھا تجربہ رکھتے ہیں، انہوں نے چھوٹی عمروں سے لے کر بڑی عمروں تک کے لوگوں کے درمیان درس و تدریس اور تعلیم و تعلم کا سفر طے کیا ہے، مختلف معتبر اداروں اور متعدد علاقوں میں ان کی خدمات رہی ہیں، دارالعلوم سبیل السلام حیدرآباد اور مدرسہ معھد الطیبات للبنات، دربھنگہ جیسے مشہور اداروں سے بھی منسلک رہے ہیں، فی الحال جامعہ ام سلمہ، پرسونی، مدھوبنی، بہار میں شیخ الحدیث کے عہدہ پر فائز ہیں۔ ابھی تک تقریباً ایک درجن کتابیں آپ کے پلکشش کے قلم سے منظر عام پر آچکی ہیں، یہ کتاب (گلدستۂ دینیات) مولانا کی ایک نئی تصنیف ہے، جو ابتدائی مدارس، مکاتب، اور اسکولوں کے طلبہ و طالبات کے لیے بہت مفید ہے؛ بلکہ یہ انہی کے لیے لکھی گئی ہے، کتاب کا مسودہ میری نظر سے بھی گزرا ہے، جو معتبر اور متنوع ہے، اسے نصاب میں شامل کرنا مفید ہوگا، ضخامت بھی کم ہے، قیمت بھی مناسب ہے، جس کی تفصیل کچھ یوں ہے: پہلا حصہ: صفحات: 64، عام قیمت: 40، رعایتی قیمت: 30 دوسرا حصہ: صفحات: 68، عام قیمت: 45، رعایتی قیمت: 35 تیسرا حصہ: صفحات: 72، عام قیمت: 50، رعایتی قیمت: 40 چوتھا حصہ: صفحات: 96، عام قیمت: 60، رعایتی قیمت: 50 پانچواں حصہ: صفحات: 72، عام قیمت: 50، رعایتی قیمت: 40 پانچوں حصوں کی مجموعی قیمت: 245، رعایتی قیمت: 195 روپے ہے، ڈاک خرچ آپ کی جانب سے ہوگا۔ دیر نہ کریں، آج ہی صاحبِ کتاب سے اس نمبر (8499832253) پر ربط قائم کر کے اپنا آڈر بک کرائیں اور اس سے مستفید ہوں، ان شاء اللہ یہ کتاب طلبہ وطالبات کے لیے ماضی کی بہت ساری کتابوں سے بہتر ثابت ہوگی، اور گرانی بھی محسوس نہ ہوگی، میں اس کتاب کی تصنیف پر مولانا محترم کو مبارک باد پیش کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کے حضور قبولیت کی دعا بھی کرتا ہوں۔

Rayn Tours

TURKEY + UMRAH
TURKEY 6 DAYS/UMRAH 10 DAYS
FLIGHTS : BOM/IST/JED/BOM
ALL INCLUSIVE 1,92,786
IATA

TURKEY
PACKAGE INCLUSIONS:
- VISA + INSURANCE
- 4* HOTELS
- AIRPORT TRANSFERS (PRIVATE)
- TOUR GUIDE
- SIGHTSEEING
- TOPKAPI PALACE(HEAVEN ON EARTH)
- HAZRAT AYUB (ONE OF THE BEST SAHABIS)
- HOGIA SOPHIA (ONE OF THE BEST MOSQUE)
- BLUE MOSQUE
- ERTUGRUL GAZI TOMB (BEST OF KINGS)
- OSMAN GAZI TOMB (BEST OF SULTAN)
- ERTUGRUL GAZI MOVIE SET WITH LUNCH

UMRAH
- MECCA HOTEL :SAIF AL MAJD HOTEL OR SIMILAR
- MADINA HOTEL : HAKEEM TOWER
- VISA + INSURANCE
- ALL PRIVATE TRANSFERS
- 1 DAY MECCA ZIYARATE
- 1 DAY MADINA ZIYRATE

CALL NOW
Address:- Suraj Nagar,Thakurpada Dahisar,Mumbra, Thane Mumbai, Maharashtra. 400612
+91 8070550786
+91 8126997812
+966 550821076 (MAKKAH)
+91 7400265507

Gyarveen 2024 Rayn Tours
Ziyaarath E Baghdad
1111 Guests 10 DAYS PACKAGE
غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی
INR 105786/-
02 NIGHTS NAJAF
02 NIGHTS KARBALA
05 NIGHTS BAGHDAD
INR 151786/-
10 DAYS IRAQ +10 DAYS UMRAH
MD Tanweer Alam Noori
+91 8126997812/ +91 8070550786
Abu Shama (Nehal Ahmad Noori)
+966 550821076(Makkah) +91 7400265507
Flight + Hotels+Visa+ Indian Meals+All Ziyarath
Mehafil E Samaa, Mehafil E Naath, Mehafil E Manqabat, Mehafil E Bayan
53 Ziyarath with islamic scholors
5 Night Mecca, 5 Night Medina, Umra Visa
All Meals. All Transfers in Ac Bus, Mecca Ziyarath, Medina Ziyarath
IATA
ADD " SURAJGANAR THAKURPADA DAHISAR MUMBRA THANE MUMBAI,MAHARASHTRA 400612
CONTACT FOR HAJJ AND UMRA AND INTERNATIONAL TOURS
Approved by Ministry of Tourism , Govt of India

Rayn Tours
IATA
UMRA 2024
INR 72786/- 14 DAYS PACKAGE
INR 85786/- 20 DAYS PACKAGE
INR 107786/- 30 DAYS PACKAGE
Package Inclusive of:
BOM/JED/BOM
UMRA VISA
AC BUS TRANSPORT
3 INDIAN MEALS DAILY
ZIYARATH MAKKAH AND MEDINA
GUIDANCE BY ULEMMA
MECCA HOTEL SAIF AL MAJD
MEDINA HOTEL HAKEEM 5
Booking Amount 5000/-
INC,AIRFARE &TAX
Deparure at your own Date
Departure Begins: EVERY MONTH
IMMEDIATE TICKETS, IMMEDIATE HOTEL BOOKING, IMMEDIATE VISA
NO WAITING, NO SCHEMES, NO INSTALMENTS
MAKE YOUR OWN GROUP FOR SMALL AND BIG FAMILIES SUNNI MUALLIM GUIDANCE
SURAJ NAGAR THAKUR PADA DAHISAR MUMBRA THANE MUMBAI ,MAHARASHTRA .400612.
+91 8070550786
+91 8126997812
+966 550821076(Makkah)
+91 7400265507
DUBAI+ UMRAH//TURKEY + UMRAH//EGYPT + UMRAH //OMAN + BAGHDAD

Rayn Tours
Tanweer Alam Noori
+918126997812
+918070550786

HAFEEZ TOUR AND TRAVEL
حفیظ ٹور اینڈ ٹریول
A/16 ADISON ARCADE, FRASER ROAD, OPP. DOOR DARSHAN, PATNA-1
TOUR THE WORLD IN COMFORT
UMRAH GROUP
24 JULY 2024 98,990/- SAUDI AIRLINES DELHI TO DELHI
21 AUG 2024 98,900/- SAUDI AIRLINES DELHI TO DELHI
BAGHDAD ZEYARAT OCTOBER 2024 Rs.1,10,990/- PATNA TO PATNA
حسب ضرورت عمرہ پیکج بھی دستیاب ہے۔
Makkah Hotel Within 350-400 Mtr DAR AL KHALIL AL RUSHAD
Package Includes Accommodation, Visa,Ticket,Laundary, Zamzam, Badar Zeyarat, Transportation,Food,Tour Assistance
Madina Hotel Within 100-150 Mtr. REYAZ AL ZAHRA
9386899468 / 7903121049 / 9507677786 / 9471655574

ARARIYA 9852382797 QARI NEYAZ	SHIEKHPURA 7909023878 EJAZ ABEDIN	PHULWARI 9334735020 ARSHAD ANSARI	DAUDNAGAR 7870055339 KHALIQ ANSARI	PATNA CITY 9905290636 Md.GUDDU
SAHARSA 9471256814 RAHMAT HUSSAIN	GAYA 6203063202 MD IDRIS	CHAPRA 8294537315 ZAID	AARAH 7838829811 YASIR ABID	MOTIHARI 6204363715 MD SAIFULLAH
JEHANABAD 7903205815 FAROOQ ANSARI	HYDERABAD 9000007663 MURAD SHAIKH	DELHI 9313452368 ABDUL JABBAR	LUCKNOW 7007430109 MD FAROOQUE	KOLKATA 9874795786 MD.USMAN

ملک کی سیاسی پارٹیوں کو مسلمانوں کا ووٹ تو چاہئے لیکن وہ مسلمانوں کے لئے کچھ کرنے کو تیار نہیں: ڈاکٹر ظفر الاسلام خاں

نئی دہلی، یکم جولائی (یو این آئی) مسلمانوں کو متحد ہو کر ظلم کے خلاف آواز بلند کرنے کی اپیل کرتے ہوئے آل انڈیا مسلم مجلس مشاورت (رجسٹرڈ) کے صدر ڈاکٹر ظفر الاسلام خاں نے کہا کہ ملک کی تمام سیاسی پارٹیوں کو مسلمانوں کا ووٹ تو چاہئے لیکن وہ مسلمانوں کے لئے کچھ کرنے کو تیار نہیں ہیں آج یہاں آل انڈیا مسلم مجلس مشاورت (رجسٹرڈ) کی طرف سے منعقدہ ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے یہ بات کہی انہوں نے کہا کہ ملک میں مسلمانوں کی آباد 20 کروڑ ہے اس کے باوجود ملک کی سیاسی پارٹیاں اپنے پروگراموں، اجلاس اور ریلیوں میں مسلمانوں کا نام لینے سے گریز کرتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس صورت حال سے کیسے نکلنا ہے اس کے بارے میں تمام لوگوں کو غور وخوض کرنا چاہئے۔ ملک میں اتنی بڑی تعداد کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا ہے۔ انہوں نے دعوی کیا کہ صورت حال یہ ہے کہ مسلمانوں کے خلاف کوئی کچھ بھی بول دیتا ہے مگر اس کے خلاف کارروائی نہیں ہوتی اس کے برخلاف اگر کوئی مسلمان ادنی سی بات بھی کسی کے خلاف بول دے پولیس رات کو ہی پہنچ جاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ دس برسوں سے سرعام اور اجلاس منعقد کرکے مسلمانوں کے قتل عام کی دھمکی دی جاتی ہے لیکن انتظامیہ ایسے عناصر کے خلاف کوئی مؤثر کارروائی نہیں کرتی۔ انہوں نے کہا کہ ایسا نہیں ہے اس طرح کی باتیں گزشتہ دس برس سے ہی ہو رہی ہیں اس سے پہلے بھی کہی جاتی رہی ہیں لیکن وہ ڈھکے چھپے انداز میں، اشارے اور کنائے میں کہی جاتی تھیں۔ انہوں نے کہا کہ ایک بار پھر ماب لنچنگ کے واقعات کا سلسلہ شروع ہوگیا ہے اور چار جون کو لوک سبھا انتخابات کے نتائج آنے کے بعد ملک میں متعدد جگہ جیسے چھتیس گڑھ، علی گڑھ وغیرہ میں ماب لنچنگ کے واقعات پیش آئے ہیں۔ ایسا نہیں تھا کہ ٹرک میں کوئی گائے تھی بلکہ بھینسیں تھیں جو کہ ممنوعہ نہیں ہے، اس کے باوجود بھیڑ کے ذریعہ ماب لنچنگ کی گئی۔ کن لوگوں نے بھیڑ کے ذریعہ یہ وحشیانہ عمل انجام دیا ہے ویڈیو میں نظر آرہا ہے لیکن پولیس نے کچھ جگہ نامعلوم لوگوں کے خلاف مقدمہ درج کیا ہے۔ انہوں نے دعوی کیا کہ یہ سب مجرموں کے خلاف کارروائی نہ کرنے کا ایک طرح کا عمل ہے۔ انہوں نے دعوی کیا کہ 'ہیٹ اسپیچ' اشتعال انگیز تقاریر کا سلسلہ چل پڑا ہے لیکن ایسے عناصر کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی جارہی ہے جس کی وجہ سے اس میں شدت آگئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ماب لنچنگ، اشتعال انگیز اور نفرت انگیز تقاریر کے خلاف اگر سخت عدالتی کارروائی ہوتی تو یہ سلسلہ رک جاتا لیکن اب تک ایسا نہیں ہوا ہے اس کے برعکس ایسے خاطیوں کی عزت افزائی کی جارہی ہے۔ انہوں نے وعدہ کیا کہ آل انڈیا مسلم مجلس مشاورت (رجسٹرڈ) ان تمام امور پر نظر رکھے گی اور اس کے خلاف عوامی بیداری اور قانونی کارروائی کرنے کی کوشش کرے گی۔ مجلس مشاورت کے نائب صدر پروفیسر محمد سلیمان نے کہا کہ مشاورت کی تشکیل نو کی کوشش کی جارہی ہے اور انہوں نے مشاورت کے شاندار ماضی کو یاد کرتے ہوئے کہا کہ جب کوئی بات کہی جاتی تھی تو اس کا اثر ہوتا تھا۔ اب اسی طرح متحرک اور متاثر کن آواز بننے کی ضرورت ہے

All India Hajj Umrah Tour Operators Association (Regd.)
Package Includes : Accomodation, Local Zeyarat at Makkah and Madina via badr, Saudi Airlines, Zam Zam, Food, Visa, Laundry, Transportation
Hotel in MAKKAH (within 300-350 Mtr.) DAR AL KHALIL AL RUSHAD or similar
Hotel in MADINA (within 50 Mtr.) MANZIL FALAH GOLDEN or similar

HARCHANDA CHOWK MUZAFFARPUR 9576078610 NURUL HASSAN RIZVI SHAH SAHABI	NAWADA 8700152814 ARSHI	SAMASTIPUR 9576078608 HAFIZ SB	JAMUI 9507052786 AFTAB MALLICK	SILAO, NALANDA 9570625268 MD FAIZAN
SAHARSA 9471256814 RAHMAT HUSSAIN	SIWAN 9973250972 PURNAM SIWANI	BIHAR SHARIF 9798606457 AFAQUE AHMAD	MUZAFFARPUR 9576078606 ANWAR SHOIB	MUBARAKPUR SAHARSA 7033041817 QARI NAZIR
MOTIHARI 9576078602 SHAHNAWAZ KHAN	GOPALGANJ 8294797194 KHURSHID	SASARAM 9708373116 MUSHEER	ARARIA 9852382797 QARI NEYAZ	DHAKA 9097001221 MD TABREZ	KISHANGUNJ 9576078604 SYED AHMED KABIR

FREE BAG WITH EHRAM
HANZALA TOUR & TRAVEL PVT. LTD.
حنظلہ ٹور اینڈ ٹریول پرائیویٹ لمیٹیڈ
IATA
H.O. : 9/A, Lower Ground Floor, Fazal Imam Complex, Fraser Road, Patna 1
Email : hanzalaheadoffice@gmail.com | Website : www.hanzalatt.com.in
A Complete HAJJ, UMRAH & ZEYARAT Package Solution
9507777786, 9507577786, 9507877786
We Regard Pilgrim as MEHMAN-E-HARMAIN SHARIFAN
TOLL FREE NUMBER 1800-1211-786 TOLL FREE NUMBER

(17 Days) 29 July, 2024 ₹98, 999/- DELHI TO DELHI DIRECT FLIGHTS SAUDI ARABIAN AIRLINES	(17 Days) 21 August, 2024 ₹98, 999/- DELHI TO DELHI DIRECT FLIGHTS SAUDI ARABIAN AIRLINES	Eid Milad-un-Nabi in Madina (17 Days) 13 September, 2024 ₹98, 999/- DELHI TO DELHI DIRECT FLIGHTS SAUDI ARABIAN AIRLINES	(17 Days) 08 October, 2024 ₹98, 999/- DELHI TO DELHI DIRECT FLIGHTS SAUDI ARABIAN AIRLINES
(17 Days) 28 July, 2024 ₹1,08, 999/- PATNA TO PATNA DIRECT FLIGHTS	(17 Days) 20 August, 2024 ₹1,08, 999/- PATNA TO PATNA DIRECT FLIGHTS	Eid Milad-un-Nabi in Madina (17 Days) 12 September, 2024 ₹1,08, 999/- PATNA TO PATNA DIRECT FLIGHTS	(17 Days) 07 October, 2024 ₹1,08, 999/- PATNA TO PATNA DIRECT FLIGHTS

BAGHDAD PACKAGE 09 October, 2024 ₹1,09, 999/- PATNA TO PATNA (DIRECT FLIGHTS) (14 Days) 10 October, 2024 ₹99, 000/- DELHI TO DELHI (DIRECT FLIGHTS)
CUSTOMISED TRAVEL PACKAGES AVAILABLE !!

Gulab Jewellers
Gulab Tower Bakerganj,Patna-800 004
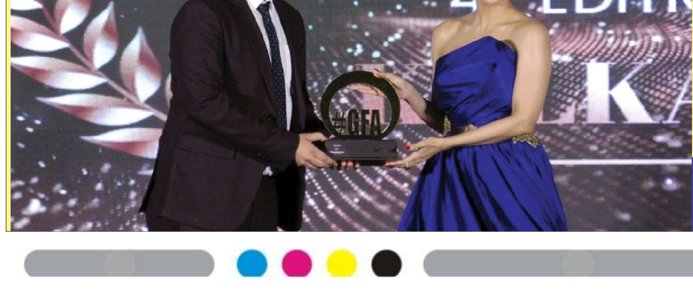
Tejaswi Kr. Kr.Sarraf
Mob:-7870075608
गुलाब ज्वेलर्स
گلاب جوئیلرس
SINCE 1977 GULAB JEWELLERS
ONLY 22 CT BIS 91.6 (100% हॉलमार्क गहना) ہول مارک زیورات
गुलाब टॉवर,बाकरगंज,पटना-800004
E-Mail:gulabjewellers157@gmail.com
Deals in Gold,Silver,Daimond,Platinum,Hallmark18ct.&22ct Jewellery
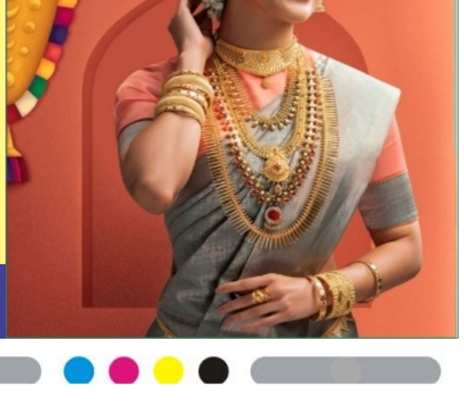

1.5 لاکھ سے زیادہ حصہ لینے والے پالیسی ہولڈرز RNLIC کے 346 کروڑ روپے کے بونس سے فائدہ اٹھائیں گے

صارفین کو بہتر منافع کے ساتھ زندگی کے مختلف مراحل کے لیے بہترین حل فراہم کرنے کے لیے ایک نئی انٹرایکٹو پروڈکٹ، RNL Star کا آغاز کیا Reliance Nippon Life Insurance Company Limited نے مالی سال 2024 میں اپنے حصہ لینے والے پالیسی ہولڈرز کے لیے 346 کروڑ روپے کے کل بونس کا اعلان کیا ہے۔ کمپنی نے مالی سال 2024 میں شاندار مالی کارکردگی حاصل کی ہے، جو درج ذیل ہیں نئی پالیسی کی فروخت میں 22٪ اضافہ انفرادی نئے کاروباری پریمیم میں 10٪ کا اضافہ دیکھا گیا ہے AUM میں 16٪ اضافہ 13ویں مہینے میں استقامت میں 5.82٪ اضافہ کمپنی نے اس مدت کے لیے 198 کروڑ روپے کے قبل از ٹیکس منافع کا اعلان کیا ہے جو کہ FY23 سے 84٪ زیادہ ہے۔ اس اعلان کے مطابق، 31 مارچ 2024 تک تمام اہل شرکت کرنے والی پالیسیوں نے اس بونس کے اعلان سے فائدہ اٹھایا ہے۔ کمپنی گزشتہ 23 سالوں سے مسلسل بونسز کا اعلان کر رہی ہے جو صارفین کو اپنے پریمیم باقاعدگی سے ادا کرنے اور پالیسی کی مدت کے دوران سرمایہ کاری کرنے کی ترغیب دیتے ہیں۔ حصہ لینے والے فنڈز کی مضبوط کارکردگی کو ایکویٹیز میں منصوبہ بند اسٹریٹجک اثاثہ جات کی تقسیم سے منسوب کیا جا سکتا ہے، جس نے وسیع تر مارکیٹ کو نمایاں طور پر پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ اس کے علاوہ کمپنی کے فلیگ شپ ULIP Equity Fund 3 نے بھی زبردست کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ اس نے نفٹی 50 بینچ مارک * سے بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے 4.26٪ منافع دیا ہے۔

اکشے کمار کی فلم ’سرافیہ‘ نے ریکارڈ توڑ دیے! فلم کے ٹریلر کو سب سے زیادہ ویوز ملے

اکشے کمار کی آنے والی فلم سرفیرا نے انٹرنیٹ پر دھوم مچادی ہے، اس کا ٹریلر 2024 کا سب سے زیادہ دیکھا جانے والا ہندی فلم کا ٹریلر بن گیا ہے۔ اس زبردست ردعمل کی وجہ فلم کا زبردست مواد ہے۔ یہاں تک کہ لوگ اب اکشے کو کنٹینٹ کمار کہہ کر مخاطب کرنے لگے ہیں۔ فلم کے گانوں مار اوری اور خدایا نے سوشل میڈیا پر ہلچل مچادی اور 2024 میں یوٹیوب کے ریکارڈ توڑنے والے ٹریلر کے ساتھ، سرفیرا سامعین کے دل جیتنے کی راہ پر گامزن ہیں۔ نئے دور کی سیکھنے والی فلموں کے چیمپئن کے طور پر، اکی اس بار ایک ایسی کہانی لے کر آئے ہیں جو نوجوانوں کے کاروباری جذبے پر یقین رکھتی ہے۔ واضح طور پر اس نے لوگوں کے دلوں کو چھو لیا ہے، جس سے فلم کی ریلیز کا بے صبری سے انتظار کیا جا رہا ہے۔ جی ہاں، اکی کے مداح اور ناظرین اب صرف اس فلم کے سینما گھروں میں آنے کا انتظار کر رہے ہیں۔ ایسے میں امید کی جا رہی ہے کہ یہ فلم کھلاڑی کمار کی شاندار کہانی کہنے کی میراث کو جاری رکھے گی۔ فلم سرفیرا میں اکشے کمار ایک ایسے شخص کا کردار ادا کر رہے ہیں جو کبھی ہمت نہ ہار کر اپنے خوابوں کو پورا کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ اکشے کمار ہمیشہ ایسی فلموں کا انتخاب کرتے ہیں جن کا مواد بہت مضبوط ہو۔ فلم سرفیرا بھی مواد سے بھرپور ایسی ہی ایک فلم ہے جس کے ٹریلر کو لوگوں کی جانب سے سراہا جا رہا ہے اور وہ مزید دیکھنا بھی چاہتے ہیں۔ ایئر لفٹ، بے بی، او ایم جی 2، ٹوائلٹ اور جئے بھیم بنانے والوں کی طرف سے، سرفیرا اسٹارٹ اپ اور ہوا بازی کی دنیا پر مبنی ایک ناقابل یقین کہانی ہے۔ یہ فلم عام آدمی کو بڑے خواب دیکھنے اور اپنے خوابوں کا پیچھا کرنے کی ترغیب دینے کے لیے تیار کی گئی ہے، چاہے دنیا آپ کو پاگل ہی کیوں نہ کہے۔ پوجا تولانی اور جی وی کے مکالموں کے ساتھ سودھا اور شالنی اوشادیوی نے لکھا۔ ایک پرکاش کمار میوزیکل، سرفیرا کو ارونا بھاٹیہ (کیپ آف گڈ فلمز)، ساؤتھ سپر اسٹارز سوریہ اور جیوتیکا (2D انٹرٹینمنٹ) اور وکرم ملہوترا (ابنڈنتیا انٹرٹینمنٹ) نے تیار کیا ہے۔ 12 جولائی کو ملک بھر میں ریلیز کے لیے تیار، سرفیرا اپنی طاقتور کہانی سے ناظرین کو مسحور کرنے کا وعدہ کرتی ہے۔

ڈاکٹر محمد پرویز عالم مدنی مناقشہ دکتوراہ میں ممتاز نمبر سے کامیاب

(تحریر:۔ محمد مصطفیٰ کعبی ازہری/ فاضل الازھر یونیورسٹی مصر عربیہ)

بڑے فخر وانبساط اور شرف واعزاز کی بات ہے کہ ہمارے بستی بیلہا ضلع سرہا نیپال کی شان "فضیلۃ الشیخ محمد زبیر عالم سلفی حفظہ اللہ" (سابق ناظم عمومی مرکزی جمعیت اہل حدیث نیپال، ناظم اعلیٰ وصدر مدرس مدرسہ نجم الہدیٰ السّلفیہ بیلہا، امام وخطیب جامع مسجد بیلہا نیپال) کے لخت جگر اور ہندوستان کی معروف علمی دانشگاہ جامعہ امام ابن تیمیہ بہار ہند کے ہونہار سپوت ڈاکٹر محمد پرویز عالم تیمی مدنی حفظہ اللہ نے عالم اسلام کی مشہور ومعروف اسلامک یونیورسٹی جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ سے مناقشہ دکتوراہ میں ممتاز نمبرات کے ساتھ مرتبہ الشرف الأولی میں کامیابی حاصل کئے ہیں۔ اور راقم الحروف (محمد مصطفیٰ کعبی ازہری فاضل الازھر یونیورسٹی مصر عربیہ) بلاخوف لوم لائم، صمیم قلب اپنی جانب سے ڈاکٹر حفظہ اللہ کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارک باد اور نیک خواہشات پیش کرتا ہوں، مزید برآں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے دوسرے مراحل کو بھی آسان فرمائے اور دونوں جہاں میں کامیابی سے ہمکنار کرے۔ مزید علم وعمل اور اخلاص کی توفیق دے، دین کا خادم اور ملت کا پاسبان بنائے۔ آمین ڈاکٹر محمد پرویز عالم تیمی مدنی حفظہ اللہ کے بحث کا عنوان: "القواعد الأصولي ※ وتطبيقات ※ اعند القاضي الحسين المغربي اليماني (ت: 1119ھ) من خلال تابع: البدر التمام شرح بلوغ المرام من بدايتاب الناح إل ناي التاب - جمعاً ودراس ※" تھا۔ ڈاکٹر حفظہ اللہ نے مدرسہ نجم الہدیٰ السّلفیہ بیلہا ضلع سرہا نیپال میں اپنی ابتدائی تعلیم حاصل کی ہے، پھر ملک ہندوستان کی معروف دانش گاہ جامعہ امام ابن تیمیہ سے فضیلت تک کی تعلیم حاصل کی۔ اور راقم الحروف

نے زیر تعلیم طلباء اور فاضل مدینہ یونیورسٹی شیوخ سے ڈاکٹر محمد پرویز عالم تیمی مدنی کے متعلق کہتے ہوئے سنا ہے کہ آپ مدینہ یونیورسٹی میں طلباء کے درمیان علم کا پہاڑ مانے جاتے تھے اور راقم الحروف نے بھی ڈاکٹر صاحب کے ساتھ رہ کر یہ محسوس کیا ہے آپ نے کئی ایک کتابوں کا تراجم کیے ہوئے ہیں بلکہ آپ نے کئی بچوں کا مناقشہ دکتوراہ میں تعاون کیے ہوئے ہیں۔ اور آپ نے مدینہ یونیورسٹی سے بکالوریوس، ماجستیر اور دکتوراہ کے مراحل مکمل کیے۔ "الحمدللہ علی ذالنعم"۔ اور راقم الحروف نے ڈاکٹر حفظہ اللہ کے مختلف عناوین پر کتاب وسنت اور فہم سلف صالحین کے مطابق مضامین کو ان کے گھر پر مطالعہ کیا ہے جو اس بات کی دلیل ہے کہ ڈاکٹر حفظہ اللہ علمی شخصیت، علم وفن کا روشن چراغ، جمعیت وجماعت کا وقار، بے باق خطیب ہر دل عزیز، بڑے ہی خلیق وملنسار، علم وادب کے پیکر، حامی قرآن وسنت، ماحی کفر وضلالت اور قاطع شرک وبدعات ہیں۔ معلوم ہونا چاہئے کہ اس دور میں تعلیم وتعلم اور بالخصوص تصنیف وتالیف یا تراجم کا کام کتنا مشکل ہوتا ہے یہ وہی جانتا ہے جو اس راہ کی آبلہ پائی سے آشنا ہوتا ہے۔ پھر اس چیلنج کو قبول کرنا کتنا مشکل ہے جب ہمارے سامنے دور جدید کا میڈیا اپنی طرف ارتکاز وانفعال کو اتنا آسان بنادیا ہے کہ کوئی اِدھر متوجہ بھی نہیں ہوتا۔ لہذا مصنف ومترجم پر انتہائی دباؤ رہتا ہے کہ اسے زیادہ سے زیادہ آسان اور متنوع بنایا جائے تاکہ بھولا بھٹکا قاری وراہی ادھر بھی متوجہ ہو۔ اور سب سے اخیر اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر حفظہ اللہ کے دوسرے مراحل کو بھی آسان فرمائے اور دونوں جہاں میں کامیابی سے ہمکنار کرے۔ مزید علم وعمل اور اخلاص کی توفیق دے، دین کا خادم اور ملت کا پاسبان بنائے۔ آمین یہ تحریر ایک سال پرانی ہے 11 / 7 / 1444ھ بروز جمعرات کو تحریر کیا تھا لیکن مشغولیت کی وجہ سے کتابوں میں رکھ دیا تھا کہ اس کو دوسرے دن اخبار میں شائع کروادیں گے لیکن آج 24 / 12 / 1445ھ کو جب کتابوں کی ورق گردانی کر رہا تھا تو اس تحریر پر نظر پڑی بہت خوشی ہوئی اور فوراً سوچا کہ اس کو اخبار میں شائع کروادوں۔

حضرت مولانا عبدالعزیز صدیقی بانی جمعیت علماء نیپال کی رحلت پر جمعیت علماء اسلام پاکستان کے صدر مولانا محمد فضل الرحمان کا تعزیتی پیغام (انوار الحق قاسمی/

کاٹھمانڈو نیپال/ 1 / جولائی 2024ء) جمعیت علماء نیپال کے بانی اور تحفظ ختم نبوت نیپال کے صدر حضرت مولانا عبد العزیز صدیقی کے انتقال سے نیپال ہی کے مسلمان نہیں، بل کہ پوری دنیا کے مسلمان ان دنوں صدمے میں ہیں۔ یقیناً حضرت کی شخصیت کمالات سے معمور تھی اور کسی شاعر نے شاید حضرت ہی کی رحلت کے پیش نظر یہ شعر: آہ دنیا سے کمالات کا کہسار گیا* چھوڑ کر اب ہمیں اک اور بھی غمخوار گیا کہہ گیا ہے۔ حضرت مولانا عبدالعزیز صدیقی کی رحلت پر پاکستان کی عظیم علمی اور سیاسی شخصیت حضرت مولانا محمد فضل الرحمان صاحب۔ حفظہ اللہ۔ (صدر جمعیت علماء اسلام پاکستان) نے اپنا تعزیتی پیغام جاری کیا ہے۔ حضرت مولانا محمد فضل الرحمان نے اپنے تعزیتی پیغام میں کہا کہ: حضرت مولانا عبدالعزیز صدیقی صاحب بانی جمعیت علماء نیپال بھی ان بزرگوں میں سے تھے، جن کی حیات کے ایک ایک لمحہ میں اکابر دارالعلوم/ دیوبند کی جرأت و بہادری، حق گوئی و بے باکی، ہمت و بہادری، استغناء و توکل، انتظامی صلاحیتوں کے اوصاف و کمالات بطور اتم موجود تھیں، جن کے دیکھنے اور سننے سے ایمان میں حرارت و تازگی کا احساس ہوتا ہے۔ مولانا نے مزید یہ کہا کہ: تقریباً ایک صدی پر محیط، حضرت مولانا عبدالعزیز صدیقی کی زندگی افراد سازی اور دینی وملی کاموں کے لیے وقف تھی، درس و تدریس، وعظ و ارشاد کے ساتھ عوام میں مقبولیت، کئی دہائیوں تک مدرسہ محمودیہ راجپور کی ذمے داری اور ملی تقاضوں ومسائل کے لیے ہمہ تن مستعدی ہمارے لیے قابل تقلید ونمونہ ہے۔ دربار خداوندی میں التجاء ہے کہ ان کی تمام دینی خدمات شرف قبولیت سے نوازے، ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عنایت فرمائے آمین۔

اتکرش سمال فائنانس بینک نے بینکنگ نیٹ ورک کو وسیع کیا، جھارکھنڈ میں دو نئے آؤٹ لیٹس کی نقاب کشائی کی جھلکیاں

بگھاؤنڈہ عرف رمنا اور رامکنڈہ، ڈالتون گنج میں دو نئے بینکنگ آؤٹ لیٹس کا آغاز، ملک میں 913 اور ریاست جھارکھنڈ میں 83 بینکنگ آؤٹ لیٹس کو برقرار رکھتے ہوئے۔* اتکرش بینکنگ سہولیات بشمول مائیکرو بینکنگ ذریعے کم آمدنی والے افراد تک فراہم خدمات تک محدود رسائی ہے۔* مالیاتی پیش کرتا ہے جو رہائشیوں اور کاروباری سرمایہ کاری میں یکساں مدد کرتے بینک لمیٹڈ (یو ایس ایف بی ایل) نے

سمال فائنانس بینک لمیٹڈ اپنی لون کی سہولت کو JLG ماڈل کے کرے گا جن کی ان خطوں میں مالی مصنوعات اور خدمات کی ایک رینج افراد کو ان کی مالی بچت، توسیع اور ہیں۔ جھارکھنڈ، اتکرش سمال فائنانس آج ریاست جھارکھنڈ میں اپنے دو نئے بینکنگ آؤٹ لیٹس کے افتتاح کا اعلان کیا۔ اس لانچ کے ساتھ، بینک جھارکھنڈ میں 83 بینکنگ آؤٹ لیٹس اور ملک بھر میں 913 بینکنگ آؤٹ لیٹس تک پہنچ گیا ہے۔ بگھاؤنڈہ عرف رمنا اور رامکنڈہ، ڈالتون گنج میں صارفین بینک کی مصنوعات اور خدمات تک رسائی حاصل کر سکیں گے، بشمول سیونگ اکاؤنٹس، کرنٹ اکاؤنٹس، فکسڈ ڈپازٹس، اور ریکرنگ ڈپازٹس کے ساتھ ساتھ قرض کی مختلف مصنوعات جیسے ہاؤسنگ لون، بزنس لون، لون۔ جائیداد کے خلاف، کریڈٹ، انشورنس، اور سرمایہ کاری کی مصنوعات۔ اپنے بینکنگ آؤٹ لیٹ انفراسٹرکچر، ڈیجیٹل بینکنگ کی صلاحیتوں اور اے ٹی ایم نیٹ ورک کے ساتھ، بینک کا مقصد مربوط کسٹمر سروس فراہم کرنا ہے۔ اتکرش سمال فائنانس بینک لمیٹڈ کے ایم ڈی اور سی ای او مسٹر گووند سنگھ نے جھارکھنڈ کے ساتھ بینک کی وابستگی پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا،" بگھاؤنڈہ عرف رمنا اور رامکنڈہ، ڈالٹن گنج میں ہمارے نئے بینکنگ آؤٹ لیٹس مقامی کاروباری افراد کو فروغ دینے اور خطے میں مالی شمولیت کو بڑھانے کے لیے ہماری لگن کو واضح کرتے ہیں۔ ڈالٹن گنج، جو اپنے بھرپور ثقافتی ورثے اور اقتصادی صلاحیت کے لیے جانا جاتا ہے، ترقی کے منفرد مواقع پیش کرتا ہے۔ JLG ماڈل کے ذریعے ضروری بینکنگ خدمات اور مائیکرو بینکنگ قرضوں تک رسائی فراہم کر کے، ہمارا مقصد محروم کمیونٹیوں کی اقتصادی لچک کو مضبوط کرنا اور جھارکھنڈ کی سماجی و اقتصادی ترقی میں تعاون کرنا ہے۔" یہ بینکنگ آؤٹ لیٹس پسماندہ یا کم آمدنی والے افراد یا گروہوں کو کاروباری ترقی کی خدمات کے لیے مائیکرو بینکنگ قرضے پیش کریں گے جن کی مالی خدمات تک محدود رسائی ہے۔ گروپ قرضے کے JLG ماڈل میں ہم مرتبہ گارنٹی والے قرض کا ماڈل شامل ہے، جو افراد کو انفرادی بنیادوں پر ضمانت یا سیکیورٹی فراہم کیے بغیر قرض لینے کے قابل بناتا ہے، جبکہ گروپ کے اندر باہمی تعاون کے ذریعے کریڈٹ ڈسپلن کو فروغ دیتا ہے اور اپنے قرضوں کی فوری ادائیگی کرتا ہے۔

گورنمنٹ طبی کالج پٹنہ میں یونانی ادویہ کا تجزیاتی مطالعہ“ کے زیر عنوان یک روزہ سیمینار کا انعقاد

پٹنہ: یونانی علاج دنیا کا سب سے قدیم ترین رائج علاج ہے، بابائے طب بقراط کو یونانی طب کا موجد بتایا جاتا ہے اور جالینوس، جابر بن حیان، ابن طبری، ابوبکر زکریا رازی وغیرہم نے اس طریقہ علاج کو پروان چڑھانے میں قابل قدر کارنامے انجام دیئے ہیں۔ طب یونانی کی افادیت آج بھی مسلم ہے کیونکہ اس کا بنیادی نظریہ اخلاط اربعہ (بلغم، خون، صفرا اور (سودا) اعتدال پر قائم رہتے ہیں انسان کا مزاج بھی معتدل رہتا ہے اور اسی کا نام صحت ہے اور جب یہ بھی اعتدال میں نہیں رہتا اور یہی صورت حال بیماری سے تعبیر کی جاتی ہے جسے اعتدال پر لانے کے طبیب کے ذریعہ انجام پاتا ہے۔ بدنِ انسان کا یہ نظام ایک قوت کے ذریعہ انجام پاتا ہے جسے قوت مشینوں اور بڑے بڑے انسانی اختراعات وایجادات پر منحصر ہو گئے ہیں لیکن یہ قدرتی علاج کا طبیعت سے آہنگ علاج کی تشخیص کیا کرتے تھے جس کا انسان کے جسم پر کوئی منفی اثر نہیں ہوتا تھا۔ ہیں اور اسے اپنا رہے ہیں، خود ہمارے وطن عزیز ہندوستان میں بھی" آیوش نام سے ایک وزارت ادویات کے اسی افادیت کو ملحوظ رکھتے ہوئے اور یونانی ادویات سے متعلق تجزیاتی مطالعہ کے عنوان

جو انسانی بدن کی بنیاد ہیں اور ان سے پیدا شدہ مزاج پر قائم ہے۔ چنانچہ جب یہ اخلاط اخلاط کسی اندرونی یا بیرونی اثر کے سبب اعتدال سے ہٹ جاتے ہیں تو انسان کا مزاج لیے مناسب دوا وغذا اور ترکیب کی ضرورت ہوتی ہے اور اسی کا نام علاج ہے۔ جو ایک مدبرہ بدن، مناعت یا امیونٹی کہتے ہیں۔ موجودہ سائنسی دور میں جبکہ بیماریوں کی تشخیص طریقہ نہیں ہے کیونکہ حکیم نبض کے ذریعہ ہی بیماری کی تشخیص کر دیا کرتے تھے اور انسانی یہی وجہ ہے کہ پوری دنیا میں لوگ یونانی علاج ومعالجہ کی طرف تیزی سے پلٹ رہے ہے جس کے تحت یونانی علاج کے فروغ واشاعت کے لئے کاوشیں ہوتی ہیں۔ یونانی سے ایک کثیر المقاصد سیمینار گورنمنٹ طبی کالج اینڈ ہاسپٹل پٹنہ کے شعبہ علم الادویہ میں منعقد ہوا، واضح ہو کہ اس طرح کے مفید اور معنی خیز پروگرام وقتاً فوقتاً منعقد ہوتے رہتے ہیں جس کے ذریعہ ماہرفن کے توسیعی خطابات کے ذریعہ اسکالرس کو مفید نکات وخیالات سے روشناس کرایا جاتا ہے اور یونانی طب اور دیگر طریقہ علاج کے مخصوص پہلوؤں کو اجاگر کیا جاتا ہے۔ اس سلسلے سے متعلق شعبہ علم الادویہ کی جانب سے ایک سیمینار" یونانی ادویہ کا تجزیاتی مطالعہ کے عنوان سے پروفیسر ڈاکٹر محمد محفوظ الرحمن پرنسپل گورنمنٹ طبی کالج کے سرپرستی میں کالج کے حکیم اجمل خان آڈیٹوریم میں منعقد کیا گیا اس پروگرام کا افتتاح ڈاکٹر محمد تبریز عالم پی جی اسکالر شعبہ علم الادویہ نے تلاوت قرآن سے کیا۔ اور استقبالیہ کلمات ڈاکٹر محمد انس، معاون پروفیسر، شعبہ علم الادویہ نے پیش کیا۔ یہ پروگرام اور اس میں پی جی اسکالرس، طلبہ اور اساتذہ نے شرکت کی اور پروگرام کو بے حد کامیاب بنایا۔ اس حسین موقع پر جن قابل قدر اور طب کے میدان کے ماہر شخصیات نے توسیعی لیکچرس پیش کیا ان میں الکریم یونیورسٹی کٹیہار کے بانی صدر آر اینڈ ڈی اسکول آف فارمیسی کے پروفیسر محمد فیاض الدین کو گنومیڈ لیب پٹنہ کے چیف سائنٹسٹ مسٹر اجے کمار اور کو گنومیڈ لیب پٹنہ کے ہی بزنس ایسوسیٹ سمرن سنگھ کے نام قابل ذکر ہیں۔ تینوں مہمانوں نے نہایت ہی عمدہ انداز میں موضوع سے متعلق معلوماتی لیکچرس پیش کیا جن سے پروگرام میں شرکت کرنے والے پی جی اسکالرس نے بھرپور استفادہ کیا اور اس موضوع سے متعلق بہت سارے نکات کے تعلق سے باریکی سے جانکاری حاصل کی۔ نظامت کا فریضہ شعبہ علم الادویہ کے پی جی اسکالرس ڈاکٹر ثریا ابرار و ڈاکٹر صفت ناز نے بہت اچھے انداز میں ادا کیا اس موقع پر کالج کے دوسرے شعبے کے تمام اساتذہ موجود رہے اخیر میں ڈاکٹر محمد نظام الدین، اسوسیٹ پروفیسر شعبہ علم الادویہ، نے مہمان لیکچررز، پروگرام میں شامل ہونے والے تمام اساتذہ وطلباء اور وہ تمام معاونین کا شکریہ ادا کیا اور بتایا کے آنے والے دنوں میں مزید اس طرح کے مفید پروگرام کا انعقاد ضروری ہے

بی جے پی نے اس الیکشن میں ملے سبق سے کچھ نہیں سیکھا: کانگریس

نئی دہلی، 01 جولائی (یو این آئی) کانگریس نے کہا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کا زوال اس الیکشن کے ساتھ ہی شروع ہو گیا ہے، لیکن یہ حیرت کی بات ہے کہ بی جے پی اس اشارے کو نہیں سمجھ رہی ہے اور اس نے دس سال کے اقتدار سے حاشیہ پر جانے سے بھی سبق نہیں سیکھا، لیکن یہ بڑی بات ہے کہ اس کی آمریت میں تبدیلیاں نظر آرہی ہیں اور اس میں ابھی مزید تبدیلیاں آئیں گی

کانگریس کے کمیونیکیشن ڈپارٹمنٹ کے سربراہ پون کھیڑا نے پیر کو یہاں پارٹی ہیڈکوارٹر میں ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ کانگریس کو 2014 اور 2019 کے انتخابات میں زبردست شکست کا سامنا کرنا پڑا تھا، لیکن جس پارٹی سے لوگوں نے 2024 میں اقتدار چھیننا شروع کر دیا ہے، اسے اب پارلیمنٹ میں جواب دینا پڑ رہا ہے۔ آج وزیر اعظم نریندر مودی، جو شاذ و نادر ہی ایوان میں آتے ہیں، کو اپوزیشن لیڈر کی تقریر کے دوران دو بار کھڑا ہونا پڑا، یہ ایک بڑی تبدیلی ہے اور بی جے پی کو اس تبدیلی کے لئے مجبور کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ تبدیلی کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی کی تقریر کے دوران خود وزیر اعظم مودی کو دو بار کھڑا ہونا پڑا۔ اس سے بھی بڑا اشارہ یہ ہے کہ مسٹر مودی لوک سبھا میں موجود رہے۔ اس سے لگتا ہے تبدیلی شروع ہو گئی ہے لیکن ابھی بہت کچھ بدلنا باقی ہے۔ ترجمان نے کہا کہ بونے لوگوں کو اس مٹی کی تعریف کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی جسے عظیم سنتوں نے سیراب کیا ہے۔ حکومت نے مذہب کی آڑ لے کر چھپنے کی کوشش کی مگر چھپ نہ سکی۔ جمہوریت میں آمریت نہیں چلتی، یہ اس الیکشن کا پیغام ہے اور اب مذہب کا کاروبار نہیں چلنے دیا جائے گا۔ یہ طے ہو گیا ہے کہ اب بی جے پی کے پاس مذہب کی آڑ میں چھپنے کا کوئی موقع نہیں ہے کیونکہ اس الیکشن میں دو تہائی ہندوؤں نے بی جے پی کے خلاف ووٹ دیا ہے جبکہ یہ پارٹی ہندو مذہب کی بنیاد پر چلتی ہے۔ بی جے پی ہندو مذہب کے عظیم تصور کو کم کرنے کی کوشش کر رہی ہے اور اسے مسٹر گاندھی نے آج پارلیمنٹ میں روک دیا ہے اور اب یہ مزید چلنے والا نہیں ہے۔ انہوں نے مودی حکومت سے کہا، یہ یقینی ہے کہ ہم آپ کو مسائل سے بھاگنے نہیں دیں گے

ڈاکٹر رقیب عالم، اسسٹنٹ پروفیسر، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی نے ریاست بھر میں پائیدار ترقی کے اہداف کے اہم اہداف کو فروغ دینے کے لیے وزیر اعلیٰ بہار کو ایک میمورنڈم پیش کیا

میمورنڈم میں کہا گیا کہ عالمی تعلیمی ترقی کا ایجنڈا 2015 میں ہندوستان کے ذریعہ اپنائے گئے پائیدار ترقی کے اہداف میں جھلکتا ہے۔ پائیدار ترقی کے اہداف کا مقصد 2030 تک" جامع اور مساوی معیاری تعلیم کو یقینی بنانا اور سب کے لیے زندگی بھر سیکھنے کے مواقع کو فروغ دینا" ہے۔ 17 پائیدار ترقی کے اہداف ہیں: کوئی غربت سستی اور صاف توانائی؛ مہذب کام اور اقتصادی ترقی؛ صنعت، اختراع اور بنیادی کارروائی؛ پانی کے نیچے زندگی؛ زمین پر زندگی؛ امن اور انصاف، مضبوط ادارے؛ تعلیم کی فوری ضرورت ہے۔ ریاست بھر کے طلباء کو اپنی دلچسپی اور صلاحیتوں کے ہے۔ ریاست کے پسماندہ طبقے کو CUET، CLAT، JEE، NEET، کی ضرورت ہے۔ آنگن واڑی کارکنان، والدین، اساتذہ، ماحولیات، کمیونٹی اور دیگر اخلاقی اقدار، آئینی اقدار، ثقافتی اقدار اور روحانی اقدار سکھائی جائیں۔ بنیادی حقوق بیداری کے پروگرام ریاست بھر میں طلباء اور والدین کے درمیان بڑے پیمانے پر لیے ریاست بھر میں خواتین کے حقوق کے لیے بڑے پیمانے پر بیداری کے پروگرام کی ضرورت ہے۔ پائیدار ترقی کے اہداف کے امن اور انصاف کے اہداف کو

نہیں؛ صفر بھوک؛ اچھی صحت اور بہبود؛ معیاری تعلیم؛ صنفی مساوات؛ صاف پانی اور صفائی؛ ڈھانچہ؛ عدم مساوات میں کمی؛ پائیدار شہر اور کمیونٹیز؛ ذمہ دار کھپت اور پیداوار؛ آب و ہوا کی اہداف کے حصول کے لیے شراکت داری۔ ریاست بھر کے طلباء میں قدر پر مبنی اور ہنر پر مبنی مطابق اپنے کیریئر کے آپشن کا انتخاب کرنے کے لیے کیریئر کی مناسب رہنمائی کی ضرورت NET/JRF، UPSC، CAT، JAM جیسے مسابقتی امتحانات کے لیے مفت کوچنگ اسٹیک ہولڈرز بچے کی مجموعی نشوونما میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ طلباء اور عوام کو بچپن سے ہی اور فرائض، انسانی حقوق، نشے سے بچاؤ، صنفی مساوات، اچھی صحت اور بہبود کے بارے میں ہونے چاہئیں۔ پائیدار ترقی کے اہداف کے لیے صنفی مساوات کے اہداف کو حاصل کرنے کے پروگراموں کی ضرورت ہے۔ ریاست بھر میں انسانی حقوق کے لیے بڑے پیمانے پر بیداری حاصل کرنے کے لیے بڑے پیمانے پر قانونی آگاہی کے پروگراموں کو معاشرے کے سب سے زیادہ کمزور طبقوں تک پھیلایا جانا چاہیے۔ بہار اسٹیٹ ویمن کمیشن، بہار اسٹیٹ ہیومن رائٹس کمیشن، بہار اسٹیٹ لیگل سروسز اتھارٹی اور بہار اسٹیٹ ہیلتھ سوسائٹی کے ساتھ مل کر معیاری تعلیم، صنفی مساوات، اچھی صحت اور بہبود، امن اور انصاف کے پائیدار ترقیاتی اہداف کو فروغ دینے کے لیے قومی تعلیمی مشن۔ شروع کرنے کی ضرورت ہے" دنیا کو تبدیل کرنے کے لئے اقدار اور مہارتوں کے ساتھ اپنے آپ کو انسان بننے کے لئے تیار کریں"۔ کشن گنج ریاست کے پسماندہ اضلاع میں سے ایک ہے۔ بہار کے کشن گنج اور اس کے پڑوسی اضلاع اررریہ، پورنیہ، کٹیہار کو ترقی دینے کی فوری ضرورت ہے۔ اے ایم او سنٹر، کشن گنج کی ترقی کی ضرورت ہے۔ اے ایم او سنٹر، کشن گنج میں رہائشی کوچنگ اکیڈمی قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ کشن گنج میں لاء انسٹی ٹیوٹ قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ کشن گنج اور اس کے پڑوسی اضلاع اررریہ، پورنیہ، کٹیہار کو بہتر طبی سہولیات فراہم کرنے کے لیے کشن گنج میں ایک میڈیکل کالج اور ایمس قائم کرنے کی ضرورت ہے۔

پرنٹر پبلیشر، پروپرائٹر، ایڈیٹر، قمرالعابدین نے کوالیٹی پریس ہند پیڑھی رانچی سے چھپوا کر کے۔ بی ٹاور ملاح ٹولی، تیواری ٹینک روڈ رانچی سے شائع کیا
Owner,Publisher,Printer & Editor Qamrul Abdin Printed at Quality Press Hindpiri Ranchi,& Publisheng From K.B.Tower Mallah Toli,Tiwari Tank Road, Ranchi,Pin.834001(Jharkhand) Mob. 9334346898

نیشنل ہیومن رائٹس سوشل جسٹس کونسل آف انڈیا کے ڈائریکٹر جنرل ایڈوکیٹ زرگر پٹنوی نے لیفٹیننٹ گورنر جموں وکشمیر سے متاثرہ بوہری کدل آتشزدگی کے متاثرین کی بحالی اور مسجد کی بحالی کی اپیل کی

سری نگر 01 جولائی 2024۔ایڈوکیٹ زرگر پٹنوی ڈائریکٹر جنرل نیشنل ہیومن رائٹس سوشل جسٹس کونسل نے بوہری کدل سری نگر میں حالیہ آتشزدگی سے متاثرہ خاندانوں کے ساتھ اظہار یکجہتی کیا۔آج جاری کردہ ایک بیان میں ایڈوکیٹ زرگر پٹنوی نے کہا کہ ایل جی انتظامیہ، تاجر برادری، نوجوانوں اور جموں وکشمیر کے عام لوگوں پر زور دیا کہ وہ مسجد کی تعمیر نو اور متاثرہ خاندانوں کی بحالی کے لیے اجتماعی کوششیں کریں۔تاریخی بازار مسجد اور درجنوں مکانات اور شاپنگ کمپلیکس کو خاکستر کرنے والی تباہ کن آگ پر گہرے دکھ کا اظہار کرتے ہوئے ایڈوکیٹ زرگر پٹنوی نے کہا کہ اس تباہی سے ہمارے دل دکھی ہیں۔پریس ریلیز کے اختتام پر ایڈوکیٹ زرگر پٹنوی نے لیفٹیننٹ گورنر جموں وکشمیر سے اپیل کی کہ وہ متاثرہ لوگوں کی بحالی اور مسجد کی بحالی کے لیے ہر ممکن مدد فراہم کریں۔

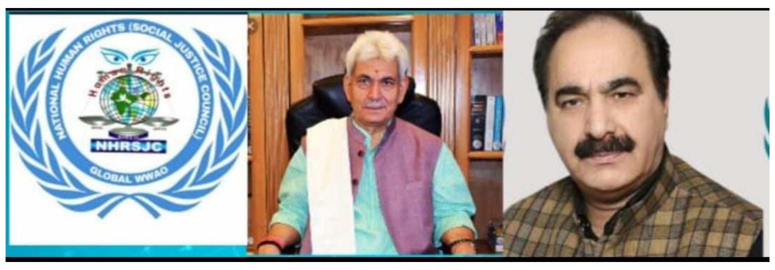

قومی ڈاکٹرز ڈے: ڈاکٹر بدھان چندر رائے کا تعاون انمول ہے ڈاکٹر انتخاب/ ڈاکٹر ارشاد

دربھنگہ:-یکم جون (اصغر امام) آج عظیم ڈاکٹر بدھان چندر رائے کا یوم پیدائش ہے۔ حکومت ہند کی طرف سے آج کے دن کو صحت کی دیکھ بھال اور عوامی شراکت، میراث، پیشہ ورانہ مہارت اور انسانی اقدار کی یاد میں قائم کیا گیا تھا- یہ باتیں سٹی ہسپتال کے ڈائریکٹر ڈاکٹر محمد انتخاب عالم نے سٹی ہسپتال کے احاطے میں متھیلا انسٹیٹیوٹ آف ٹیکنالوجی اینڈ میڈیکل سائنس کے زیر اہتمام ڈاکٹرز ڈے کے موقع پر انعقاد پروگرام میں گلاب پھول، شال، یادگاری سند سے نوازے جانے کے بعد کہا-معروف ماہر امراض قلب ڈاکٹر محمد ارشاد عالم نے کہا کہ ڈاکٹر بدھان چندر رائے نے اپنی زندگی بے شمار لوگوں کی خدمت اور علاج کے لیے وقف کر دی تھی۔ڈاکٹرز ڈے کے موقع پر سٹی ہسپتال کے ڈاکٹر محمد انتخاب عالم، ڈاکٹر محمد ارشاد عالم، ڈاکٹر محمد اعجاز عالم، ڈاکٹر محمد شہاب عالم، ڈاکٹر آصف اقبال، ڈاکٹر نگار پروین، ڈاکٹر زینب خورشید، ڈاکٹر ثنا پروین کے علاوہ متھیلا انسٹیٹیوٹ کے آپریشن ٹکنولوجی ٹیچر ڈاکٹر شاہد حسین اور فزیو تھراپی ٹیچر ڈاکٹر وعیظ اکرم کو گلاب پھول، شال، یادگاری سرٹیفکیٹ و مومنٹو سے نوازا گیا۔متھیلا انسٹیٹیوٹ کی جانب سے ایڈووکیٹ شاہد اطہر نے کہا کہ ان قابل اعتماد ڈاکٹروں کا تہہ دل سے شکریہ جو ہمہ وقت مہارت، شفقت اور دیکھ بھال کے ساتھ موجود رہتے ہیں- شمشاد نور نے کہا کہ ہمارے سرشار ڈاکٹروں کے لیے بہترین کارکردگی اور مریضوں کی دیکھ بھال کے لیے آپ کا عزم واقعی قابل تعریف ہے-متھیلا انسٹیٹیوٹ آف ٹیکنالوجی اینڈ میڈیکل سائنس کی جانب سے اعزازی پروگرام میں تنویر امام سنٹر ہیڈ، گوپی کشن، سعید انور وغیرہ نے شرکت کی۔

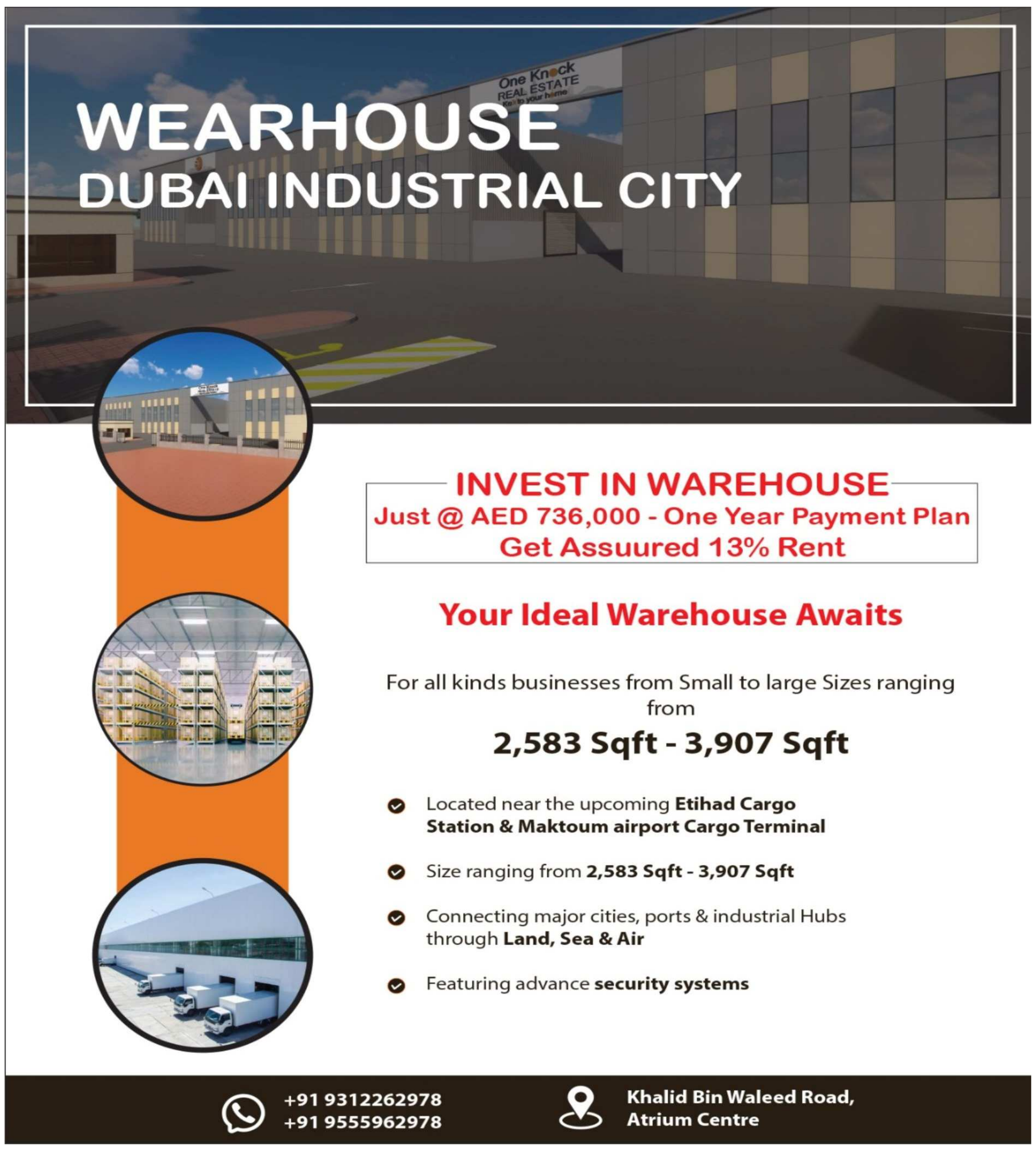

بھارتی کرکٹ ٹیم کا T20 کا شاندار سفر!

تحریر: ریاض عالم
سماجی کارکن اور سینئر کارپوریٹ پروفیشنل 9934049786

پٹنہ، یکم جولائی 2024: ہندوستانی کرکٹ ٹیم نے T20 ٹورنامنٹ میں فتح حاصل کی ہے، فتح کے سفر کے دوران غیر معمولی مہارت اور عزم کا مظاہرہ کیا ہے۔سنسنی خیز لمحات سے لے کر کیل کانٹے تک، مین ان بلیو نے ناقابل فراموش کارکردگی پیش کی، جس کا اختتام جنوبی افریقہ کے خلاف فائنل جیتنے پر ہوا۔گروپ اسٹیج پر غلبہ: روہت شرما کی ہوشیار قیادت میں، ہندوستانی ٹیم نے شاندار حکمت عملی اور مسلسل کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے گروپ مرحلے پر غلبہ حاصل کیا۔سخت حالات میں ٹیم کی رہنمائی کرنے کے لیے روہت کا پرسکون اور پرسکون رویہ ان کی مسلسل کامیابی کی منزلیں طے کرنے میں اہم تھا۔جسپر یت بمراہ کی تیز گیند بازی: جسپر یت بمراہ اسٹینڈ آؤٹ پرفارمر تھے، جنہوں نے اپنے مہلک یارکرز اور بے عیب ڈیتھ باؤلنگ سے باؤلنگ اٹیک کی قیادت کی۔نازک لمحات میں اہم وکٹیں لینے کی اس کی صلاحیت گیم چینجر تھی، جس سے وہ ٹورنامنٹ میں ایک مضبوط قوت بن گئے۔اسپنرز کا جادو: اسپنرز کلدیپ یادیو، اکسر پٹیل اور رویندرا جدیجا شاندار فارم میں تھے، درمیانی اوورز میں رنز کو محدود کرتے ہوئے اور بروقت کامیابیاں فراہم کیں۔ان کی اسپن جادوگرنی نے اپوزیشن کو قابو میں رکھنے اور میچوں کو بھارت کے حق میں کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔دی کنگ-ویرات کوہلی: ویرات کوہلی، جو اپنی مستقل مزاجی اور جارحیت کے لیے جانے جاتے ہیں، نے فائنل میں بیٹنگ لائن اپ کو درستگی کے ساتھ اینکر کیا جب اس کی سخت ضرورت تھی۔ان کی شاندار پرفارمنس نے یقینی بنایا کہ ہندوستان ایک غالب قوت رہے، خاص طور پر اہداف کا تعاقب کرنے اور دباؤ میں اننگز کو مستحکم کرنے میں۔سنسنی خیز سیمی فائنلز: آسٹریلیا کے خلاف اعصاب شکن سیمی فائنل میں، روہت شرما نے شاندار نصف سنچری کی قیادت کی، جس کی تکمیل ہارڈک پانڈیا کے دھماکہ خیز کیمیو سے ہوئی۔آخری اوورز میں جسپر یت بمراہ کی سنسنی خیز باؤلنگ نے ہندوستان کو عظیم فائنل میں پہنچاتے ہوئے ایک یادگار جیت پر مہر ثبت کی۔گرانڈ فائنل-جنوبی افریقہ پر فتح: فائنل میں، ہندوستان نے ٹاپ آرڈر کی اہم شراکت کے ساتھ ایک مسابقتی ٹوٹل قائم کیا۔بمراہ کے ابتدائی اسپیل نے جنوبی افریقہ کے ٹاپ آرڈر کو تہس نہس کر دیا، اور اسپنرز نے اپنی گرفت مضبوط کر دی، جس سے مخالف ٹیمیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو گئیں۔ویرات کوہلی کی ناقابل شکست اننگز نے ایک کمپوزڈ پیچھا کیا، جس نے انداز میں ٹائٹل اپنے نام کیا۔ایک ٹیم کی کوشش: یہ تاریخی فتح ٹیم کی اجتماعی کوششوں کا منہ بولتا ثبوت ہے۔نوجوان ٹیلنٹ سے لے کر تجربہ کار سٹالورٹس تک، ہر کھلاڑی نے نمایاں کردار ادا کیا۔پردے کے پیچھے معاون عملے کی انتھک کوششوں نے بھی اس کامیابی میں اہم کردار ادا کیا۔چیمپیئنز کا جشن منانا! ہندوستان اس شاندار فتح کا جشن مناتا ہے، ان لمحات کی قدر کرتا ہے جنہوں نے قوم کو فخر کیا۔ہندوستانی کرکٹ ٹیم کو ان کے شاندار سفر کے لیے اور T20 ٹرافی وطن لانے پر مبارکباد!

روہتاس میں ٹریکٹر اور کار میں ٹکر، میاں بیوی سمیت تین افراد کی موت، ایک زخمی

ساسارام، 01 جولائی (یو این آئی) بہار میں روہتاس ضلع کے مفصل تھانہ علاقے میں پیر کو ایک ٹریکٹر اور کار کے ٹکرا جانے سے میاں بیوی سمیت تین افراد کی موت اور ایک دیگر زخمی ہو گئی۔

پولیس ذرائع نے یہاں بتایا کہ کھنڈا گاؤں کے نزدیک امراتلاب-اکودھیکو لاسڑک پر ایک ٹریکٹر اور کار کی ٹکر ہو گئی۔اس حادثے میں کار میں سوار تین افراد کی موت ہو گئی جبکہ ایک دیگر زخمی ہو گئی۔

ذرائع نے بتایا کہ مرنے والوں کی شناخت وریندر پانڈے اور اس کی بیوی مینا دیوی کے طور پر کی گئی ہے، جو ضلع کے راج پور تھانہ علاقے کے پڑریا گاؤں کے رہنے والے ہیں اور گڈو کی کھدھانو گاؤں کے رہنے والے کے طور پر کی گئی ہے۔اس واقعہ میں وریندر پانڈے کی بیٹی سندھیا کماری شدید زخمی ہو گئی۔زخمیوں کو علاج کے لیے جموہار کے نارائنا میڈیکل کالج اینڈ اسپتال (این ایم سی ایچ) میں داخل کرایا گیا ہے۔حادثے کے بعد ڈرائیور ٹریکٹر سمیت فرار ہو گیا۔لاشوں کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا گیا ہے۔